خونی محافظ

امجد رئیس

زندگی حادثات کا نام ہے... مگر کچھ حادثات انتہائی غیر معمولی ہوتے ہیں جن کے اثرات تادیر زندگی کو تہ و بالا رکھتے ہیں... زندگی کی رنگینیوں سے بھرپور ایک فتنہ گر لڑکی کا ماجرا... ایک معمولی سے حادثے نے اس کی زندگی کو غیر معمولی بنا دیا... ہر پل... ہر لمحہ اس کے لیے قیامت خیز تھا... سر پر منڈلاتے خطرے نے اسے خوف زدہ کر دیا تھا... مگر اچانک ہی ایک مستحکم، توانا اور بہادر شخص اسے اپنی حفاظت کے مضبوط حصار میں لے چکا تھا... ہر دن ایک نئے دشمن سے سامنا معمول بن چکا تھا... گوشۂ عافیت کی تلاش انہیں مسلسل دوڑا رہی تھی...

اولین صفحات کی روایت...... ماہ اگست کے شمارے کی خاص سوغات......

رابرٹ کریس کے بہترین ناولوں میں سے ایک کا انتخاب......

صبح کا وہ گھنٹا گویا اُس کا تھا۔ سڑکیں خالی تھیں۔ وہ ول شائر بولیوارڈ پر اسّی میل فی گھنٹا کی رفتار سے اڑی جا رہی تھی...... تیز تر...... سرخ سگنل کی پروا کس کو تھی۔ وہ سگنل پر سگنل توڑتی چلی جا رہی تھی۔ تین بجے ایسٹن مارٹن کی رفتار سو کو چھو رہی تھی۔ اُس کی زلفیں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔ آنکھوں کا نیلگوں مسکارا چمک رہا تھا۔ تین سے چار بار حادثہ اسی دوران ہوا تھا۔

بعدازاں اُس نے پولیس کو بیان دیا تھا کہ وہ تو ہالی ووڈ کے یا کا کلب میں تھی جس کے دروازے سے پاپارازی لپٹے رہتے تھے اور اس نے ایک گھنٹا اپنے دوستوں کے ساتھ گزارا تھا۔ ہائی کلاس اداکاروں، موسیقاروں اور ایجنٹس وغیرہ کے نام بتانا اس کے لیے چنداں مشکل نہ تھا۔ انٹرویو لینے والے پولیس سارجنٹ سے شراب نوشی سے متعلق بھی اس نے جھوٹ بولا۔ اگرچہ سانس جھوٹ کا پردہ چاک کر رہا تھا۔

اس کا نام لارکن کونز بار کلے تھا۔ عمر بائیس برس۔ رہائش لاس اینجلس ریور کے قریب تھی۔ اس نے رفتار مزید بڑھائی۔ مک آرتھر پارک اس نے بجلی کے کوندے کی طرح پار کیا۔ وہ دریا کے متوازی سڑک پر تھی۔ رفتار میں کمی کے آثار نظر آئے۔ رہائشی عمارت چند بلاکس کے فاصلے پر تھی جب دفعتاً ائر بیگ کھل گیا۔ ایسٹن مارٹن پھسل کر گھومی اور رک گئی۔ لارکن نے بیلٹ کھولی اور لڑکھڑاتی ہوئی باہر نکلی۔ سلور مرسیڈیز سائڈ واک پر نظر آئی۔ جس کا پچھلا فینڈر مڑ کر ٹوٹ گیا تھا۔ ایک آدمی اور عورت اگلی نشست پر اور ایک آدمی عقبی نشست پر موجود تھا۔ عورت کے چہرے پر خون تھا، مرد اُسے سنبھال رہا تھا۔

لارکن نے ڈرائیور سائڈ کی کھڑکی پر دستک دی۔

''تم لوگ ٹھیک ہو۔ میں مدد کرتی ہوں۔''

ڈرائیور نے عورت سے توجہ ہٹا کر شیشے میں سے لارکن کو دیکھا۔ اس کی بائیں آنکھ پر کٹ لگا تھا۔

''اوہ مائی گاڈ، آئی ایم سوری، میں 911 کال کرتی

سلمان سلیم

ہوں۔ ایمبولینس کی ضرورت ہے۔“
ڈرائیور کی عمر پچاس کے لگ بھگ ہوگی۔ وہ خوش لباس تھا۔ دائیں ہاتھ کی انگلی میں طلائی چھلا تھا۔ قیمتی گھڑی بائیں کلائی پر تھی۔ عورت بدحواس نظر آرہی تھی۔ عقب میں بیٹھا ہوا آدمی باہر نکلتے نکلتے گر پڑا۔ پھر گاڑی کا سہارا لے کر کھڑا ہوا۔
”کچھ نہیں ہے۔ ہم ٹھیک ہیں۔“ وہ بولا۔
”پلیز بیٹھ جاؤ۔ میں مدد بلاتی ہوں۔“ لارکن اپنی کار کی طرف بھاگی۔ سیل فون نکال کر اس نے 911 ڈائل کیا۔ مرسیڈیز نے حرکت کی اور سائڈ واک سے اتر گئی۔ گاڑی سے نکلنے والا سڑک پر جا رہا تھا۔
”رکو...... رک جاؤ۔“ لارکن چیخی تھی۔
لیکن مرسیڈیز روانہ ہوگئی۔ لارکن نے دور ہوتی ہوئی مرسیڈیز کی لائسنس پلیٹ کو ذہن میں بٹھایا۔
ایک باریک آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ ”ہیلو، ایمرجنسی آپریٹر؟“
”یہاں ایک حادثہ ہوا ہے۔“ لارکن نے مقام کی نشاندہی کی۔
”کوئی زخمی ہے؟“ آپریٹر نے سوال کیا۔
”وہ چلے گئے۔ پتا نہیں......“ لارکن نے آنکھیں بند کرلیں۔ چیری پنک آئی ڈیکس نکال کر اس نے لائسنس پلیٹ کا نمبر بازو پر لکھ لیا۔
”آپ کو مدد کی ضرورت ہے؟“ آپریٹر کی آواز آئی۔
لارکن کا سر چکرایا۔ وہ سڑک پر بیٹھ گئی۔
”میم آپ کہاں ہیں؟“
لارکن ٹھنڈی پختہ سڑک پر لیٹ گئی۔ وہ دھندلی نظروں سے عمارتوں کی چھتوں کو دیکھ رہی تھی۔ پہلی پٹرول کار سات منٹ بعد آئی۔ پھر تین منٹ میں پیرا میڈیکس پہنچے۔ لارکن کا خیال تھا کہ پولیس انٹرویو کے بعد سب نارمل ہوجائے گا لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔
بھیانک خواب کا آغاز ہونے والا تھا۔

☆☆☆

لڑکی رنگیلی تھی، البیلی تھی۔ اڑیل گھوڑی تھی۔ بھڑکیلی، چھیل چھبیلی تھی۔ پل پل موڈ بدلنے والی۔ کار سے نکل کر اس نے منہ بنایا۔ سالخوردہ مکان اور اطراف کا علاقہ اسے پسند نہیں آیا تھا۔ مرد خطرے کی بو سونگھنے کے لیے دیگر مکانات کو آنکھوں کی چھلنی میں چھان رہا تھا۔ لاس اینجلس کی گرمی میں اس نے لمبی آستینوں والی قمیص پہنی ہوئی تھی لیکن یہ ضرورت تھی۔ آستینوں کے نیچے جو کچھ تھا وہ نظر نہیں آنا چاہیے تھا۔
”میں یہاں نہیں رہوں گی۔“ لڑکی نے ناک بھوں چڑھائے۔
”آواز دھیمی رکھو۔“ مرد نے سرزنش کی۔
”مجھے بھوک لگی ہے۔“ وہ تنک کر بولی۔
”پہلے حفاظت، پھر کھانا۔“ مرد نے فتنہ ساماں کو جواب دیا۔ مکان کا دروازہ کسی نے کھولا۔ موٹی عورت کے دانت بڑے بڑے اور آنکھیں دوستانہ تھیں۔ بڈ نے یہی حلیہ بتایا تھا۔ مسز امیلڈا آرکانو کے اینگل آرکانو میں کرائے کے کئی مکانات تھے۔ بڈ پہلے بھی آرکانو کے ساتھ ڈیلنگ کرتا رہا تھا۔
”رویہ یاد رہ جاتا ہے۔“ مرد نے لڑکی سے کہا۔ ”منہ بند رکھنا۔ نظر نہیں ملانا۔ میں اسے ہینڈل کروں گا۔“
لڑکی ہنس پڑی۔ ”میں دیکھنا چاہوں گی کہ تم اسے کیسے پٹاتے ہو۔“
مرد نے اسے گھور کر دیکھا اور بازو سے پکڑ کر مکان میں لے گیا۔ مسز آرکانو نے مسکرا کے استقبال کیا۔
”مسٹر جانسن؟“
”یس۔“
”میں مسز امیلڈا آرکانو ہوں۔“ وہ بولی۔
نالی بو میں رات جو کچھ ہوا تھا۔ اس کے بعد بڈ فلین نے مداخلت کی۔ تعلقات استعمال کیے، پیسا پھینکا اور اس مکان کا بندوبست کیا۔ لڑکی کو جلد از جلد غائب کرنا تھا۔ وہ وہاں ایک ہفتے کے لیے آئے تھے۔ مسز آرکانو نے چابیاں دیں اور گھر کا ٹور کرایا۔ مرد کھڑکیوں سے مستقل باہر جھانکتا رہا تھا۔
”ٹی وی کام کرتا ہے؟“ رنگ رنگیلی نے سوال کیا۔
مرد نے دانت پیسے۔ اس نے لڑکی کو خاموش رہنے کے لیے کہا تھا۔ اس کی کھنکتی سُریلی آواز مسز آرکانو کی سماعت سے ٹکرائی۔
”ٹی وی چلے گا لیکن فون نہیں ہے۔“ قبل اس کے کہ لڑکی کچھ اور بولتی، مرد نے کہا۔
”کوئی بات نہیں، ہمارے پاس سیل فون ہیں۔ آپ جا سکتی ہیں۔“ مرد کھڑکی کے قریب چلا گیا۔ دونوں سمت سڑک پر نظر ڈالی۔ وہ بڈ فلین سے رات کے بارے میں معلومات لینا چاہتا تھا۔ دوسری اہم بات لڑکی کی حفاظت تھی۔ اپنا اور لڑکی کا بیگ وہ لے آیا تھا۔ تیسرا بیگ انہوں

نے اسٹور سے لیا تھا۔ لڑکی نے اسٹور سے لیا گیا بیگ قریب کرلیا اور ٹی وی آن کیا۔ وہ خبریں سننا چاہتی تھی۔

مرد نے اپنی شرٹ اتار دی۔ کبرا اعشاریہ پینتالیس سیمی آٹومیٹک پتلون میں اُڑسا ہوا تھا۔ اپنا بیگ کھول کر کبھر کے لیے اس نے کلپ ہولسٹر نکالا۔ دوسری گن کولٹ پائتھن اعشاریہ 375 میگنم تھی۔ کبھر کو اس نے پتلون کے سامنے پھنسایا اور پائتھن کو دائیں جانب۔

اب اس نے ڈکٹ ٹیپ کا رول نکالا۔ لڑکی تعریفی نظروں سے اس کے بالائی بدن کو دیکھ رہی تھی۔ مرد اسے نظر انداز کر کے کچن میں چلا گیا۔ بیک ڈور کا لاک چیک کیا۔ پھر چھوٹے عقبی بیڈ روم میں آ گیا۔ کھڑکیاں لاک کرنے کے بعد شیڈ نیچے گرا دیے۔ ٹیپ پھاڑ پھاڑ کر اس نے شیڈ جام کر دیے۔ ریڈل چاقو نکال کے ٹیپ میں اس نے تین انچ کی عمودی جھری بنائی۔ جس میں انگلی ڈال کر وہ یہ دیکھ سکے کہ مکان کی طرف کون آ رہا ہے۔ یہ جھری اس نے ہر شیڈ میں تراشی۔ قدموں کی آہٹ سے اس نے اندازہ لگایا کہ لڑکی باتھ روم کی طرف جا رہی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ فتنہ گر اندرونی طور پر خوف زدہ ہے۔ تاہم خوف ظاہر نہ کر کے اس نے مرد کو حیران کیا تھا۔

دوسرے بیڈ روم کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی نظر باتھ روم کے کھلے دروازے پر پڑی۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی قینچی سے اپنی سرخ زلفیں تراش رہی تھی۔

''مجھے نفرت ہے اتنے چھوٹے بالوں سے۔'' اس نے قینچی نیچے رکھی اور ہاتھ پیچھے کر کے بٹن کھولنے لگی۔

مرد آگے بڑھ گیا۔ ''کھڑوس۔'' پیچھے سے آواز آئی۔ میری طرف متوجہ نہیں ہے۔ لڑکی نے سوچا ہوگا۔ جبکہ وہ ہر طرف متوجہ تھا...... اس نے دوسرے بیڈ روم کے دروازے اور کھڑکیوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا اور باتھ روم کی طرف واپس ہوا۔ پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ لڑکی بالوں کو رنگ رہی تھی۔ ''مجھے پتا تھا کہ تم آؤ گے۔'' وہ آئینے میں دیکھ کر فاتحانہ انداز میں مسکرائی۔ مرد نے سیل فون نکال کر بڈفلین سے رابطہ کیا۔ وہ سپاٹ نظروں سے لڑکی کو تک رہا تھا۔

''ہم پہنچ گئے ہیں۔ رات کے بارے میں بتاؤ۔ وہ ہمارے ٹھکانے پر کیسے پہنچے؟'' مرد نے سوال کیا۔

''مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ یہ بتاؤ کہ نیا مکان کیسا ہے؟'' بڈفلین نے کہا۔

''جلدی معلوم کرو۔ وہ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں۔'' مرد نے فون بند کر دیا۔

''مجھے گھور رہے ہو۔'' لڑکی مسکرائی۔

اور اس وقت پٹ بل (کُتے) کے بھونکنے کی آواز آئی۔ وہ بجلی کے مانند حرکت میں آیا۔ پائتھن ہاتھ میں آ چکا تھا۔ وہ عقبی خواب گاہ کی طرف بھاگا۔ کھڑکی کے شیڈ میں انگلی پھنسا کر اس نے باہر جھانکا۔ لڑکی اس کے پیچھے تھی۔ ''کیا بات ہے؟''

''تمہارے عاشق شاید آئے ہیں، خاموش رہو۔'' مرد نے سرگوشی کی۔

''پائیک......''

''شش......ش......'' پائیک نے اسے چپ کرایا۔

کُتا خاموش ہو گیا لیکن بے چین تھا۔ وہ بائیں جانب دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اچانک وہ اچھل کر زور، زور سے بھونکنے لگا۔ وہ زنجیر کے خلاف زور لگا رہا تھا۔

رات کے مانند وہ یہاں بھی پہنچ گئے تھے۔ ''مکان کے سامنے جاؤ، دروازہ مت کھولنا۔ جلدی کرو۔''

پہلا آدمی گیراج کے کونے سے نمودار ہوا۔ دونوں بیگ پائیک کے کندھے پر تھے۔ وہ لڑکی کے ساتھ تھا۔ درمیان میں اس نے فرنٹ ونڈو کے شیڈ کی مخصوص جھری سے جھانکا۔ ایک آدمی ڈرائیو وے میں چلا آ رہا تھا۔ تیسرا یارڈ پار کر کے مکان کی سمت آ رہا تھا۔ پائیک نے لڑکی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے منظر نامہ دکھایا۔ اسے دیکھنا تھا اور پائیک کی بات پر چلنا تھا۔ لڑکی نے باہر اور پھر پائیک کو دیکھا۔ لمحہ بھر کے لیے آنکھیں چار ہوئیں اور پائیک جان گیا کہ لڑکی اس کے ساتھ ہے۔

''نہ اُن کو دیکھنا...... نہ کسی اور چیز کو۔ صرف مجھ پر نظر رکھنا۔ جیسے ہی میں حرکت کروں کار کی طرف دوڑنا۔ جتنا تیز دوڑ سکتی ہو۔''

پائیک نے جھٹکے سے دروازہ کھولا۔ دو فائر ڈرائیو وے میں کیے۔ اوپر تلے چار گولیاں یارڈ کی طرف سے آنے والے پر فائر کیں۔ بوم بوم...... پھر وہ فرنٹ یارڈ کے وسط کی جانب بھاگا۔ کوئی نہیں تھا۔ اس نے لڑکی کی طرف ہاتھ لہرایا۔ ''گو......و......و......''

وہ پوری رفتار سے بھاگی۔ پائیک پیچھے رہ گیا۔ کیونکہ اس نے لڑکی کو آڑ فراہم کی تھی اور خود الٹا بھاگ رہا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ پٹ بل کا اشتعال برقرار تھا۔ یعنی اور آدمی آ رہے تھے۔ تیسرا آدمی مکان کے کونے سے پارکنگ کی طرف آیا۔ اس نے پائیک کو دیکھا اور عقب میں کود گیا۔ پائیک

نے آخری دو راؤنڈ فائر کیے لیکن وہ درختوں کی آڑ لے چکا تھا۔ وہاں سے اس نے تین فائر کیے۔ پائیک گرا اور کروٹ لے کر ایک گھٹنے پر اٹھا۔ پاتھن گرا کر اس نے کیمبر ہاتھ میں لیا۔ دو فائر جھونکے اور جیپ کی طرف بھاگا۔ لڑکی دروازہ کھولے کھڑی تھی۔

”اندر جاؤ۔“ پائیک چیخا۔

ایک اور آدمی گیراج کی طرف دکھائی دیا۔ فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ پائیک نے لڑکی کو جیپ میں دھکا دیا اور خود بھی اندر گیا۔ بچی ہوئی گولیاں پے در پے دونوں سمتوں میں فائر کیں۔ جیپ اسٹارٹ کر کے چاروں وھیلو پر گھمائی اور ریس دیتا چلا گیا۔

☆☆☆

”تم ٹھیک ہو؟“ پائیک نے لڑکی سے سوال کیا۔

”تین آدمی...... تین اور مر گئے۔“ لڑکی کی آنکھوں میں نمی تھی۔

پائیک نے ایک ہاتھ اس کی ران پر رکھ دیا۔

”لارکن، میری طرف دیکھو۔“ پائیک نے نرمی سے کہا۔ ”کسی صورت تمہیں نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ تم سن رہی ہو؟“

لارکن نے سر ہلایا۔

انہوں نے مشکل سے آدھا گھنٹا ایگل راک پر گزارا تھا اور اب پھر بھاگ رہے تھے۔ جیپ کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ رف ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ ہارن بج رہے تھے۔ ٹائروں کی چرچراہٹ۔ وہ تیزی سے راستے بدل رہا تھا۔ گاہے گاہے ریئر ویو میں جھانک لیتا۔

لارکن کراہ اٹھی۔ ”رکو، رکو۔ تم مروا دو گے۔“

ایک مقام پر پائیک نے جیپ روکی! انجن بند نہیں کیا۔ وہ کیمبر کے میگزین میں گولیاں ڈال رہا تھا۔ ساتھ ہی آس پاس کی گاڑیوں کے مسافروں پر اس کی کڑی نظر تھی۔

”تم نے ان میں سے کسی کو پہچانا؟“ پائیک نے لارکن سے سوال کیا۔ جواب نفی میں ملا تھا۔

پائیک کا سیل فون تھرتھرانے لگا۔ پائیک نے فون کو نظرانداز کیا اور جیپ آگے بڑھائی۔ دس بلاک آگے جا کر وہ جیپ اسٹرپ مال میں لے گیا۔ یہ وہ مقامات تھے جہاں ہر دو ماہ بعد کاروبار معطل کر دیا جاتا تھا۔ وہ آخری سرے تک گیا اور تنگ گلی میں آ گیا۔ یہاں کاٹھ کباڑ کے سوا کچھ نہ تھا۔ انجن بند کر کے اس نے دروازہ کھولا۔ ”باہر آؤ۔“

حرکت میں تیزی نہیں تھی۔ لہٰذا پائیک نے لارکن کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

”کیا بدتمیزی ہے؟“

”تم نے کسی کو فون کیا تھا؟“

”نہیں۔“ لارکن نے جواب دیا۔ پائیک نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی۔ وہ اسے پرے دھکیل رہی تھی۔ تاہم پائیک اپنا کام کرتا رہا۔

”میں کیسے کال کر سکتی ہوں؟ میں تمہارے ساتھ ہوں۔“

پائیک نے بیگ فلور بورڈ پر خالی کر دیا۔

”پاگل...... میرے پاس فون نہیں ہے۔“ وہ بولی۔

وہ پُرسوچ انداز میں لارکن کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ ”وہ ہم تک پہنچ گئے تھے۔“

”میں کیا کہہ سکتی ہوں؟“

”اپنے جوتے دکھاؤ۔“ پائیک نے مطالبہ کیا اور اسے جیپ میں پیچھے دھکیل کر جوتے اتار لیے۔ اس مرتبہ وہ خاموش رہی۔ کیا انہوں نے ٹرانسپونڈر استعمال کیا ہے؟ پائیک نے ہیلو چیک کیں۔ بعدازاں اس کی نظر لارکن کی پینٹ اور اس بٹن پر گئی جس نے پینٹ کو جگہ پر رکھا ہوا تھا۔ پائیک کا ہاتھ بیلٹ کی طرف گیا۔ لارکن کی چلبلی رگ پھڑکی۔ اس نے گہرا سانس لیا۔ ”کیا ارادہ ہے؟“ اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔ اسے مکمل عریاں کیے بغیر پائیک نے حتیٰ الامکان ہر شے چیک کی...... تینوں بیگز کی اشیا کو چھانا......

”میں گھر جانا چاہتی ہوں۔“ اس نے فرمائش کی۔

”بھول گئیں، وہاں تم مرتے مرتے بچی تھیں۔ وہ قریب قریب دو مرتبہ تمہیں مار چکے ہیں۔“

”تو تمہاری موجودگی سے کیا فرق پڑا۔ میں گھر جاؤں گی۔“

پائیک نے اپنا سیل فون نکالا اور پیغامات چیک کیے...... تین اِن کمنگ کالز بڈ فللین کی تھیں۔ اسے حیرت تھی اگر اسی کے سیل فون کے ذریعے ان لوگوں کو ٹریک کیا جا رہا تھا۔ کیونکر؟ پائیک نے بڈ فللین کی کالز ریٹرن کیں۔ ”کیا ان کو میرا نمبر معلوم ہے؟“ وہ سوچ رہا تھا۔

بڈ نے فوری طور پر جواب دیا۔

”تم نے میری جان نکال لی تھی۔“ وہ بولا۔ ”جواب نہیں آ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ تمہارا کام ہو گیا۔“

”وہ دوبارہ ہم تک پہنچ گئے تھے۔“

”اب کہاں ہو؟“ بڈ نے ان کو مالی بو کے سیف

ہاؤس بھیجا تھا۔ شوٹرز نے ہٹ کیا تو انہیں اینگل راک والے مکان کی طرف روانہ کر دیا تھا۔

''بڈ، دونوں مکان فضول تھے۔'' پائیک نے تلخی سے کہا۔

''ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔'' بڈ نے کہا۔

''تین اور آدمی مارے گئے۔ FBI کا کیا کروں گا؟''

بڈ جانتا تھا کہ مالی بلز میں دو مارے گئے تھے۔ پولیس کی حد تک اس نے یقین دلایا کہ وہ پائیک اور لارکن کو کور کرے گا۔ اس کی آواز میں اعتماد کا فقدان تھا۔ ''میں پولیس میں بات کر لوں گا۔''

''دیر مت کرو۔'' پائیک نے کہا۔ ''میری گن جائے واردات پر پڑی ہے۔ نمبر چیک کر کے پولیس میرا نام معلوم کر لے گی۔''

بڈ نے سسکی سی لی۔ جس میں غصے کے بجائے تھکن تھی۔ ''فون اُس کو دو۔'' پائیک نے فون لارکن کے حوالے کیا۔ وہ کئی منٹ تک سنتی رہی اور ایک مرتبہ بولی۔ ''میں ڈر گئی ہوں۔ کیا میں گھر نہیں جا سکتی؟''

فون واپس لینے سے پہلے ہی پائیک جواب سمجھ گیا تھا۔

''اوکے، سنو......وہ تمہارے ساتھ رہے، یہ بہتر ہے اور اس کا باپ بھی یہی بہتر خیال کرتا ہے۔ میں سیف ہاؤس کا بندوبست کرتا ہوں۔''

پائیک بھنّا گیا۔ ''سیف ہاؤس اپنے پاس رکھو۔''

''جو (جو پائیک) تم اس طرح مجھے الگ نہیں کر سکتے۔''

''تم نے اسے میرے حوالے کیا تھا۔ وہ میری ذمے داری ہے۔''

جو پائیک نے فون بند کر دیا۔ لڑکی اسے تک رہی تھی۔

''اگر گھر جانا ہے تو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں گا۔''

اس کے خیال میں لارکن یہی سوچ رہی تھی لیکن لڑکی نے شانے اچکا کر کہا۔ ''میں رکوں گی۔''

سرخ چیروکی اور لائسنس پلیٹ نظر میں ہو سکتی تھی لیکن فی الحال وہ جیپ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

☆☆☆

وہ فیئر لیکس کے سن سیٹ میں برسٹل فارم میں تھا۔ جیپ اس نے انٹرسیکشن سے انتہائی دور چھپائی تھی۔ ''مجھے کال کرنی ہے۔ چلو باہر آؤ۔'' پائیک نے کہا۔

''یہیں سے کال کیوں نہیں کرتے؟''

''مجھے اپنے سیل فون پر اعتبار نہیں رہا۔''

''تو میں یہاں انتظار کرتی ہوں۔'' لارکن نے کہا۔

''نہیں۔'' پائیک کو خدشہ تھا کہ اگر اس کا ذہن بدلا تو بھاگنے کے چکر میں خود کو مروا بیٹھے گی۔

لارکن جیپ کے گرد گھوم کر اس کے ساتھ چل پڑی۔

''کسے کال کرو گے؟''

''ہمیں نئے وھیلز اور قیام کے لیے جگہ چاہیے۔'' وہ اس کے ہمراہ مارکیٹ کے سامنے پے فون پر آیا۔

''مجھے کھانے کے لیے کچھ چاہیے۔''

''بعد میں۔'' پائیک نے اسے روکا۔

کلور سٹی میں پائیک کی چھوٹی سی گن شاپ تھی۔ وہاں پانچ ملازم تھے۔ جن میں تین سابقہ پولیس مین تھے۔ دوسری بیل پر جس آدمی نے جواب دیا، اس کا نام رونی تھا۔

''دو منٹ بعد فون کروں گا۔'' پائیک نے فون بند کر دیا۔ لارکن نے اس کا بازو دبایا۔

''کون تھا؟''

''وہ میرے لیے کام کرتا ہے۔''

''وہ بھی باڈی گارڈ ہے؟''

پائیک نے سوال نظر انداز کیا اور ان دو آدمیوں کو دیکھنے لگا جو مارکیٹ سے نکل رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے لارکن کو نیچے سے اوپر تک دیکھا اور دانت نکالے۔ دوسرا لارکن کے چہرے کو گھور رہا تھا۔ لارکن نے جوابی نظر ڈالی۔ پائیک صورتِ حال کا تجزیہ کر رہا تھا۔ دونوں کا رخ پارکنگ لاٹ کی طرف تھا۔ سیاہ رنگ کی ٹویوٹا میں بیٹھ کر دونوں روانہ ہو گئے۔

''آئندہ یہ حرکت مت کرنا۔'' پائیک نے کہا۔

''کیا؟''

''کسی سے نظر مت ملاؤ، پہلے بھی کہا تھا۔''

پائیک جواب کا منتظر تھا لیکن وہ خاموش رہی، نظریں مارکیٹ پر تھیں۔ ''مجھے کچھ کھانے کے لیے چاہیے۔''

دو منٹ بعد پائیک نے کال ملائی۔ رونی کی آواز آئی۔ پائیک نے اسے صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ بعدازاں دکان بند کر کے سب کو گھر روانہ کرنے کے لیے کہا۔

جو لوگ لارکن کو مردہ دیکھنا چاہتے تھے، اُن کی ضرورت تھی کہ وہ پائیک اور اس کے آدمیوں تک رسائی

حاصل کر سکیں۔

رونی نے کہا۔ ''سن رہا ہوں۔ کوئی چیز درکار ہے؟''

''ایک پری پیڈ فون درکار۔''

''او کے، میری پرانی لیکسس چلے گی؟''

وہ گاڑی بارہ سال پرانی تھی۔ رنگ سبز تھا۔ رونی کی بیوی نے گاڑی لاء اسکول میں پڑھنے والی بیٹی کے حوالے کر دی تھی۔ کار زیادہ تر کھڑی رہتی تھی۔ پائیک نے رونی کو گاڑی البرٹسن پر چھوڑنے کے لیے کہا۔ فون بند کر کے واپس جیپ کی طرف پلٹا۔ اسے ادراک تھا کہ گزرتے ہوئے منٹ ریس کے مانند ہیں۔ ہاری ہوئی ریس۔ اسپیڈ ہی سب کچھ تھی۔ اسپیڈ اُڑتا وقت۔ اسپیڈ زندگی۔

''تم بہت تیز چل رہے ہو۔'' لارکن نے اعتراض کیا۔

''بہت کچھ کرنا ہے۔''

''ہم کہاں جا رہے ہیں؟''

''میری جگہ۔'' جو پائیک نے کہا۔

''کیا ہم وہاں ٹھہریں گے؟''

''نہیں، شوٹرز وہاں بھی آئیں گے۔''

''مطلب؟'' لارکن نے اظہارِ حیرت کیا۔ پائیک نے جواب نہیں دیا۔

پائیک کلور سٹی کے کونڈومینیم کمپلیکس میں رہائش پذیر تھا۔ موٹی دیوار نے رہائش کو گھیرا ہوا تھا۔ کئی گیٹ تھے۔ جو میگنیٹک کی کے ذریعے کھلتے تھے۔ عمارت کے چار یونٹ تھے۔ ان کے مابین دو ٹینس کورٹ اور ایک پول تھا۔ پائیک کا یونٹ عقبی جانب کونے میں تھا۔ دیگر تعمیرات شیلڈ کا کام دے رہی تھیں۔

پائیک جیپ کمپلیکس میں لے گیا لیکن عمارت میں داخل نہیں ہوا۔ اس نے دیوار کا چکر لگایا۔ گیٹ دیکھے۔ پھر عقبی جانب چلا گیا۔

''بُرا نہیں ہے۔'' لارکن نے تبصرہ کیا۔ ''باڈی گارڈ کتنے پیسے کما لیتا ہے؟'' لارکن نے ستائش کی۔

''سیٹ چھوڑ کے فلور پر بیٹھ جاؤ۔'' پائیک نے کہا۔

''کیا تمہارے گھر میں کھانے کو کچھ ملے گا؟''

''گولی نہیں کھانی تو گاڑی سے باہر مت نکلنا۔''

وہ سمٹ سمٹا کر جس انداز میں نیچے روپوش ہوئی تو اس کے بعد بولی۔ ''جب کوئی آدمی لڑکی کو اس انداز میں جھکنے کے لیے کہے تو اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔''

''تمہاری ٹائپ میں سمجھ رہا ہوں۔''

باڈی گارڈ مسکراتے نہیں ہیں کیا؟''

''میں باڈی گارڈ نہیں ہوں۔'' پائیک نے تردید کی۔ گاڑی اس نے مخصوص جگہ پارک کر دی۔ وہاں لاٹ میں تین گاڑیاں اور کھڑی تھیں۔ پائیک نے انجن بند نہیں کیا تھا۔ وہاں پام کے درخت اور سرخ پھولوں والی جھاڑیاں تھیں۔ پائیک نے بغور جائزہ لینے کے بعد انجن بند کر دیا۔

''تیس سیکنڈ میں آتا ہوں۔ یہاں سے ہلنا مت۔''

پائیک نے ہدایت دی اور جواب سنے بغیر جیپ سے نکل گیا۔ اس نے دونوں ڈیڈ بولٹ چیک کیے۔ ٹیمپرنگ کے آثار نہیں تھے۔ لاک کھول کے وہ اندر چلا گیا۔ دیوار پر لگے پیڈ کو چھوا۔ اس نے وڈیو سرویلنس سسٹم نصب کیا ہوا تھا۔ جو اس کے گھر کے اندرونی راستوں کو کور کرتا تھا۔ کھڑکیاں اور پارکنگ لاٹ بھی اس کی زد میں آتے تھے۔ چھ کیمرے ہر آٹھ سیکنڈ بعد ڈیجیٹل امیج بناتے تھے۔ الارم آن کر کے وہ واپس جیپ پر آ گیا۔

''کیا کر کے آئے ہو؟''

''میں ان لوگوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر وہ لوگ یہاں آئے تو ہمیں ان کی تصاویر مل جائیں گی۔ مجھے اگلا لائحہ عمل تیار کرنے میں مدد ملے گی۔''

''کیا میں اٹھ سکتی ہوں یا تمہیں یہ پوز اچھا لگ رہا ہے؟'' لڑکی نے پھر چھیڑ چھاڑ کی۔

''تمہیں ڈر نہیں لگ رہا۔'' پائیک زیرِ لب مسکرایا۔

''تم سے؟''

''گولیوں سے۔ موت سے۔''

''موت سے تو سب ڈرتے ہیں۔'' وہ اٹھ کر سیٹ پر آئی اور بیلٹ باندھ لی۔

''اب کیا کریں گے؟'' اس نے استفسار کیا۔

''دوسری گاڑی لے کر محفوظ جگہ پر جائیں گے...... کافی کام کرنا ہے۔''

''باڈی گارڈ نہیں ہو تو کیا ہو؟ بڈفلین نے ڈیڈی کو بتایا تھا کہ تم پولیس میں رہ چکے ہو۔''

''وہ پرانی بات ہے۔'' پائیک نے جواب دیا۔

''اب کیا کرتے ہو؟'' اس کے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے۔

''بزنس مین۔''

لارکن نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔ وہ پہلی مرتبہ ہنسی تھی۔ ''میں کاروباری افراد کے درمیان ہی پلی بڑھی ہوں۔ تم بزنس مین نہیں ہو۔''

''ایریا میں گندگی پھیلانے والے پر 5 پونڈ جرمانہ کیا جائے گا''

جواب لارکن نے دیا۔ ''یہ بے بی سسٹر ہے۔'' اس نے منہ فون کے قریب کیا۔

''کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتا۔ مجھے بھوک سے مارے گا۔''

''مجھے ایک محفوظ مکان کی ضرورت ہے۔'' پائیک نے مدعا بیان کیا۔

''میں جلد ہی کال بیک کرتی ہوں۔'' جواب آیا اور پائیک نے فون بند کر دیا۔ اب اس نے لارکن کی طرف دیکھا۔ چند سیکنڈ تک دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ پائیک لڑکی کے بارے میں جو کچھ جانتا تھا، وہ بڈفلین نے بتایا تھا یا لڑکی کے باپ نے۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ بڈفلین کی معلومات مکمل طور پر درست نہیں تھیں۔ ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

''تمہارا نام کیا ہے؟'' پائیک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

''کیا مذاق ہے۔ تمہیں نہیں معلوم؟''

''تمہارا نام کیا ہے؟'' پائیک نے سوال دہرایا۔

''لارکن کونز بارکلے۔'' لڑکی نے ترخ کر جواب دیا۔

''باپ کا نام؟''

''کونز بارکلے! ماں کا انتقال ہو چکا ہے! ان کا نام جینی! میں اکلوتی اولاد ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے پائیک کو گالی دی۔

پائیک اُسے خاموش کرانا چاہتا تھا۔

''میں جو کچھ بھی ہوں۔ تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا اور نہ ہی کسی اور کو ایسا کرنے دوں گا۔''

''وعدہ؟''

جواب میں پائیک نے اس کے رنگ شدہ کٹے ہوئے بالوں کو سہلایا۔

وہ خاموش رہی اور پائیک نے شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

سبز رنگ کی لیکسس پارکنگ لاٹ میں کھڑی تھی۔ لاٹ گاڑیوں کا دریا تھا۔ جگہ ملتے ہی پائیک نے جیپ پارک کر دی۔ وہ جگہ لیکسس کے قریب تھی...... کچھ دیر بعد دونوں لیکسس میں منتقل ہو چکے تھے۔ پائیک نے پسنجر سائڈ کے ڈیش بورڈ سے اعشاریہ 380 کا بریٹا نکالا۔ دوسری گن ہولسٹر میں تھی۔ اسمتھ اینڈ ویسن اعشاریہ 40۔ وہ گن اس نے لارکن کی گود میں ڈال دی۔ ''اسے اپنے پرس میں رکھ لو۔''

''آئی ہیٹ۔ میں ہاتھ نہیں لگاؤں گی۔''

پائیک نے دوسری گن بھی اس کی گود میں ڈال دی۔ وہ بھڑکی۔ ''او مائی گاڈ...... پاگل...... دیوانے......''

پائیک نے لوڈڈ میگزینز کا باکس برآمد کیا اور وہ بھی لارکن کے حوالے کیا۔ اس مرتبہ لارکن نے محض گھورنے پر اکتفا کیا۔ عقبی فلور سے پائیک نے سربند پلاسٹک بیگ اٹھایا۔ جس میں دو ہزار ڈالرز اور کریڈٹ کارڈز کے علاوہ ڈرائیونگ لائسنس تھا جس پر اس کی تصویر تھی۔ نام کی جگہ فریڈ پاول لکھا تھا۔

''اب کیا کرنا ہے؟'' لارکن نے سوال کیا۔ اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے۔

پائیک نے کمبر دائیں ران کے نیچے سیٹ کیا۔ رونی نے ایک فون اور کاغذ کا پرزہ بھی چھوڑا تھا۔ چارجر اور ائرپیس موجود تھا۔

''بہت ہو گیا۔ مجھے بھوک لگی ہے۔''

پائیک نے گاڑی اسٹارٹ کی اور فون پر شستا سا ریئل اسٹیٹ ایجنٹ کا نمبر ملایا۔

لارکن کے تیور بدلنے لگے۔ ''کیا مجھے بھوک سے مارو گے؟'' وہ غرائی۔

ریئل اسٹیٹ ایجنٹ ایک عورت تھی۔

''ہیلپ! ہیلپ! یہ میرا ریپ کرے گا! ہیلپ!''

''یہ کون ہے؟'' عورت نے حیرت سے پوچھا۔

پائیک نے اس کے پرس کی طرف اشارہ کیا۔
''لائسنس اور کریڈٹ کارڈز۔''
لارکن نے پرس جھپٹ لیا۔ کھول کر والٹ نکالا اور پائیک کی گود میں پھینک دیا۔ ''کارڈ لو اور لنچ کا بندوبست کرو۔''
پائیک نے پرس کھول کر اس کا لائسنس نکالا۔ تصویر اسی کی تھی۔ نام بھی وہی تھا۔ پتا سنچری سٹی میں ہائی رائز کا تھا۔ لیکن بڈفلین اور لارکن کے باپ نے جو پتا بتایا تھا۔ وہ بیورلی ہلز کا تھا۔
''تم سنچری سٹی میں رہتی ہو؟'' پائیک نے سوال کیا۔
''وہ ہمارا کارپوریٹ آفس ہے۔ ہر چیز اسی پتے پر جاتی ہے۔''
''تم کہاں رہتی ہو؟''
''ڈاؤن ٹاؤن میں ہماری سربہ فلک جائداد ہے۔''
''پہلی مرتبہ تمہیں ختم کرنے وہ وہیں آئے تھے؟''
''نہیں، اس وقت میں ڈیڈی کے ساتھ بیورلی ہلز میں تھی۔''
''ایلکس میش کون ہے؟''
وہ یکلخت نڈھال ہوگئی۔ ''وہ آدمی جو مجھے مارنا چاہتا ہے۔''
بڈ اور لڑکی کے ڈیڈی نے بھی یہی بتایا تھا۔ لیکن پائیک لڑکی کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔ ''وہ کیوں تمہیں مارنا چاہتا ہے؟''
وہ ونڈ شیلڈ کے پار خلا میں گھورنے لگی۔ ''مجھے نہیں معلوم۔ نک آرتھر پارک والی سڑک پر حادثہ ہوا تھا۔ میں نے ان کی شکلیں دیکھ لی تھیں۔ شاید یہ وجہ ہو۔ وہ رکے بھی نہیں تھے۔ ایکسیڈنٹ کے بعد میں نے جسٹس ڈپارٹمنٹ سے تعاون کیا تھا۔
امریکن ایکسپریس کا اسپیشل سیاہ کریڈٹ کارڈ نکال کر اس کا والٹ واپس کر دیا۔ اس کے مطابق ایم ایکس کے ذریعے وہ ہر سال ڈیڑھ لاکھ ڈالرز خرچ کرتی تھی۔
اس کھیل کے کھلاڑیوں کی حقیقت وہ بذات خود جاننا چاہتا تھا۔ اس نے ایک نمبر ملایا۔
کسی آدمی کی آواز آئی۔ ایلوس کول ڈیٹکٹیو ایجنسی۔''
''میں آرہا ہوں۔'' پائیک نے تعارف کے بغیر کہا۔
☆☆☆
ہنگامہ بتیس گھنٹے قبل شروع ہوا تھا۔ اوشین ایونیو دھواں دھواں سنہری روشنی سے چمک رہا تھا۔ روشنی اسٹریٹ لیمپس کی تھی۔ سانتا مونیکا کے اپارٹمنٹ سمندر کے کنارے پر تھے۔ جو پائیک بیچ سڑک پر جنگلی لومڑی نما جانور کے ساتھ دوڑ رہا تھا۔ صبح کے چار بجنے والے تھے۔ فضا میں خاموشی تھی۔ سمندر کے شمال سے سان ونسنٹ...... پھر مشرق سے چوتھی اسٹریٹ تک۔ جہاں ڈھلوان کنکریٹ کی......ایک سو اسی (180) سیڑھیاں تھیں۔ درمیان میں کہیں کہیں لینڈنگ موجود تھی۔ دس دس پونڈ کے چار بیگ اس کی پشت پر تھے۔ اس نے سیڑھیاں بیس مرتبہ اوپر نیچے طے کیں پھر پسینے میں شرابور گھر کا رخ کیا۔
سیل فون کی تھرتھراہٹ پر اس کے قدم رکے۔
دوسری طرف مردانہ آواز تھی۔ ''شرط لگاتا ہوں۔ نہیں پہچانو گے۔''
پائیک نے یہ آواز کافی عرصے پہلے سنی تھی۔ جب ایک آٹھ سالہ بچہ بین شین اغوا ہوا تھا۔ پائیک اور اس کا دوست ایلوس کول تلاش پر تھے۔ لیکن انہیں اس آدمی کی مدد درکار تھی جو فون پر تھا۔ اس کا معاوضہ یہ تھا کہ اگر اسے مدد کی ضرورت پڑی تو وہ اس کا کام کریں۔ کام کچھ بھی ہو۔
پائیک نے جواب دیا۔ ''جان اسٹون۔''
اسٹون ہنس دیا۔ ''خوب، بہت خوب۔ میں نے کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب میں فون کروں گا۔ اب دیکھنا ہے کہ تم کیا کمال دکھاتے ہو۔''
پائیک نے گھڑی دیکھی۔
''پیکیج کی حفاظت کرنی ہے اور پیکیج گرم ہے۔''
پیکیج کا مطلب تھا 'انسان'۔ ہیٹ کا مطلب تھا کہ ٹارگٹ کی زندگی پر ایک حملہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔
''پیکیج کو کیا خطرہ ہے؟''
''مجھے کیا، کیسے کا نہیں پتا...... آگے یہ بتانا ہے کہ تم آرہے ہو یا نہیں۔'' اسٹون نے کہا۔
''جس نے مجھے کال کی ہے، وہ تمہیں جانتا ہے۔ اس کا نام بڈفلین ہے۔''
پائیک بھی بڈفلین سے واقف تھا۔ بڈ باڈی گارڈ قسم کی چیز تھا اور زیادہ تر امرا کے لیے کام کرتا تھا۔
''کام کرو گے یا نہیں؟'' اسٹون نے سادہ سا سوال کیا۔
''ہاں۔''
''گڈ......ہم جلد ملتے ہیں۔''
پائیک نے فون بند کر دیا۔
☆☆☆

پندرہ گھنٹے بعد پائیک ریگستان میں ایک چرچ کی باقیات کے قریب پہنچا۔ یہ مقام لاس اینجلس کے شمال میں تیس میل دور تھا۔ خشک ہواؤں، سورج اور انسانی دیکھ بھال کی غیر موجودگی نے چرچ کی پختہ دیواروں کو بھربھرا کر دیا تھا۔ سنسان علاقے میں یہ ایک تنہا اور اُجاڑ مقام تھا۔ وہاں ایک سیاہ رنگ کی لیموزین اور جیپ کھڑی تھیں۔ دونوں کے شیشے بھی سیاہ رنگ کے تھے۔ گویا سیاہ نگینوں کو بے جگہ ڈال دیا گیا ہو۔ پائیک نے جیپ دونوں گاڑیوں کے بالمقابل روک دی۔ جیپ کے سیاہ شیشوں کے پیچھے حرکت دکھائی دی۔ تاہم لیموزین کے اندر کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

پائیک اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ حتیٰ کہ بڈ فللین ایک آدمی کے ساتھ چرچ کے دروازے میں نظر آیا۔ دوسرا آدمی نروس نظر آرہا تھا۔ وہ واپس اندر چلا گیا۔ بڈ فللین مسکراتا ہوا باہر آیا۔ پائیک اسے طویل عرصے بعد دیکھ رہا تھا۔ آخری بار بڈ کو اس نے تب دیکھا تھا جب پائیک نے ایل اے پی ڈی سے استعفیٰ دیا تھا۔

پائیک اپنی جیپ سے اترا۔

بڈ فللین نے ہاتھ آگے کیا۔ ''خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔ کتنا عرصہ بیت گیا، آفیسر۔''

پائیک نے اُسے کھینچ کر گلے سے لگایا۔

''پندرہ برس گزر گئے۔'' بڈ نے کہا۔ ''اب میں کارپوریٹ انویسٹی گیشن میں ہوں۔ بعض اوقات سیکیورٹی کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ ایک دوست نے اسٹون کا نام دیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ سابقہ سیکرٹ سروس ایجنٹ ہے۔ اس نے تمہارا نام تجویز کیا ہے۔''

''لڑکی اس میں ہے؟'' پائیک نے سیاہ جیپ کو دیکھا۔ جان اسٹون نے پائیک کو لڑکی کے بارے میں بتایا تھا کہ اس پر تین قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں اور حفاظت کے لیے بڈ فللین کو ہائر کیا گیا تھا۔ اسٹون کے لیے اتنا کافی تھا کہ لڑکی مالدار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے...... بڈ فللین چرچ کی طرف پلٹا۔ ''اندر چلو، تم اس کے باپ سے مل سکتے ہو اور میں وضاحت کروں گا کہ کیا چل رہا ہے۔''

☆☆☆

چرچ کی اندرونی حالت خاصی خراب تھی۔ گند ہی گند۔ پیشاب کی بُو جانوروں کی تھی۔ دوسرا آدمی بھاری بھرکم تھا۔ اس کے ساتھ تیسرا آدمی چھریرے بدن کا تھا۔ عمر پچاس برس کے قریب تھی۔ آنکھوں سے ذہانت جھلک رہی تھی۔ پائیک کے اندازے کے مطابق وہی بزنس مین تھا۔ اس کے قریب زمین پر ایک بریف کیس رکھا تھا۔

''جو، یہ کونر بارکلے ہے۔'' بڈ نے تعارف کرایا۔

''مسٹر بارکلے جو پائیک سے ملیے۔'' بارکلے زبردستی مسکرایا۔

''ہیلو۔''

موٹے آدمی نے کوٹ سے تہ شدہ کاغذات اور ایک قلم نکالا۔ ''مسٹر پائیک میرا نام گورڈن کلمن ہے۔ میں مسٹر بارکلے کا اٹارنی ہوں۔ یہ ایک کانفیڈینشل ایگریمنٹ ہے۔'' گورڈن نے معاہدے کے چند نکات دہرائے۔ آخری نکتہ یہ تھا کہ کام کے دوران پائیک، بارکلے کا ملازم رہے گا۔ معاہدے کی کوئی بات کسی کو نہیں بتائے گا اور اسے معاہدے پر دستخط کرنے ہیں...... گورڈن نے کاغذات آگے بڑھائے۔ پائیک نے معاہدے کی طرف دیکھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ وہ بارکلے کی کہنی کے اوپر بازوؤں پر ٹیٹوز کو دیکھ رہا تھا۔ یہ دو سرخ رنگ کے تیر تھے۔

''تم اس آدمی کو ہائر کرنا چاہتے ہو؟'' بارکلے نے سوال کیا۔

''یہ بہترین آدمی ہے۔'' بڈ نے جواب دیا۔

گورڈن نے کاغذ آگے بڑھائے۔ ''پلیز، دستخط کر دو۔''

پائیک نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ ''نہیں۔''

بارکلے کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس نے گورڈن کو اشارہ کیا۔ اس نے کاغذات کوٹ میں واپس رکھ لیے۔ بڈ فللین نے کہانی کا آغاز کیا۔ ''مسٹر بارکلے کی بیٹی وفاقی گواہ ہے۔'' اس نے بولنا شروع کیا۔ دو ہفتے میں وہ فیڈرل گرینڈ جیوری کے سامنے گواہی دے گی۔ گزشتہ دس دنوں میں تین مرتبہ اس کی جان لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تینوں مرتبہ وہ بال بال بچی۔ اب ہمارے پاس کوئی چوائس نہیں۔ کوئی معقول حفاظتی بندوبست ضروری ہو گیا ہے۔''

''ایسے گواہ کے لیے پروٹیکشن پروگرام موجود ہے؟'' پائیک نے سوال اٹھایا۔

بارکلے نے کہا۔ ''ہاں ہے لیکن وہاں بھی اس پر حملہ ہوا تھا۔''

بڈ نے مزید وضاحت کی۔ ''لارکن گیارہ دن قبل صبح تین بجے ٹریفک ایکسیڈنٹ میں ملوث تھی۔ اس کی گاڑی ایک مرسڈیز سے ٹکرائی تھی۔ مرسڈیز میں تین افراد سوار تھے۔ ایک شادی شدہ جوڑا جارج کنگ اور ایلین۔ کار

انہی کی تھی۔ عقبی نشست پر ایک مرد تھا۔ جس کا نام میش ہے۔ یہ نام سنا ہے تم نے؟''
پائیک نے نفی میں سر ہلایا۔
''کنگ رئیل اسٹیٹ ڈیولپر ہے۔ وہ معمولی زخمی تھا۔ چنانچہ لارکن نے 911 سے مدد لینے کی کوشش کی۔ تاہم اس اثنا میں وہ لوگ نکل گئے۔ لائسنس پلیٹ کا نمبر لارکن نے لکھ لیا تھا۔ دوسرے دن کنگ نے پولیس کو مختلف کہانی سنائی...... چند روز بعد اسکیچ آرٹسٹ کے ساتھ جسٹس ڈپارٹمنٹ نے لارکن سے رابطہ کیا۔ کئی سو تصاویر دیکھنے کے بعد لارکن نے ایک تصویر پہچانی۔ وہ تصویر کنگ کی تھی۔ الیگزینڈر لیمن میش۔ میش ایک مفرور قاتل ہے اور FBI کے مطابق بوگوٹا، کولمبیا میں روپوش ہے۔ میں تمہیں نیشنل کرائم انفارمیشن سینٹر کی فائل فراہم کرسکتا ہوں۔''
''ٹریفک ایکسیڈنٹ کا فیڈرل انویسٹی گیشن سے کیا تعلق بنتا ہے؟'' پائیک نے سوال کیا۔
''کنگ سرخ جھنڈی ہے۔ ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کے مطابق وہ اپنی رئیل اسٹیٹ کمپنی کے ذریعے منی لانڈرنگ میں ملوث ہے۔'' گورڈن نے جواب دیا۔ ''کنگ اور اس کے ساتھیوں کو گھیرنے کے لیے گورنمنٹ کو لارکن کی ضرورت ہے۔ لارکن کی گواہی بہت اہم ہے۔ کنگ بھی جانتا ہے۔ لہٰذا یہ خطرہ اسے مٹاتا ہے۔''
بڈ فلین نے کہا۔ ''کنگ دولت کا پجاری ہے۔ اس کا کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے اور نہ ہی مار دھاڑ کی کوئی ہسٹری۔ میش اس پیسے کو صاف رکھتا ہے جو وہ کنگ کے پروجیکٹس میں لگاتا ہے۔ اگر کنگ قانونی گرفت میں آتا ہے تو اس کے پروجیکٹس اور اثاثے منجمد کیے جاسکتے ہیں۔ بہت امکان ہے کہ کنگ کو پتا ہی نہ ہو کہ میش لڑکی کی جان کے در پے ہے۔ غالباً اسے یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ پیسا کہاں سے آتا ہے۔ جسٹس ڈپارٹمنٹ کو یقین ہے میش امریکا واپس آچکا ہے۔ کارٹل کا پیسا وہ کنگ کے پروجیکٹس میں لگائے گا۔''
''یعنی کنگ کو دولت سے مطلب ہے جبکہ میش پہلے ہی سے ایک مفرور قاتل ہے۔'' پائیک نے کہا۔
بڈ نے شانے اُچکائے۔
''کنگ کہاں ہے؟''
''بھاگا ہوا ہے۔ مطلب پروگرام کے مطابق چھٹیوں پر گیا ہے لیکن کسی کو اس بات پر یقین نہیں ہے۔''
''مسٹر بارکلے پلیز میں دو منٹ پائیک سے بات کر کے کار تک آتا ہوں۔ اور گورڈن پلیز......''
بارکلے نے ماتھا رگڑا۔ وہ تخلیے کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ تاہم گورڈن نے اس کا بازو چھوا اور دونوں باہر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد پائیک نے کہا۔
''میں باڈی گارڈ نہیں ہوں۔''
''پائیک جب وہ پہلی مرتبہ آئے تو لڑکی گھر پر تھی۔ بیورلے ہلز میں ان کا گھر ایک قلعے کے مانند ہے۔ سیکیورٹی اور اسٹاف سے بھرا ہوا...... مال دار لوگ ہیں۔ تین افراد بہ آسانی اندر آئے تھے۔ سیکیورٹی کیمروں نے ان کے عکس لیے لیکن ہم ابھی تک انہیں پہچان نہیں سکے ہیں۔ کچھ مار دھاڑ بھی ہوئی تھی اور پھر پولیس پہنچ گئی۔ لڑکی کو بعد ازاں فیڈرل پروٹیکشن میں بھیج دیا گیا۔ چھ دن قبل مارشل سان فرانسسکو سے باہر لڑکی کو سیف ہاؤس میں لے گیا اور اگلی شب پھر حملہ ہوا۔ ایک مارشل مارا گیا اور دوسرا زخمی ہوا۔ حملہ بھرپور تھا۔
پائیک نے کار یڈور بند ہونے کی آواز سنی اور کھڑکی پر چلا گیا۔ لارکن کونر لیموزین کے باہر باپ اور اٹارنی گورڈن کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ بیضوی چہرے والی ایک خوب صورت لڑکی تھی۔ لباس کی شکل میں شارٹس اور گرین ٹی شرٹ بدن پر تھی۔ کندھے کے نیچے گلابی بیگ میں سے ایک چھوٹا کتا جھانک رہا تھا۔ پائیک جانتا تھا کہ کتا غلط وقت پر آواز نکالے گا اور لڑکی کو مروانے میں کردار ادا کرے گا۔
''سیف ہاؤس پر حملہ کرنے والے وہی لوگ تھے؟'' پائیک کھڑکی سے ہٹ گیا۔
''کچھ نہیں کہہ سکتے۔'' جواب ملا۔ ''لارکن نے والدین کو فون کیا اور واپس بیورلے ہلز پہنچ گئی۔ مسٹر بارکلے نے میری خدمات حاصل کیں۔ میں اسے لے کر ایک ہوٹل میں منتقل ہوگیا اور چند گھنٹوں میں وہ وہاں بھی پہنچ گئے۔''
''تینوں مرتبہ بسرعت انہوں نے لوکیشن تلاش کر لی؟''
''ہاں۔''
''FBI سے مخبری ہو رہی ہے۔'' پائیک نے فیصلہ سنایا۔
بڈ فلین کی پیشانی پر بل پڑ گئے...... گویا وہ بھی یہی سوچ رہا تھا لیکن کہنا نہیں چاہتا تھا۔
''مالی بو میں ایک مکان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کو وہاں لے جاؤ۔''
''FBI کا کیا کرو گے؟''
''ہٹ مین باس ہے۔ میں اُسے استعمال کروں گا۔''

"اسٹون نے ہمارے سیٹ اُپ کے بارے میں بتایا ہے؟"

بڈ فللین اُلجھن سے پائیک کو تک رہا تھا۔ "سیٹ اُپ؟"

"میں اب کنٹریکٹ نہیں کرتا۔ مجھ پر اس کا ایک احسان ہے۔ وہ اتارنا ہے۔" پائیک نے کہا۔

"لیکن تم بہت زیادہ کما سکتے ہو۔"

"میں کمانے کے لیے نہیں کر رہا ہوں۔"

"اگر تمہارا دل نہیں ہے تو میں نہیں چاہوں گا کہ......"

پائیک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "آفیسر فللین!"

بڈ تھم گیا۔ "او کے، لڑکی سے ملتے ہیں۔"

☆☆☆

وہ دونوں چرچ سے باہر نکلے تو لیموزین کے قریب گفتگو بند ہوگئی۔ "ہم تیار ہیں۔" قریب پہنچ کر بڈ فللین نے کہا۔ "لارکن یہ جو پائیک ہے۔ تمہیں اس کے ساتھ جانا ہے۔"

لڑکی نے چشمہ اتار کر پائیک کو نیچے سے اوپر تک یوں دیکھا جیسے خریداری کرتے وقت کسی چیز کو جانچا جاتا ہے۔ پائیک کے اندازے کے مطابق لڑکی چلبلی، نخریلی اور رنگیلی تھی۔ جو مرکزِ نگاہ رہنا پسند کرتی تھی۔ رہی سہی کسر دولت نے پوری کر دی تھی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ ایک خطرناک کام میں ہاتھ ڈال رہا ہے۔

"تم سمجھتے ہو کہ تم میری حفاظت کر سکتے ہو؟" وہ بولی۔

پائیک بھی اُسے ناپ تول رہا تھا۔

"یہ جواب نہیں دے رہا۔ پتھر ہے کیا؟"

پائیک نے لڑکی کا ذہن بنایا۔ "ہاں۔"

لارکن ہنسنے لگی۔

"میں تمہاری حفاظت کر سکتا ہوں۔" پائیک نے اطمینان سے کہا۔ لڑکی کی شوخی کم ہوگئی۔

سیاہ جیپ سے دو آدمی سامان نکال رہے تھے۔ ایک بیگ اور ایک پرس۔

"سیل فون، آئی پوڈ اور کوئی الیکٹرونکس کی چیز نہیں ہوگی۔" پائیک نے فیصلہ سنایا۔

"ڈیڈی مجھے اِن چیزوں کی ضرورت ہے۔" لارکن کا منہ بن گیا۔

کُتّے نے بھی آواز نکالی۔

"اس سے بھی جان چھڑاؤ۔" پائیک نے کہا۔

اس مرتبہ لارکن کے علاوہ گورڈن اور بارکلے بھی اس فرمائش سے متاثر نظر آئے۔

ایک گھنٹے بعد پائیک اور لارکن روانہ ہوگئے۔

☆☆☆

کول پرانی اسٹنگ رے کنورٹیبل کی پالش کر رہا تھا۔ جسم پر جم شارٹس اور ٹی شرٹ۔ گرے شرٹ پسینے اور دھبوں کی وجہ سے سیاہ پڑ گئی تھی۔ اس کا چھوٹا سا گھر ایک کھائی کے کنارے پر تھا۔ مقام ہالی ووڈ ہلز۔ ابھی اس کا کام ختم نہیں ہوا تھا کہ سبز رنگ کی لیکسس اس کے چوبی مکان کے قریب آ کے رکی۔ اس نے پائیک کو لڑکی کے ساتھ اترتے دیکھا۔ لڑکی کے بال اُلجھے ہوئے اور چہرے پر بڑا سا چشمہ تھا۔ وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔ پائیک نے پوری آستینوں والی قمیص پہنی ہوئی تھی۔ لمبی شارٹس زیب تن کرنا پائیک کی عادت کے برخلاف تھا۔ کول قریب آ گیا۔ پائیک نے منہ کھولا ہی تھا کہ کول بول پڑا۔

"تم میرے مہمان ہو اور مجھے گھر کی صفائی کرنی ہے۔" کول نے لڑکی کو دیکھا۔ "میرا نام ایلوس ہے...... ایلوس کول۔"

لڑکی کے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکراہٹ تھی۔ اس نے پائیک کو دیکھ کر انگوٹھا اوپر کیا۔ "اب ایک لاش کی میزبانی سے لطف اٹھانا پڑے گا۔"

گرین لیکسس دیکھ کر کول سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی سوشل وزٹ نہیں ہے۔ لڑکی کے تبصرے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ دولت کی خوشبو لڑکی کے جسم سے تپش کی طرح پھوٹ رہی تھی۔ کول لوگوں کو پڑھنا خوب جانتا تھا۔ وقت اور تجربے نے تصدیق کر دی تھی کہ وہ شاذ ہی غلطی کرتا تھا۔ اس کے خیال میں مصیبت بھی لڑکی ساتھ لائی تھی۔

"یہ لاش، تمہاری لاش نہیں گرنے دے گی۔" پائیک نے لارکن کے تبصرے کی تصحیح کی۔ "اندر چلتے ہیں۔"

کول ان کو لیونگ روم میں لے گیا۔ دونوں پرانے دوست تھے اور ماضی میں کئی خطرناک کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ رہے تھے۔

پائیک نے کہا۔ "یہ لارکن بارکلے ہے۔ فیڈرل انویسٹی گیشن کی گواہ۔ اس کو پروگرام میں رکھا گیا تھا۔ حفاظت کے پیشِ نظر لیکن بات نہیں بنی۔ لارکن شاور لے کر کچھ کھائے گی۔ اس دوران میں بتاتا ہوں کہ کیا کرنا ہے۔"

کول سمجھ گیا کہ پائیک لڑکی کے سامنے بات کرنے سے گریزاں ہے۔ لارکن کے لبوں پر مخصوص مسکراہٹ

مچلی۔ کول کے اندازے کے مطابق وہ اصل رنگ دکھانے والی تھی۔ وہ بولی۔

''پہلے میں کھا کیوں نہ لوں؟ ماسٹر پائیک کھانے ہی نہیں دیتے۔ ان کو صرف سیکس میں دلچسپی ہے۔''

کول نے جواباً کہا۔ ''پائیک میرے ساتھ بھی کچھ اسی طرح پیش آتا ہے۔ کچھ ایڈجسٹمنٹ کرلیں گے۔''

لارکن نے پلکیں جھپکانے کے بعد زوردار قہقہہ لگایا۔

کول نے کہا۔ ''میرا ایک نمبر اور تمہارا زیرو۔ اب جاؤ شاور لے لو۔''

لارکن اٹھلا کر اٹھ گئی۔

کول کچن میں گیا۔ پائیک نے لارکن کا بیگ لیا اور کچن میں چلا گیا۔ لارکن کا ڈرائیونگ لائسنس دیکھا اور دو کریڈٹ کارڈ۔

کول طعام کا بندوبست کررہا تھا۔

''میں کل پہلی بار لارکن سے ملا ہوں۔ بہت سی باتوں سے بےخبر ہوں۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی...... نیشنل کرائم انفارمیشن سینٹر کی فائل میں کوئی خاص بات نہیں۔ الیگزینڈر میش کی کرائم ہسٹری ہے۔''

کول خاموشی سے پائیک کی باتیں سن رہا تھا۔ مالی بو اور اینگل راک کی شوٹنگ کا ذکر ہوا تو کول نے زبان کھولی۔

''رکو، تم نے کسی کو مارا ہے؟''

''پانچ۔ گزشتہ رات دو اور آج صبح تین کو شوٹ کرنا پڑا۔''

''یعنی اب..... پولیس تمہارے پیچھے ہے؟''

''پتا نہیں۔ اگر ابھی یہ کام شروع نہیں ہوا تو جلد شروع ہو جائے گا۔ میری ایک گن اینگل راک پر ہی گر گئی تھی۔''

کول نے دوست کی آنکھوں میں دیکھا۔

''کیا یہ سیلف ڈیفنس نہیں ہے؟'' کول نے کہا۔ ''تم اپنی اور فیڈرل ڈفنس کی جان بچارہے تھے۔ FBI کو تمہارا ساتھ دینا چاہیے۔''

''مجھے نہیں معلوم۔ لیکن بڑا مسئلہ شوٹرز کا ہے۔ وہ لوکیشن تک کیسے پہنچ جاتے ہیں؟''

اب کول کی سمجھ میں آیا کہ کیوں پائیک لڑکی کے سامنے بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔ ''لارکن کے جاننے والوں میں کوئی مخبر ہے؟'' کول نے سوال کیا۔

پائیک کچھ دیر خاموش رہا۔ ''میش کو ڈھونڈو۔''

''کیا کرو گے؟''

''میں نے ذمّے داری لے لی ہے۔ بڈفلین اور FBI کو ایک طرف کردیا ہے۔ شوٹرز لارکن کی جائے مقام سے جب تک بےخبر ہیں، میں اس کی حفاظت کرسکتا ہوں۔''

''لیکن میش بہت ممکن ہے کہ کولمبیا واپس چلا گیا ہو۔''

''وہ پانچ مرتبہ قاتلانہ حملے کرچکا ہے۔ وہ اس کے خون کا پیاسا ہے۔ اس کیفیت میں وہ اسے زندہ چھوڑ کر کیوں واپس جائے گا۔ وہ امریکا میں ہی ہے۔'' پائیک نے حتمی انداز اختیار کیا۔

''کیا خیال ہے، لڑکی کی طرف سے کون خبریں دے رہا ہے؟''

''بڈفلین اس پر کام کررہا ہے۔ لیکن کس پر بھروسا کیا جائے۔ ہوسکتا ہے کہ خود بڈفلین کا کوئی آدمی ہو۔ ممکن ہے کہ FBI میں سے کوئی یا پھر لارکن کا حلقۂ احباب ملوث ہو۔'' پائیک نے جواب دے کر ایک پرچہ کول کے حوالے کیا۔ جس پر کچھ لکھا تھا۔ نئے فون کا نمبر بھی موجود تھا۔

پکوان کی خوشبو کچن سے نکل کر چھوٹے سے گھر میں پھیل گئی۔

''دیکھوں گا کہ میش کے بارے میں کیا کرسکتا ہوں؟'' کول نے کہا۔ ''فی الحال لارکن سے شروع کرتے ہیں۔ ممکن ہے، جتنا وہ سمجھ رہی ہے...... اس سے زیادہ جانتی ہو۔''

پائیک نے کہا۔ ''ہم یہاں رک نہیں سکتے۔ اگر نامعلوم دشمن مجھے جان گئے ہیں تو وہ تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔''

''اوکے، تو لارکن کو کھنگالنے کا کام تم خود کرو۔ میں میش کو دیکھتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی میں بڈفلین کے بارے میں بھی چھان بین کروں گا۔ یہ ضروری ہے۔'' کول نے عندیہ دیا۔

''جو تم مناسب سمجھو۔'' پائیک نے سر ہلایا اور اس وقت اس کے سیل فون نے آواز لگائی۔ پائیک کچن سے باہر نکل گیا۔

چند منٹ بعد لیونگ روم سے لارکن کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔ ''واہ......واہ...... کیا خوشبو ہے۔''

کول نے اس کی آنکھوں میں مخصوص سرخی دیکھی گویا وہ روتی رہی ہو۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کول اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً وہی چلبلی مسکراہٹ لارکن کے لبوں پر

کھیلنے لگی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ چند منٹ قبل وہ روتی رہی تھی۔ کول سوچ رہا تھا کہ یہ کڈ خود کو چھپانا جانتا ہے۔ پانچ قاتلانہ حملوں کے بعد بھی اس کا خوف زیرِ آب تھا۔

ٹیبل پر آ کے اس نے سینڈوچ کھولا۔ ”لاجواب، تم شیف ہو کیا؟ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں ویجی ٹیرین ہوں؟“

”مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے پائیک کی وجہ سے اس طرح بنائے۔ وہ ویجی ٹیرین ہے۔ گوشت اس کی جارحیت میں اضافہ کر دیتا ہے۔“

وہ ہنسنے لگی۔ کول نے اس کے لیے دل میں پسندیدگی محسوس کی۔ لارکن نے پائیک کی طرف دیکھا جو کھڑکی کے قریب موجود تھا۔

”وہ خاموش کیوں رہتا ہے؟“ لارکن نے سینڈوچ کا ٹکڑا چباتے ہوئے پوچھا۔

”ٹیلی پیتھی استعمال کرتا ہے۔ وہ تو دیواروں سے گزر جاتا ہے۔“ وہ مسکرائی اور سینڈوچ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

”اس نے میرے سامنے ایک آدمی کو گولی ماری تھی۔“

”ہاں، اس کو جو تمہیں گولی مارنا چاہتا تھا۔“ کول نے کہا۔

”وہ دھماکا...... وہ فلمی دھماکا نہیں تھا۔“

”میں سمجھتا ہوں۔“

”وہ مجھے ڈھونڈ رہے ہیں۔“ لارکن نے کہا۔

کول خاموش رہا۔

پائیک قریب آ کر بولا۔ ”چلو، نئی جگہ پر جانا ہے۔“

لارکن نے سینڈوچ کی طرف دیکھا۔ ”میں ابھی کھا رہی ہوں اور تم نے تو کھایا ہی نہیں۔“

”کار میں کھالیں گے۔“ پائیک نے جواب دیا۔

کول اُن دونوں کے پیچھے گیا۔ وہ خاموشی سے کار کو دور ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پوچھا نہ پائیک نے بتایا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ کول جانتا تھا کہ محفوظ مقام پر پہنچتے ہی پائیک کال کرے گا۔

☆☆☆

وہ کن سیٹ بولیوارڈ کے بعد ایکو لیک سے گزرے۔ شمال کی طرف مڑ کر ایکو پارک کی چھوٹی پہاڑیوں میں داخل ہو گئے۔ وہ ایک چھوٹے سے گرے رنگ کے مکان کے سامنے رکے۔ رئیل اسٹیٹ کا کام کرنے والے پائیک کے دوست نے چابی فرنٹ ڈور کے قریب گملے کے نیچے رکھی تھی۔

”چلو اور نگاہ سامنے رکھنا۔“ پائیک نے اترتے ہوئے لارکن کا بیگ اٹھالیا...... مکان صاف ستھرا لیکن فرنیچر پرانا تھا۔

”میں سوچ رہی تھی کہ میرے پاس کریڈٹ کارڈز ہیں، ہم کہیں بھی جا سکتے ہیں۔“ لارکن نے لیونگ روم میں پہنچ کر کہا۔

پائیک نے بیگ نیچے رکھ دیے۔ ”کوئی ایک بیڈ روم تم لے لو۔“ اس نے پورا مکان چیک کیا۔ کھڑکیوں کے شیڈ نیچے کر دیے۔ لارکن بیڈ روم کے بجائے اس کے پیچھے لگی رہی۔

”سنو، ہم گلف اسٹریم کے ذریعے سڈنی چلے جائیں گے۔ ڈیڈی کو کوئی اعتراض نہیں۔ وہاں ہمارا ایک خوب صورت اپارٹمنٹ ہے۔“

”ائرپورٹ پر تمہیں پہچان لیا جائے گا۔“ پائیک نے تجویز رد کر دی۔ ”کریڈٹ کارڈز کے استعمال کی فوراً نشاندہی ہو جاتی ہے۔ میں کار میں سے اپنی چند اشیا لے کر آتا ہوں۔ کھڑکی یا دروازے سے دور رہنا۔“

باہر لیکسس میں بیٹھ کر پائیک نے نئے فون کے ذریعے اپنے فون پر پیغامات چیک کیے۔ پانچ پیغام تھے۔ اوپر تلے تین پیغام بڈ فلین کے تھے۔ تینوں کا مفہوم یکساں تھا۔

”خدا کے لیے مجھے کال کرو۔ تم اس طرح لڑکی کو لے کر غائب نہیں ہو سکتے۔ وہ وفاقی گواہ ہے۔ جسٹس ڈپارٹمنٹ، ایف بی آئی کو ڈھونڈنے پر لگا دے گا۔ چوتھا پیغام بھی اسی کا تھا جو اس نے ایک گھنٹے بعد کیا تھا اور قدرے تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔

”مالی بو میں مارے جانے والوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایگل راک کی معلومات کل تک ملے گی۔ لاس اینجلس پولیس ڈپارٹمنٹ اور شیرف نے شوٹرز میں تم کو ملوث نہیں کیا۔ میں نے ڈان ہٹ مین سے بات کی تھی۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں حتیٰ الامکان مشکلات سے بچائے گا۔ لیکن تمہیں لازمی اُس سے رابطہ کرنا ہے اور مجھے کال کرو۔ میں اس کے ڈیڈی سے کیا کہوں۔ پائیک اگر تم زندہ ہو تو کال کرو۔“

آخری پیغام میں آواز خشک تھی۔ ”میں اسپیشل ایجنٹ ڈان ہٹ مین، جسٹس ڈپارٹمنٹ سے بات کر رہا

ہوں۔ مسٹر پائیک اس نمبر پر مجھے کال کرو۔‘‘
پائیک، بڈفلین کی اس بات پر حیران تھا کہ مالی بو میں کوئی بھی شناخت نہیں کیا جاسکا۔ کوئی بھی پہچان لیا جاتا تو میش تک پہنچنے کی راہ ہموار ہو جاتی۔ یعنی وہ پوری طرح اندھیرے میں تھا اور ایسی تاریکی اس کے لیے چسکا تھی۔ پائیک نے مکان کا چکر کاٹ کر کھڑکیوں کو دیکھا اور فرنٹ سے واپس اندر چلا گیا۔
لارکن لیونگ روم میں نہیں تھی۔ آوازیں بتارہی تھیں کہ وہ کچن میں ہے۔ وہ شرٹ اتار کر کرسی پر بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا۔ وہ کچن سے لیونگ روم میں آئی تو اسے پائیک کی موجودگی کا احساس ہوا۔ جھٹکا سا لگا۔ ہاتھ میں بوتل سے پانی چھلکا۔
’’تم نے ڈرا دیا۔‘‘
’’سوری۔‘‘
’’انسان نہیں بلی کی طرح اندر آئے ہو۔‘‘ وہ بولی۔
’’بلا۔‘‘ پائیک نے سنجیدگی سے کہا۔
’’اوہ...... ہو...... تو مذاق بھی کرلیتے ہو، میں سمجھی تھی کہ تمہیں تو بولنا ہی نہیں آتا۔‘‘ وہ اشتعال انگیز انداز میں کرسی پر بیٹھی اور ٹانگیں اٹھا کر کافی ٹیبل پر رکھ دیں۔ ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ تھی۔
’’ڈان ہٹ مین کون ہے؟‘‘ پائیک نے استفسار کیا۔
مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ ’’اس وقت اس بارے میں، میں بات نہیں کرنا چاہتی۔‘‘
’’مجھے معلومات کی ضرورت ہے۔ اُس نے مجھے کال کی تھی۔‘‘
لارکن نے ٹانگیں نیچے کرلیں۔ ’’سرکاری آدمی ہے۔ وہ اور کیون بلانچیٹ دونوں وکیل ہیں۔‘‘
’’اور کچھ؟‘‘
’’میں تمہیں اور ان کو نہیں جانتی۔ میں میش اور کنگ کو نہیں جانتی۔ منی لانڈرنگ کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ میں تو صرف مدد کرنا چاہتی تھی۔ یہ میری زندگی کے ساتھ کیا ہوگیا؟‘‘ اس کی آنکھوں میں نمی کی چمک دکھائی دی۔ ’’اور میں نے صرف کنگ کو پہچانا تھا۔ یہ میش کیسے درمیان آگیا؟‘‘
’’سب ٹھیک ہوجائے گا۔ تم خود کو محفوظ خیال کرو۔‘‘
آنکھوں کی نمی آنسو بن کر رخساروں پر پھسل گئی۔
’’میں بہت خوف زدہ ہوں۔‘‘
پائیک اٹھ کر اس کے قریب چلا گیا اور ہاتھ نرمی سے اس کے شانے پر رکھ دیا۔ لارکن نے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔ پائیک خاموش تھا۔ اس کا شانہ سہلا رہا تھا۔ اچانک وہ اٹھی ننگے پاؤں بھاگتی ہوئی اپنے بیڈروم میں چلی گئی۔ دروازہ بند ہوگیا۔
☆☆☆
ایکو پارک والے مکان میں ساڑھے پانچ بجے روشنی نے جھلک دکھائی شروع کی۔ پائیک پہلے ہی نہا دھو کر تیار ہو چکا تھا۔ وہ لیونگ روم میں کھڑا تھا۔ وہاں سے مکان کی پوری لمبائی اس کی نظر میں تھی۔ فرنٹ ڈور سے کچن اور کچن سے بیک ڈور۔ دونوں بیڈرومز اور باتھ روم کا دروازہ بھی نگاہ کی دسترس میں تھا۔ وہ مذکورہ اسپاٹ پر ایک گھنٹے کھڑا رہا تھا۔ ساری رات وقفوں کے ساتھ وہ بہت کم سویا تھا۔ جاگتے لمحوں میں اس کی قوتِ سماعت عروج پر ہوتی۔ وہ تاریکی میں گھوم پھر کر آوازوں پر کان لگاتا۔ مکان بھی زندگی رکھتے ہیں۔ جب سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے تو درست آوازیں آتی ہیں۔ مختلف اور مدھم۔ اجنبی آواز اس درستگی کو توڑ دیتی ہے۔
چھ بجے سے کچھ پہلے وہ اپنے کمرے سے نکل کر باتھ روم میں چلی گئی۔ پائیک بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ وہ باتھ روم سے نکلی تو پائیک کو دیکھا۔
’’تم اندھیرے میں بھی سن گلاسز لگاتے ہو؟‘‘
پائیک نے جواب نہیں دیا۔
’’تم کیا کررہے ہو؟‘‘
’’کھڑا ہوں۔‘‘
’’میں مجھی لیٹے ہو۔‘‘ اس نے طنز کیا۔
پائیک نے کوئی ردِعمل نہیں دکھایا۔ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ چھ بج کر دو منٹ پر پائیک کا نیا سیل فون تھرتھرایا۔ پائیک نے دیکھا روِنی کی کال تھی۔
’’یس۔‘‘
’’بارہ منٹ قبل تمہاری رہائش گاہ کا الارم بولا تھا۔‘‘
’’تم نے کیا بتایا؟‘‘
’’وہی جو بتاتا تھا۔ وہ الارم ری سیٹ کردیں گے۔ کیا میں بھی چکر لگاؤں؟‘‘
’’نہیں۔ میں دیکھ لوں گا۔‘‘ پائیک نے جواب دیا اور فون بند کردیا۔ پائیک پہلے ہی اندازہ لگا چکا تھا۔ صرف وقت کی بات تھی کہ وہ کتنی دیر میں وہاں پہنچتے ہیں۔ یعنی نام اور پتا اُن کو مل گیا۔ اب وہ اسے تلاش کریں گے۔ یہ خبر کافی کچھ بتا گئی۔ خبریں دینے والے لڑکی کی طرف سے تھے۔ بڈ
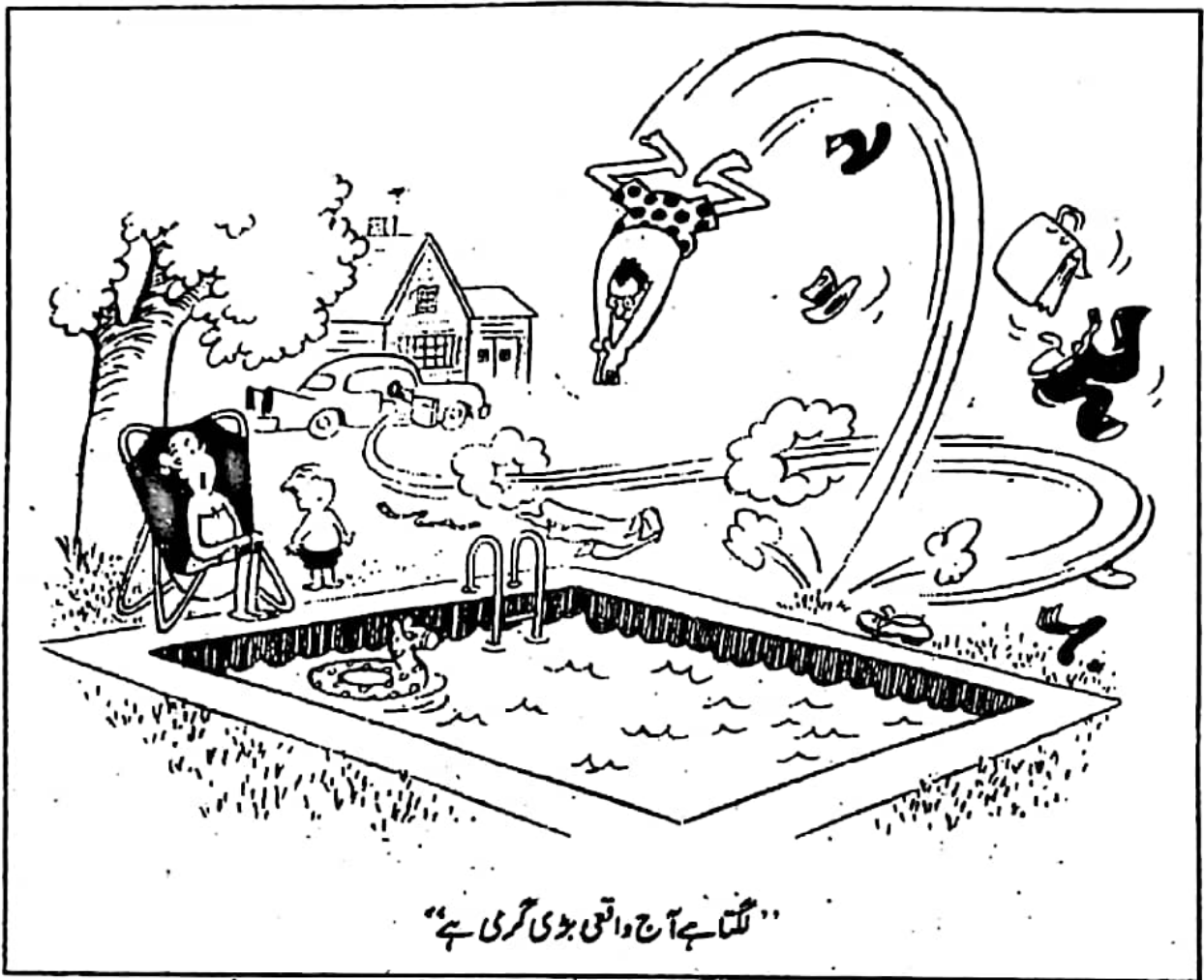
''لگتا ہے آج واقعی بڑی گرمی ہے''

فللین یا خود جان اسٹون۔ پائیک نے دونوں کو دائرے سے باہر کر دیا تھا...... ٹھیک کیا تھا۔ دوبارہ آنے کے امکانات موجود تھے۔ آپریشن کا سائز کیا ہوگا اور مہارت کیسی ہوگی۔ پتا لگ جائے گا۔ دشمن کو جاننا بہت ضروری ہے۔ فی الحال اسے لڑکی کے ساتھ رہنا تھا۔ رات گزر گئی اور لڑکی زندہ تھی۔ پائیک نے اپنا کام کر دیا تھا۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی تھا۔

☆☆☆

چھ بجے کے قریب کول کا فون بول اٹھا۔

''ہیلو؟''

''کچھ دیر پہلے شوٹرز میری رہائش گاہ پر آئے تھے۔'' پائیک کی آواز تھی۔ بس۔ کلاسک کال تھی۔ وہ کہاں ہے...... کیا کر رہا ہے...... کچھ نہیں۔ یہ بتا کر اس نے فون بند کر دیا تھا۔

کول نے غسل کے بعد کافی بنائی۔ گن سیف سے اعشاریہ اڑتیس نکالا اور وہ مواد لے کر بیٹھ گیا جو بڈ فللین نے پائیک کو دیا تھا۔ اس نے پڑھنا شروع کیا۔ تاہم اس سے پہلے وہ ہاتھا یوگا کو نہیں بھولا تھا۔ اس نے انٹرنیٹ سے بھی مواد اٹھایا۔ جارج کنگ رئیل اسٹیٹ ڈیولپر تھا۔ تعلق اورنج کاؤنٹی سے تھا۔ اس نے کیریئر کا آغاز ایک مکان کی تعمیر سے کیا تھا۔ رقم سسرال سے ادھار لی تھی۔ مکان منافع میں فروخت ہوا۔ پھر تین مزید اور اس کے بعد چھوٹے اسٹرپ مالز...... شاپنگ سینٹرز، رہائشی ہاؤسنگ، ہائی رائز کمرشل آفس...... کیلی فورنیا، ایری زونا اور نیواڈا...... کہیں کوئی غلط یا غیر قانونی کام کا اشارہ نہیں ملا۔ میش کے بارے میں انٹرنیٹ پر کچھ نہیں تھا۔ این سی آئی سی کی فائل جو پائیک نے دی تھی، اس کی آخری انٹری چھ سال پرانی تھی۔ جس کے مطابق وہ بوگوٹا، کولمبیا میں تھا۔

میش کا مجرمانہ کیریئر بیس برس پر محیط تھا۔ دو چارج فرسٹ ڈگری مرڈر کے تھے۔ سات مرتبہ متنازعہ طور پر قتل میں ملوث تھا۔ سولہ مرتبہ فراڈ کے الزامات تھے۔ یہ سب اس نے کولوراڈو میں کیے تھے۔ علاوہ ازیں اس نے ایک ٹرک ڈرائیور اور اس کی بیوی کو قتل کیا۔ اس بات کی کہیں وضاحت نہیں تھی کہ گھریلو مجرم ساؤتھ امریکا کے ڈرگ لارڈز کا مالی کھلاڑی کیسے بنا۔ کول کو فکر بھی نہیں تھی۔ اسے میش کو تلاش کرنا تھا اور میش لاس اینجلس میں تھا۔

کول نے ان تمام مجرموں کی فہرست تیار کی جن کا تعلق لاس اینجلس سے تھا۔ اور میش ان میں سے کس کس

سے رابطے میں رہا۔ دوست، فیملی ممبرز، گینگ کے اراکین وغیرہ۔ لیکن وہ مطلوبہ کنکشن نکالنے میں ناکام رہا۔ سب کا تعلق ڈینور سے تھا۔ اب اسے کوشش کرنی تھی کہ ڈینور میں سے کسی کا تعلق لاس اینجلس میں مل جائے۔

اچانک ڈوربیل نے اسے چوکنا کردیا۔ کول نے گن عقب کی جانب پتلون میں اُڑسی اور دروازے کی طرف گیا۔ پیپ ہول سے اس نے جھانک کر دیکھا۔ باہر دو آدمی موجود تھے۔ فش آئی لینس کے ذریعے انہوں نے چہرے کے تاثرات بدلنے کی کوشش کی تھی۔ سامنے والے آدمی کے بال براؤن تھے۔ اس کے عقب میں موجود آدمی کا رنگ سیاہ تھا۔ وہ دراز قامت تھا۔ اس نے چہرے پر تاریک چشمہ لگایا ہوا تھا۔ کول نے دروازہ کھول دیا۔

سامنے والے نے سوال کیا۔ ''ایلوس کول؟''

''وہ آسٹریا گیا ہے۔ کوئی پیغام ہے تو چھوڑ دو۔''

اس آدمی نے سیاہ چرمی بیج دکھایا۔ جس کی آئی ڈی کہہ رہی تھی کہ وہ اسپیشل ایجنٹ ڈونالڈ پٹ مین ہے۔ ''چند باتیں کرنی ہیں۔''

☆☆☆

ایکو پارک میں صبح کی چہل پہل شروع ہوگئی تھی۔ پائیک کافی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب اس کا سیل فون تھرتھرایا۔ کول کی آواز تھی۔

''بات ہوسکتی ہے؟''

پائیک نے لڑکی کے بیڈروم کی طرف دیکھا جو بند تھا۔

''یس۔'' وہ بولا۔

''جسٹس ڈپارٹمنٹ سے دو ایجنٹس وارد ہوئے تھے۔ ڈونالڈ پٹ مین اور کیون بلانچیٹ۔ ان کے پاس تمہاری گن تھی۔ کیا چل رہا ہے، انہوں نے نہیں پوچھا۔ میں نے تمہیں دیکھا ہے، انہوں نے نہیں پوچھا۔ بس انہوں نے تمہاری گن میرے حوالے کی اور کہا کہ وہ خود دیکھ لیں گے۔''

''غالباً تم اپنے گھر سے بات نہیں کر رہے ہو؟''

''نہیں، میں گھر سے فاصلے پر ہوں۔'' کول نے جواب دیا۔

''اوکے۔''

''پٹ مین نے کہا تھا کہ اگر میری تم سے بات ہو تو میں تم سے کہوں کہ اُن کو کال کرو۔ تمہاری گن اعتماد اور بھروسے کی علامت ہے۔ اگر تم نے کال نہیں کی تو یہ بھروسا ٹوٹ جائے گا اور تعاون ختم۔''

''میں سمجھ گیا۔''

''ایک اور بات، ریکارڈ کے مطابق میش کا لاس اینجلس سے کوئی ربط نہیں ملا۔ اس تک پہنچنے کے لیے کوئی اور طریقہ استعمال کرنا پڑے گا۔''

''لارکن کے بارے میں بتاؤ۔''

''وہ مالدار ہے، مشہور ہے۔ ہر وقت میگزینز اور ٹیبلوائڈ میں رہتی ہے۔ کلبز میں دیوانی ہو جاتی ہے۔ اُسے مرکزِ نگاہ رہنا پسند ہے۔ اس کے باپ نے ایک ایمپائر اس کے لیے چھوڑی ہے۔ یورپ میں دو ہوٹلوں کی چین، چند ائرلائنز، آئل فیلڈ اِن کینیڈا، لارکن کی مالی حیثیت چھ بلین سے زیادہ ہے۔''

پائیک سوچ رہا تھا کہ وہ دونوں کول کے گھر کیوں گئے، وہ بھی گن کے ساتھ؟ ''کیا تم بڈفلین کے گھر کا پتا نکال سکتے ہو؟''

''میں دنیا کا عظیم سراغ رساں نہیں ہوں یا ہوں؟''

''عظیم سے ذرا نیچے ہو۔ میں لارکن کو ساتھ نہیں رکھ سکتا اور نہ اسے اکیلا چھوڑ سکتا ہوں۔ کیا تم اس کے ساتھ رک سکتے ہو؟'' پائیک نے سوال کیا۔

''ہاٹ، رِچ، خوب صورت اور جوان...... مشکل کام ہے۔ خیر سنبھال لوں گا۔'' کول نے کہا۔

پائیک نے بات ختم کر کے بڈفلین کا نمبر ملایا۔ تیسری گھنٹی پر اس کی خمار آلود آواز آئی۔

''صبح کے ساڑھے سات بج رہے ہیں اور تم سو رہے ہو؟''

اس وقت لارکن کے بیڈروم کا دروازہ کھلا۔ وہ مختصر لباس میں تھی۔ بیڈروم سے نکل کر باتھ روم میں چلی گئی۔

''تم مجھے مار دو گے۔'' بڈفلین کی آواز آئی۔ ''خدا کے لیے فون کرو۔''

پائیک مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ ''کر تو رہا ہوں؟''

''میرا مطلب ہے کہ تم کہاں ہو؟''

''ہم اچھی جگہ پر ہیں۔ لیکن ہر کوئی پریشان کیوں ہے؟'' پائیک نے اُسے چھیڑا۔

''تم اس طرح غائب نہیں ہو سکتے۔ FBI والے آئے تھے۔''

''کتنے لوگ جانتے ہیں کہ لارکن میرے ساتھ ہے۔ کسی نے آج صبح میرے گھر پر چڑھائی کی تھی۔ بڈفلین خبریں کون دے رہا ہے۔ میری بات سمجھ رہے ہو؟''

''میں سمجھ رہا ہوں۔'' اس نے غیر یقینی انداز میں کہا۔ ''لیکن یہاں پانچ لاشوں کا معاملہ ہے۔''

''میں اور لارکن تم سے ملیں گے۔ لیکن اس کے ڈیڈی اور ایف بی آئی کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔ اکیلے آنا۔ ہم کوئی حل نکالتے ہیں۔''

''کہاں؟''

''سب وے اسٹاپ، یونیورسل سٹی...... دوپہر میں۔ تمہاری گاڑی کون سی ہوگی؟''

''سلور بیمر۔''

''شمالی لاٹ میں پارک کرنا۔ کار میں بیٹھے رہنا جب تک میں کال نہ کروں۔'' پائیک نے ہدایت دی اور فون بند کر دیا۔ لارکن کچن سے باہر آئی۔ ''تیاری کرو، ہم بڈفلین سے ملنے جارہے ہیں۔''

''میرا خیال ہے کہ ہم یہاں محفوظ ہیں۔'' وہ بولی۔

''ہاں، ہیں۔ لیکن صورتِ حال ضروری نہیں مستقل رہے۔ وہ کتوں کے مانند بُو سونگھتے پھر رہے ہیں۔ ہر رات دھاوا بولتے ہیں۔ یہ پہلی رات تھی کہ وہ ناکام رہے۔''

☆☆☆

پائیک اُسے یونیورسل نہیں لے گیا۔ لارکن سوچ رہی تھی کہ دوپہر تو دور ہے...... ان کے نکلتے نکلتے کول کا فون آیا۔ کال بڈفلین کے گھریلو پتے کے بارے میں تھی۔ وہ ہل کریسٹ کنٹری کلب کے جنوب میں رہائش پذیر تھا۔

''ہم کہاں جارہے ہیں؟''

''تم کار میں رہو گی۔ میں اس سے بات کروں گا۔''

پائیک بڈفلین کے گھر کے قریب تھا۔ گاڑی اس نے اس طرح کھڑی کی کہ فرنٹ ڈور سے لارکن پر نظر رکھ سکے۔ فرنٹ ڈور پر وہ اس طرح کھڑا ہوا کہ کھڑکیوں سے کوئی اسے دیکھ نہ سکے۔ اس نے سیل فون نکال کر نمبر ملایا۔

''کہاں ہو تم؟'' بڈفلین نے اس کی آواز پہچان لی۔

''تمہارے دروازے پر۔'' پائیک نے جواب دیا۔

''تم نے تو کہا تھا......''

''غلط کہا تھا۔''

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔ بڈفلین نے پائیک پھر اس کے کندھے پر سے کار میں بیٹھی لارکن کو دیکھا۔ وہ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

''تم نے سوچا ہوگا کہ میں نے یونیورسل پر تمہارے لیے جال بچھا دیا ہے۔'' بڈفلین نے منہ بنایا۔ ''تمہارے خیال میں تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔ تمہیں پتا نہیں ہے میں کس مصیبت میں ہوں؟''

''میں یہ دکھانے آیا ہوں کہ وہ زندہ ہے۔ ڈیڈی کو بتا دینا۔''

بڈفلین مزید بدمزہ ہوگیا۔ ''یہ صرف لڑکی کا سوال نہیں ہے۔ دو دن میں تم نے پانچ لاشیں گرا دی ہیں۔ سوچا ہے کہ پٹ مین LAPD کو کیا بتا سکتا ہے۔ تم نے فیڈرل وِٹنس کی حفاظت کے لیے یہ کیا، ٹھیک ہے...... لیکن کیا نارتھ ایسٹ ہوی سائڈ اسے نظرانداز کر دے گی؟''

جب تک لارکن خطرے میں تھی پائیک کو پروا نہیں تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بڈفلین کو خبر ہے کہ پٹ مین نے گن واپس کر دی ہے۔ اگر اس کے علم میں نہیں ہے تو پٹ مین نے اسے کیوں نہیں بتایا۔

''پٹ مین نے کہا ہے کہ اگر تم نہیں آئے تو وہ اغوا کا وارنٹ جاری کرے گا۔''

پائیک مسکرایا اور بڈفلین کا چہرہ سرخ ہوگیا۔

''میں جانتا ہوں کہ یہ بکواس ہے۔'' وہ بولا۔ ''لیکن تم کہاں گھومتے پھر رہے ہو، کیا ہو رہا ہے، کوئی نہیں جانتا۔ FBI مجھ پر شک کر رہی ہے اور انہوں نے اس کا اظہار لڑکی کے باپ سے بھی کر دیا ہے۔ بارکلے مجھے ہی ایک طرف کرنے والا ہے۔''

''بڈ، مجھے بتاؤ کہ وہ تمہارے پاس محفوظ ہے یا میرے پاس؟''

''میں نے اپنا ذاتی ریکارڈ ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کو دکھا دیا ہے۔ مسٹر بارکلے نے پٹ مین کے لیے دروازہ کھلا رکھا ہے۔ وہ بارکلے کے اسٹاف کی ہر چیز چیک کر چکا ہے۔ یعنی ہم نے ہر ممکن ''لیک'' پر پلگ لگا دیا ہے۔''

''لیکن پٹ مین کو کون چیک کر رہا ہے؟''

بڈفلین نے پلکیں جھپکائیں اور سر کو نفی میں ہلایا۔

''آخر تم چاہتے کیا ہو؟''

''مجھے جو ذمے داری دی گئی ہے، اسے نبھاؤں گا اور اس کے لیے مجھے میش تک پہنچنا ہے۔''

''میں اس میں ملوث نہیں ہونا چاہتا۔'' بڈفلین نے کہا۔

''میرے پاس صرف دو راستے ہیں۔ اول سردخانے میں پڑی لاشیں اور کنگ۔ اگر کنگ کا بزنس اس کے ساتھ ہے تو غالب امکان ہے کہ اسے پتا ہو کہ میش کہاں ٹھہرا ہوا ہے اور کیسے اُس تک پہنچا جاسکتا ہے۔''

''اس کا کوئی سراغ نہیں۔ پٹ مین نے تمام تر وسائل جھونک دیے ہیں۔''

''ایسی صورت میں لاشوں سے ہی معلوم کرنا پڑے گا، کیا کہتے ہو؟'' پائیک بولا۔

''میں چابیاں لاتا ہوں؟'' بڈفللین نے عندیہ دیا۔

وہ اندر سے چابیاں لایا اور اپنی کار کی طرف گیا۔ پائیک اس کے پیچھے تھا۔ بڈفللین نے ٹرنک کھولا۔ پائیک نے وہی بریف کیس دیکھا جو اس نے ریگستان میں دیکھا تھا۔ بڈفللین نے تین تصاویر نکالیں۔ بارکلے ہاؤس پر حملہ ہوا تھا جب سیکیورٹی نے یہ تصاویر لی تھیں۔ بڈفللین نے تصاویر پائیک کے حوالے کیں۔ تین تصاویر تھیں۔

''کون ہیں یہ؟'' پائیک نے بغور تصاویر کا جائزہ لیا۔

''پتا نہیں۔ ہم پانچوں کو شناخت نہیں کر سکے۔ ان میں سے کوئی بھی سسٹم میں نہیں ہے۔''

سمجھ سے بالاتر ہے۔ پائیک سوچ رہا تھا۔ مرڈر کے لیے آپ جسے ہائر کرتے ہو، اس کا مجرمانہ ریکارڈ ہوتا ہے۔ لائیو اسکین سسٹم، فنگر پرنٹس، پھر ان کا موازنہ کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ سے کیا جاتا ہے۔ NCIC فائلز۔ اگر ملزم یا مجرم کبھی گرفتار ہوا ہے تو بھی اس کا ریکارڈ مل جاتا ہے۔

''دال میں کالا ہے۔'' پائیک نے تبصرہ کیا۔ ''کوئی ID یا والٹ؟''

''نہیں، کچھ بھی نہیں۔'' بڈفللین نے ٹرنک بند کر دیا اور لارکن کی طرف دیکھا۔ ''اسے تم پٹ مین کے حوالے کر دو۔ تمہاری مرضی ہے۔ اگرچہ مجھے بھروسا ہے کہ لڑکی تمہارے پاس محفوظ ہے۔'' بڈفللین کہہ کر چل دیا۔ پائیک نے لیکسس کا رخ کیا۔

پائیک اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ لارکن نے کہا۔ ''وہ اچھا آدمی ہے۔''

''وہ اچھا آفیسر تھا۔'' پائیک نے مبہم جواب دیا۔

''اس نے میرے پاپا سے کہا تھا کہ تم ایک بہترین جوان آفیسر تھے جس کے ساتھ اس نے کام کیا۔''

☆☆☆

پائیک اور چارلی گرسین پہلی صف میں بیٹھے تھے۔ ریمپرٹ ڈویژن پولیس اسٹیشن کی رول کال تھی۔ کام کا پہلا دن تھا۔ انہوں نے لاس اینجلس پولیس اکیڈمی سے گریجویشن کیا تھا۔ پروبیشنری حیثیت میں یہ کیریئر کا آغاز تھا۔ ایسے پولیس آفیسرز کو ''بوٹس'' کہا جاتا تھا۔ اگلے سال وہ تجربہ کار آفیسرز میں شامل ہو جاتے۔ جنہیں P-III کہا جاتا تھا۔ پہلا دن تھا۔ ٹیچر کون ہوگا۔ سینئرز کے ساتھ ان کا تعارف کرایا گیا۔ پائیک سب سے کم بولتا تھا...... کیلی لیونڈر رواچ کمانڈر تھا۔

''او کے، ہمارے ساتھ چند نئے آفیسرز ہیں۔'' اس نے پہلے اپنا تعارف کرایا پھر چارلی کو اشارہ کیا۔ چارلی کھڑا ہو گیا۔ تعارفی کلمات میں اس کا آخری جملہ تھا۔ ''میں بہترین بننا چاہتا تھا، اسی لیے آج یہاں ہوں۔'' وہ بیٹھ گیا۔

...... کیلی نے پائیک کو دیکھا۔

پائیک نے کالج کا ذکر کیا نہ فیملی کا۔ اس کے لیے یہ بے معنی تھا۔ اہم بات یہ تھی کہ آفیسر وقت پڑنے پر کیا کر سکتا ہے۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ وہاں موجود آفیسرز ہر رنگ اور عمر کے تھے۔ اکثر کے چہروں پر بوریت تھی۔ پائیک نے نوٹ کیا آستین کی پٹیاں بتا رہی تھیں کہ ان میں دو P-III تھے۔

''میرا نام جو پائیک ہے۔ غیر شادی شدہ ہوں۔ مرین میں دو کومبٹ ٹورز کر چکا ہوں۔ میں قائل ہوں کہ ''حفاظت کرو اور خدمت کرو'' اسی لیے یہاں ہوں۔ وہ بیٹھ گیا۔ تالیوں کی گونج سنائی دی لیکن پچھلی صف میں کسی کے ہنسنے کی آواز آئی۔

''ہمیں ایک کلنٹ ایسٹ ووڈ مل گیا ہے جو بہت کم بولتا ہے۔''

کیلی لیونڈر نے کہا۔ ''آفیسر پائیک پروگرام کے تحت تمہارے پاس ایک منٹ ایک سیکنڈ تھا اور تم نے چالیس سیکنڈ خرچ کیے۔ میرا خیال ہے کہ تم چالیس سیکنڈ میں مزید کچھ بتا سکتے ہو۔''

پائیک دوبارہ کھڑا ہو گیا۔ ''میں کوالیفائڈ اسنائپر ہوں۔ فورس ریکن میں خدمات انجام دیں۔ ہنٹر، کلر ٹیمز اور ٹارگٹ مشن۔ تائی کوانڈو میں بلیک بیلٹ، کنگ فو، ونگ چن اور جوڈو۔'' پائیک پھر بیٹھ گیا۔

ہال میں سناٹا تھا۔ کسی نے تالی نہیں بجائی۔

لیونڈر نے رول کال کے اختتام کا اعلان کیا۔ ایک P-III سیدھا پائیک کی طرف آیا اور ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''آفیسر پائیک تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ میرا نام بڈفللین ہے۔ پہلے دو مہینے تک میں تمہاری تربیت کروں گا۔''

''یس سر۔''

''تم مجھے آفیسر بڈفللین کہہ سکتے ہو یا پھر سر۔ اور میں تمہیں آفیسر پائیک یا بوٹ پکاروں گا۔''

''یس سر۔''

''اپنا سامان لو اور چلو۔''

☆☆☆

وہ دونوں آفیسر ہڈ فلین کی کیپرائس میں تھے۔

''اکیڈمی تم کو اسٹیٹس اور طریقہ کار کے بارے میں بتائے گی۔ لیکن میں تمہیں دو اہم ترین اسباق سکھاؤں گا۔ پہلا سبق: لوگوں کو کیسے پڑھا جاتا ہے۔ تم سیکھو گے کہ سچ میں سے جھوٹ کیسے برآمد کرنا ہے۔ مزید یہ کہ سچ کا اندازہ کیسے لگانا ہے جبکہ سب جھوٹ ہی جھوٹ ہو۔ اس کے بعد ہی تم انصاف کر سکو گے۔''

''یس سر۔''

''کوئی سوال؟''

''دوسرا سبق کیا ہے؟''

''تم کو سیکھنا ہے کہ ان لوگوں سے نفرت نہیں کرنی۔ تمہیں بدمعاش، بدتمیز افراد کا سامنا بھی ہو گا۔ لیکن درحقیقت یہ اتنے بُرے نہیں ہوتے۔ لہٰذا پہلے سبق کے مطابق اندازہ لگانا تمہارا کام ہے۔''

فلین نے گاڑی کا ٹرنک بند کیا۔ ''اب یہ بتاؤ جب تم نے کہا کہ تم آفیسر بننا چاہتے تھے۔ اس وقت تم نے LAPD کا موٹو دہرایا تھا۔ ''حفاظت اور خدمت''۔ کیوں؟''

''بہت سے لوگ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ انہیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔''

''اور یہ تم کرو گے؟ کراٹے اور کنگ فو سے؟''

پائیک نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تمہیں فائٹ کرنا پسند ہے؟''

''پسند ہے اور نہیں بھی۔ ضرورت پڑ جائے تو پسند ہے۔''

''ہمارا کام لڑنا بھڑنا نہیں ہے۔'' فلین بولا۔ ''ایسا کرنے کا چانس ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ اگر تم نے یہ رویہ اپنایا تو جلد باہر ہو جاؤ گے۔ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے؟''

''یس سر۔'' پائیک نے یہ نہیں بتایا کہ ایسا اس کے باپ نے کیا تھا۔

''فائر کرنے کا مطلب ہے کہ ہم ناکام ہو گئے۔ کیا سمجھے؟''

''نو سر۔'' پہلی بار پائیک نے نہیں کہا۔

''کیا مطلب؟''

''بعض اوقات ہمارے پاس دوسرا راستہ نہیں

خاموشی

پوری محفل بات چیت اور بحث و مباحثے کی رزم گاہ بنی ہوئی تھی لیکن ان میں چند ایسے بھی تھے جنھوں نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ بولنے والوں نے ان کا مذاق اڑایا۔ ''صاحبان اس محفل میں چند گونگے بھی آ گئے ہیں، ان کی خاموشی نے اس باغ و بہار محفل میں قدرے بدمزگی اور بوریت سی پیدا کر دی ہے۔''

ایک کم گو نے محفل میں پہلی بار زبان کھولی اور بولا ''حضرات! ان صاحب کا فرمانا بجا، جواب میں، میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ خاموشی سے خرابیاں نہیں پیدا ہوتیں اور اگر کہیں پیدا ہو بھی جائیں تو ان کا تدارک آسان ہوتا ہے مگر گفتگو اور زیادہ بولنے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا تدارک مشکل ہوتا ہے۔'' پھر حاضرینِ محفل سے سوال کیا۔ ''کیا آپ نے پانی سے بھری ہوئی مشک دیکھی ہے۔''

حاضرین میں سے چند آوازیں بلند: وئیں۔ ''ہاں دیکھی ہے۔''

اس شخص نے کہا۔ ''تب پھر آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ مشک کا منہ باندھ کر ہی اس کا پانی روکا جاتا ہے۔''

حسنین میمن......حیدرآباد

سیر کو سوا سیر

''دیکھو میرا کیا حال ہے۔ ساڑی ہے تو اس میں بارڈر نہیں ہے، سرخی ہے تو پاؤڈر نہیں ہے، ڈبیا ہے تو کاجل نہیں ہے۔'' بیوی نے اپنے شوہر کے سامنے اپنا دکھڑا رو دیا۔

''بیگم تم ٹھیک کہتی ہو، میرا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے ......مثلاً جیب ہے تو پیسا نہیں ہے۔'' شوہر نے بڑی معصومیت سے کہا۔

مسیحا

اسپتال میں ایک مریض نے اپنی بلا کی دل کش نرس کے جانے کے بعد ڈاکٹر سے کہا۔ ''بہت ہی اچھی نرس ہے۔ اس کے ہاتھ کے ایک لمس سے ہی میرا بخار کافور ہو گیا۔''

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ ''ہمیں پتا ہے برآمدے کے آخر تک اس کے تھپڑ کی صاف آواز آئی تھی۔''

صابر فیاض......حیدرآباد

ہوتا۔‘‘

فلین کے حلق سے ڈکار جیسی آواز نکلی۔ وہ پائیک کو گھور رہا تھا۔ دونوں کچھ دیر خاموشی سے ایک دوسرے کو تولتے رہے پھر فلین نے کہا۔ ’’تو تم اس طرح لوگوں کی حفاظت کرو گے؟‘‘

’’مجھے بدمعاش پسند نہیں ہیں۔‘‘ پائیک نے کہا۔

’’تو تم اُن کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہو، آفیسر بن کر؟‘‘

’’یس۔‘‘

’’تم بولتے کم ہو؟‘‘

’’یس سر۔‘‘

☆☆☆

فلین نے ڈویژن کا مکمل وزٹ کرایا۔ اس دوران اس نے پائیک کو ریڈیو پروسیجر کے بارے میں سمجھایا۔ نیز ڈسپیچر کے ساتھ کیسے رابطہ استوار رکھا جاتا ہے۔ پھر اس نے ڈسپیچر سے کہا کہ وہ کالز اٹھانا شروع کرے۔ یہ سلسلہ دو گھنٹے جاری رہا۔ اس دوران پائیک نے کار چُرانے کی رپورٹ سنی، ایک دکان کو لوٹا گیا، ایک آدمی نے رپورٹ دی کہ جب وہ کام سے گھر واپس آیا تو گھر میں جھاڑو پھر چکی تھی...... ہر مجرمانہ سرگرمی کا انہوں نے جواب دیا۔

دو گھنٹے بعد وہ نکلے تو ان کا رخ بیوزلے بولیورڈ کی جانب تھا۔ کچھ دیر بعد ڈسپیچر کی آواز آئی۔ ٹو۔ ایڈم۔ فورٹی۔ فور پر قبضہ ہے۔ اکیڈمی میں پائیک نے بارہا سنا تھا کہ اس قسم کی کالز خاصی مصیبت کا باعث بنتی ہیں۔ اسے فلین کی ہدایت یاد آئی۔ ایسے مجرمانہ قبضے کی صورت میں بدترین کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

’’جب ہم وہاں پہنچیں گے تو میں مذاکرات کروں گا۔ تم دیکھو گے اور سیکھو گے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ ہم کلاس روم میں نہیں ہوں گے۔ یہ حقیقی واردات ہے۔ تمہیں کچھ پتا نہیں ہوگا کہ کب کیا ہونے والا ہے۔‘‘

وہ ریمپرٹ کے مرکز میں مطلوبہ بلڈنگ تک پہنچے۔ عمارت چھوٹی تھی۔ اسی اعتبار سے اپارٹمنٹ کی تعداد بھی کم تھی۔ ڈسپیچر کی آواز آئی۔ کال مسز ایسٹعمر نے کی ہے۔ شکایت ہے کہ پڑوسی مرد اور عورت گھنٹوں شور شرابا کرتے رہے ہیں۔ کسی چیز کے گرنے سے دھماکا بھی ہوا تھا۔ جس کے بعد عورت کئی بار چیخی تھی کہ ’’نہیں کرو...... رک جاؤ......‘‘ اس کے بعد اس نے مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا۔ عورت کو وہ اسٹینک کے نام سے جانتی تھی۔ مرد، عورت کا تعلق کا کیشیا سے تھا۔ وہ بے روزگار تھا۔ شکایت کرنے والی اسے ڈیو کے نام سے جانتی تھی۔

پائیک، فلین کے عقب میں تھا۔ وہ مذکورہ اپارٹمنٹ تک پہنچ کر رک گئے۔ کھڑکیاں روشن تھیں۔ کوئی آواز نہ تھی۔ تاہم کھانسنے اور سسکیوں کی مدھم آواز آرہی تھی۔

’’میں اندر جاؤں گا۔‘‘ فلین نے کہا۔ ’’تم میرے پیچھے رہنا اور چوکس رہنا۔ ممکن ہے کہ ڈیو نامی مرد چلا گیا ہو۔ ممکن ہے جھگڑا ختم ہونے کے بعد دونوں ایک دوسرے کی بانہوں میں ہوں۔ جب تک میں گن نہ نکالوں، تم بھی نہیں نکالو گے۔ ہم معاملہ ٹھنڈا کرنے آئے ہیں۔ سمجھ گئے؟‘‘ فلین نے سرگوشیوں میں کہا۔

پائیک نے سر ہلایا۔

فلین نے تین مرتبہ دستک دی۔ ’’پولیس۔ دروازہ کھولو۔‘‘

خاموشی چھا گئی۔ کسی نے اندر حرکت کی۔ دروازے کی دوسری جانب سے عورت کی آواز آئی۔ ’’میں ٹھیک ہوں۔ کسی کی ضرورت نہیں ہے۔‘‘

فلین نے دوبارہ دستک دی۔ ’’مس، دروازہ کھولیے۔ ہم دیکھے بغیر نہیں جاسکتے۔‘‘

اچانک دروازہ کھل گیا۔ باریک جھری سے اسٹینک نامی عورت نے جھانکا۔ پائیک نے دیکھا کہ اس کی ناک ٹوٹی ہوئی تھی۔ دائیں آنکھ کا رنگ اودا ہو گیا تھا۔ چہرے پر تشدد کی واضح علامات موجود تھیں۔

فلین نے ہاتھ دروازے پر رکھ دیا۔ ’’آپ ہٹ جائیں۔‘‘ اس نے نرمی سے کہا۔

’’وہ چلا گیا ہے۔ وہ اپنی گرل فرینڈ کے پاس گیا ہے۔‘‘

فلین نے اپنی درخواست دہرائی اور دروازے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھایا۔ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پائیک پیچھے تھا۔ ایک ساتھ اندر جانا حماقت تھی۔ وہ ایک تنگ لیونگ روم میں تھے۔

اسٹینک حاملہ عورت تھی۔ اس کا ہونٹ بھی دو جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ شرٹ پر خون کے دھبے اور ٹانگوں پر بھی خون نظر آرہا تھا۔

’’پیرا میڈیکس کو بلواؤ۔‘‘ فلین نے کہا۔ ’’پائیک نے ڈسپیچر سے رابطہ کیا۔ پھر اپارٹمنٹ کا جائزہ لیا۔ لیونگ روم کے بائیں جانب کلوزٹ تھا۔ سامنے چھوٹا سا کچن اور ڈائننگ ایریا تھا۔ ڈائننگ کے ساتھ ایک چھوٹا ہال تھا۔ کافی ٹیبل الٹی پڑی تھی۔ فرش پر بھی خون کے دھبے تھے۔ فلین،

حاملہ عورت کو تسلی تشفی دے رہا تھا۔

پائیک نے کچن پر نظر ڈالی اور ہال میں چلا گیا۔ باتھ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ پائیک نے بیڈروم کا رخ کیا جس کا دروازہ آدھا کھلا تھا۔ اندر روشنی تھی۔ اسے فلین کی ہدایت یاد آئی۔ لیکن اس کے برخلاف اس نے گن ہاتھ میں لے لی۔ محتاط انداز میں اس نے بیڈروم کا دروازہ پورا کھول دیا۔ ڈبل بیڈ کے پار کلوزٹ تھوڑا سا کھلا تھا۔ پائیک بے آواز حرکت کر رہا تھا۔ بیڈ کے قریب وہ ایک گھٹنے پر بیٹھا اور چادر اٹھا کے نیچے جھانکا۔ کوئی نہیں تھا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ کلوزٹ میں کوئی ہو سکتا ہے۔ تاہم اسے تو دیکھنا تھا لیکن وہاں بھی کچھ نہ تھا۔

عین اس وقت لیونگ روم میں دھمک ہوئی۔ ساتھ ہی ایک آواز بلند ہوئی۔ ''مار ڈالو...... ختم کر دو ان کو......''

پائیک بجلی کے مانند لیونگ روم کی طرف پلٹا۔ وہاں کلوزٹ ڈور پورا کھلا تھا۔ حاملہ عورت کا دوست، جس کی شناخت بعد میں ڈیوڈلی ایلش کے نام سے ہوئی، کا ہاتھ فلین کی گردن پر تھا اور دوسرا ہاتھ فلین کو گن نکالنے سے روک رہا تھا۔ دوسرے آدمی کی شناخت بعد میں جارج فیروسینی کے نام سے ہوئی تھی۔ جارج شکاری چاقو سے فلین کے سینے پر پے در پے وار کر رہا تھا۔ عورت ایک طرف گٹھڑی کی شکل میں پڑی تھی۔ ''مار دو، مار دو۔'' ڈیوڈ کی زبان پر یہی الفاظ تھے۔

پائیک نے نوایم ایم کی پہلی گولی بے دھڑک جارج کی کھوپڑی میں اتار دی۔ نوایم ایم نے ڈیوڈ کو بھی نہیں بخشا تھا لیکن زاویہ نہیں بن رہا تھا۔ پائیک نے فلین کو دھکا دیا۔ وہ ڈیوڈ کے ساتھ لڑھک گیا۔ ڈیوڈ کی دھینگا مشتی جاری تھی۔ پائیک نے گن کی بے رحم ضرب اس کے جبڑے پر رسید کی۔ ڈیوڈ نے کھڑا ہونے کی کوشش کی۔ پائیک نے دوسری ضرب لگا کر اسے نیم مردہ کر دیا۔ پیٹ کے بل اوندھا کر کے پائیک نے اس کے ہاتھ پشت پر کر کے ہتھکڑیاں ڈال دیں۔ اور اس خدشے کے ساتھ فلین کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ خون تھوکتے ہوئے موت کی وادی میں اتر رہا ہوگا۔ پائیک نے جارج کو اس کے سینے پر چاقو زنی کرتے دیکھا تھا۔

''آفیسر فلین......''

فلین نے آنکھیں کھولیں۔ سینے پر سے قمیص تار تار ہو گئی تھی۔ آنکھیں پھٹ رہی تھیں۔ چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ ''بلٹ پروف......'' اس نے انگلیاں پھٹی ہوئی قمیص میں ڈالیں۔

☆☆☆

تین گھنٹے کی رسمی پوچھ گچھ کے بعد دونوں کو چھوڑ دیا گیا۔ زیادہ تر سوالات شوٹنگ سے متعلق تھے۔ آخر گولی چلانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ پائیک اور فلین نے اس ضمن میں شوٹنگ ٹیم کو بہ آسانی مطمئن کر دیا۔ تین گھنٹے بعد وہ واپس اپنی کار میں تھے۔

پائیک کو ادراک تھا کہ فلین اندر سے ہل چکا ہے۔ لیکن اس نے بولنے میں پہل نہیں کی۔ بالآخر فلین نے زبان کھولی۔ ''تم ٹھیک ہو؟''

''یس سر۔''

''سنو یہ سچ ہے کہ تم نے میری جان بچائی۔ شکریہ۔''

''سر، شکریے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔ تم نے سوچنے میں وقت ضائع نہیں کیا تھا۔ کبھی کبھی ہمیں ایسے افراد کو ہلاک کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ ہماری اصل جاب نہیں ہے۔'' فلین نے کہا۔

''یس سر، میں سمجھتا ہوں۔''

''جو کچھ ہوا میری غلطی تھی۔ میں نے کلوزٹ کو نظر انداز کیا تھا۔ تمہارا پہلا دن تھا اور تم نے بہت تیزی دکھائی۔ میں بدحواس ہو گیا تھا لیکن تم پتھر کی طرح ہو۔''

پائیک خاموش رہا۔ یہ سچ تھا کہ آفیسرز شوٹنگ میں شاذ ہی ملوث ہوتے ہیں۔

فلین پھر بولا۔ ''اب ہم آفیسر فلین اور آفیسر پائیک نہیں ہیں۔ میرا نام بڈ ہے۔ اور تم پائیک۔'' اس نے پائیک سے ہاتھ ملایا۔ تاہم پائیک قدرے دل برداشتہ تھا۔ بڈ فلین اندر سے کمزور تھا۔

☆☆☆

پائیک، لارکن کے ساتھ گلین ڈیل اور ایل اے پی ڈی کے سائنسی تحقیقی ادارے کی طرف جا رہا تھا۔ سیل فون نے اس کی توجہ مبذول کرائی۔ روبی کی کال تھی۔ ''چودہ منٹ قبل انہوں نے تمہارے اسٹور پر دھاوا بولا تھا۔'' اس نے تازہ ترین اطلاع دی۔ ''یہ کارروائی دن دہاڑے کی گئی۔''

''کون ہے؟'' ساتھ بیٹھی لارکن نے استفسار کیا۔

پائیک نے انگلی بلند کر کے اسے انتظار کرنے کا اشارہ دیا۔

''سیکیورٹی نے کیا کیا؟'' پائیک کا سوال تھا۔

''کوٹھری، لائٹ اور سائرن کے علاوہ خود انہوں نے ایل اے پی ڈی کو کال کی۔ ڈینی اور میں بھی نکل رہے

ہیں۔“

”پولیس میں فائل رپورٹ کرو۔ فزیکل ڈیمیج کی صورت میں انشورنس سے رابطہ کرو۔ ضرورت ہو تو مرمت کے لیے مستری وغیرہ کو لگا دو۔“

”سمجھ گیا۔ تمہیں شور شرابا چاہیے۔“

”بہت زیادہ۔“ پائیک نے کہا اور فون بند کر دیا۔

لارکن نے اس کے بازو پر گھونسا مارا۔

”آئی ہیٹ یو۔ تم مجھے نظر انداز کر رہے ہو۔ میں نے سوال پوچھا تھا۔“

”وہ گلن ڈیل میں کسی سے ملنا ہے۔ پھر کول کے ساتھ وہ جگہ دیکھیں گے جہاں تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔“

لارکن نے منہ پھلا کر پشت سے ٹیک لگا لی۔ وہ پورے نو منٹ تک خاموش رہی، پھر بولی۔ ”تمہیں کوئی چیز پریشان نہیں کرتی؟“

پائیک خاموش رہا۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ لارکن نے یہ سوال کیوں کیا۔ اس نے لمحہ بھر کے لیے اس کی طرف دیکھا اور بولا۔ ”جب میں وسطی افریقہ میں تھا۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا۔ ہمارے پہنچنے سے دو گھنٹے قبل اس کی فیملی کا مرڈر ہوا تھا۔ اس کا شوہر اور چار بچے۔ عورت نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹ کر الگ کر دیں۔ یہی ان کا ماتم کا انداز تھا۔“

لارکن نے پائیک کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”تم نے کیا کیا؟“

”جو ذمے دار تھا، میں نے اس آدمی کو ڈھونڈا اور ختم کر دیا۔“

لارکن خاموش ہو گئی اور کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

☆☆☆

وہ ایل اے پی ڈی کا سب سے ہوشیار اور سینئر کریمنالوجسٹ تھا۔ جان شین کا تعلق سائنسی تحقیقی ادارے سے تھا۔ مذکورہ ڈویژن کے گزشتہ چند برسوں میں اس نے سب سے زیادہ کیس حل کیے تھے اور مختلف شکلوں میں اس کا ریٹرن حاصل کیا تھا۔ وہ لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کو زیادہ پسند کرتا تھا لیکن بالآخر ایک لڑکی نے اس کا یہ مسخ شدہ فلسفہ توڑ دیا۔ لڑکی کا نام رونڈا تھا۔ لڑکی کیا دو بچوں کی ماں تھی......شادی شدہ تھی۔ پھر تاریخ طے ہوئی۔ گویا شادی کی تاریخ تھی۔ عورت کے ساتھ شین کی پہلی ڈیٹ۔

وہ روانہ ہونے والا تھا کہ اڑچن آن پڑی۔ کیس کال تھی۔ لڑکی ہو یا لڑکا۔ ایل اے پی ڈی کا مذکورہ ڈویژن اس کی پہلی ترجیح رہا تھا۔ رونڈا کو بھلا کر اس نے تیاری کی اور باہر کی طرف چل دیا۔ باہر قدم رکھتے ہی وہ کسی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ نظر اٹھائی اور کلبلا کے رہ گیا۔ ”یہ کہاں سے ٹپکا ہے؟“ اس کی آنکھوں نے پائیک کو دیکھ کر سوال کیا۔ ایل اے پی ڈی میں جب پائیک سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ تب سے ہی وہ اس آدمی سے بدکتا تھا۔ حالانکہ جان شین کا پہلا بریک تھرو ہوا تو اس میں پائیک کی دی ہوئی ٹپس کا بڑا دخل تھا۔ لیکن پتا نہیں کیوں وہ پائیک کی موجودگی میں نروس ہو جاتا تھا۔

”تم تو ڈرا دیتے ہو۔“ وہ بولا۔ ”کہاں سے آ رہے ہو؟ اکیلے ہو؟“

پائیک نے لیکسس کی طرف اشارہ کیا۔ جان شین گاڑی کو نہیں لارکن کو دیکھ رہا تھا۔

”وہ پھلجھڑی کون ہے؟“

”پھلجھڑیوں میں کب سے دلچسپی لینی شروع کر دی ہے تم نے؟“ پائیک نے اس کی دم پر پیر رکھا۔

”باز آ جاؤ۔“

”مجھے تمہارا تعاون درکار ہے۔“ پائیک نے بلا تمہید کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ لیکن میرا اپائنٹمنٹ ہے۔“

”آفیشل؟“ پائیک نے آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

”و لیکن......“

”بڑا کیس ہے۔ تمہارا نام پھر شہ سرخیوں میں ہوگا۔“

رونڈا کا خیال پانی کے بلبلے کی طرح تحلیل ہو گیا۔

”آؤ۔“ جان شین نے اپنی گاڑی کیریرا کی طرف حرکت کی۔

”مالی بو میں دو آدمی مارے گئے تھے۔ تم جانتے ہو۔ اور تین آدمی ایگل راک میں ہلاک ہوئے۔“ پائیک نے کہا۔

”شیرف کی لیب ہینڈل کر رہی ہے۔“ شین نے بتایا۔

”وہ کچھ نہیں کر سکتے۔“

”مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“ جان شین نے سوال کیا۔

”ان کی شناخت چاہیے۔“

”کچھ نہیں ملا۔“ جان شین نے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ بات بھی صحیح تھی۔

”ان کے ہتھیار اور گولیوں کے خول پر کام کرو۔“

پائیک نے مشورہ دیا۔

''ہر شے پولیس نے تحویل میں لے لی تھی۔ ہتھیاروں کا تجزیہ کرنے والے اسپیشلسٹ دو ہیں جبکہ بیک لاگ میں ہزاروں ہتھیار اپنی باری کے منتظر ہیں۔'' جان شین نے اعتراض کیا۔ ''بہت مشکل ہے۔''

''تم پہلے بھی ایسی مشکلات سے نمٹ چکے ہو۔'' پائیک اس طرح کھڑا تھا کہ لیکسس بھی نظر میں رہے۔

''اور ہاں میرا ملنا مشکل ہے۔ کول سے رابطہ کرنا۔''

''اس کھڑاگ میں میرے لیے کیا ہے؟'' جان شین نے سوال کیا۔

''ڈیئر، مالی بو کی لاشوں سے ملنے والی گولیاں اور راک اینگل کی لاشوں سے برآمد ہونے والی گولیاں ایک ہی ہیں۔ پانچوں کو ایک ہی شوٹر نے مارا ہے۔ جان۔ پولیس اور شیرف اس کنکشن سے لاعلم ہیں۔ اور پریس بھی۔ کچھ سمجھے؟'' پائیک نے کہا۔

جان شین کی دھڑکن غیر متوازن ہو گئی۔ اگر پولیس کو کوئی اور کنکشن نہیں ملتا تو دو مختلف لیب سے دو مختلف مقامات کی وارداتوں کا تعلق ثابت کرنے میں مہینوں صرف ہو جائیں گے جبکہ یہاں کھڑے کھڑے ایک سُپر اسٹار کریمنالوجسٹ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی تھی۔ ایک اور شاندار بریک تھرو۔ اگر اس نے اپنے کارڈز درست انداز میں کھیلے تو وہ پھر شہ سرخیوں میں ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ اسے ٹی وی پروگرام میں بلا لیا جائے۔ ذہن میں سے رونڈا کے متعلق ہر خیال غائب ہو چکا تھا۔

''چیک کرو، پھر کول سے رابطہ کرنا۔'' پائیک یہ کہہ کر لیکسس کی طرف چل پڑا۔ جان شین پلٹ کر عمارت میں موجود لیب کی طرف جا رہا تھا۔

☆☆☆

پائیک کو ادراک تھا کہ لارکن اس جگہ کے قریب آنے سے بے چین تھی۔ جہاں اس پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ وہ ایک بھیانک خواب تھا۔ کول، لارکن کے ساتھ تین بلاک دور وہاں تھا جہاں ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔

یہ انڈسٹریل ایریا تھا۔ پائیک اطراف کا جائزہ لے کر واپس آ گیا۔ تینوں عین اس مقام پر تھے جہاں ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ کچھ فاصلے پر ایک تنگ گلی میں دو گودام تھے۔ وہاں درجنوں آدمی پینے پلانے میں مگن تھے۔

''کیا رپورٹ ہے؟'' پائیک نے کول کی طرف دیکھا۔

''یہاں سے چاروں سمتوں میں دو بلاک تک میں نے

''اپنے ریڈیو کی آواز آہستہ رکھیے تاکہ آپ کے پڑوسیوں کے آرام میں خلل نہ پڑے۔''

ہر ایک کا انٹرویو لیا تھا۔ سوائے ایک شپنگ کمپنی کے۔ کسی نے کوئی ٹپ نہیں دی۔ کسی کو علم ہی نہیں تھا۔ پتا اُس وقت چلا جب FBI والے پہنچے۔ سیکیورٹی کیمروں میں بھی ایکسیڈنٹ نظر نہیں آیا۔''

''ایکسیڈنٹ رپورٹ؟''

کول نے چند کاغذات نکالے۔ حادثہ گلی کے دہانے پر ہوا تھا۔ یہاں سے بارکلے ہوم تین بلاک دور تھا۔ لارکن کا رخ گھر کی طرف تھا۔ کول نے پھر وہ کاغذ کھولا جس پر تفتیش کنندگان نے اسکیچ بنایا تھا۔ اس پر لارکن کی ایسٹن مارٹن کی پوزیشن دکھائی گئی تھی۔ بریک لگنے پر پھسلتی گاڑی کے ٹائرز گھسنے کی ڈرائنگ تھی۔

لارکن نے کہا۔ ''میں نے بتایا تھا کہ وہ یہاں سے نکل رہے تھے۔''

''ہاں، لیکن یہاں سے کیوں اور اُس وقت کیوں؟''

کول نے کہا۔ ''جبکہ دائیں جانب کی عمارت برسوں سے ویران ہے اور دوسری فیکٹری کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔''

''مطلب وہ یہاں پارٹی نہیں منا رہے تھے۔'' پائیک نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔'' لارکن بولی۔

پائیک نے اسکیچ پر گاڑیوں کا جائزہ لیا۔ ایسٹن مارٹن عقبی وہیل کے قریب، مرسیڈیز کی ڈرائیونگ سائڈ پر ٹکرائی

تھی۔ تصادم کے دھکے نے مرسیڈیز کو نصف سے کچھ کم کاؤنٹر کلاک وائز گھما دیا تھا اور ایسٹن مارٹین گھوم کے رک گئی تھی۔ ایسٹن مارٹن رکی تو اس کا رخ مرسیڈیز کی جانب تھا۔ ایک ہیڈ لائٹ کو نقصان پہنچا تھا جبکہ مرسیڈیز کا عقبی فینڈر تقریباً ایک جانب سے ٹوٹ گیا تھا۔

''میش کس طرف گیا تھا؟'' پائیک نے سوال کیا۔

لارکن نے انگلی سے ایک طرف اشارہ کیا۔ ''اور مرسیڈیز آگے کی جانب اس کے مخالف سمت میں روانہ ہوئی تھی۔ مجھے نہیں پتا وہ میش تھا۔''

''کیا تم نے اسے مڑتے دیکھا تھا؟''

''پتا نہیں، میں 911 پر بات کر رہی تھی۔''

پائیک کو کوئی انجانی چیز پریشان کر رہی تھی۔ اس نے گردن گھما کے گلی میں آدمیوں کو دیکھا۔ وہاں ایک وین بھی کھڑی تھی۔ پھر اس نے اسٹریٹ کے ساتھ گاڑیوں کی قطار کو دیکھا۔

''مرسیڈیز نکل رہی تھی یا کھڑی تھی؟'' پائیک نے لارکن کو دیکھا۔

''پتا نہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

کول نے جواب دیا۔ ''اگر وہ کھڑے تھے تو کیا کر رہے تھے؟ کیا وہ گلی میں کسی چیز یا آدمی کو دیکھ رہے تھے؟ یا پھر ابھی آکر بیٹھے ہی تھے؟ یا پھر گاڑی سے اترنے والے تھے؟ ایک بات سے دوسری بات ایسے ہی نکلتی ہے۔''

''سوچو۔'' پائیک نے آہستہ سے کہا۔

لارکن نے نفی میں سر ہلایا۔

پائیک نے پھر گردن گھما کے دیکھا اور سمجھ گیا۔ ''حادثے کے وقت گاڑیاں جا چکی ہوں گی۔ خالی سڑک پر آپ کی بصارت میں خلل ڈالنے کے لیے کچھ نہ تھا اور تصادم پھر بھی ہوا۔ اس کا مطلب مرسیڈیز آپ کے سامنے تھی۔ بظاہر لارکن نے دیکھ لیا تھا۔'' وہ کول سے مخاطب تھا۔

''میں نے جھوٹ نہیں بولا۔'' لارکن نے کہا۔

ٹائر گھسنے کے نشانات بھی گواہی دے رہے تھے پھر لارکن تصادم سے کیوں نہ بچ سکی۔ ایک وجہ ہو سکتی تھی کہ وہ نشے میں تھی۔ ''میں تمہیں جھوٹا نہیں کہہ رہا ہوں۔ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔'' پائیک نے وضاحت کی۔ ''ممکن ہے کہ مرسیڈیز تیزی کے ساتھ گلی سے سڑک پر آئی ہو اور ایکسیڈنٹ ہو گیا۔''

''کب تک یہاں رکیں گے؟ میں خوف زدہ ہوں۔''

پائیک نے کول کو دیکھا۔ اس نے شانے اچکائے۔

پائیک نے کہا۔ ''وہ تمہارے ساتھ رہے گی، جب تک میں واپس نہ آؤں۔'' وہ لیکسس کی طرف چل پڑا۔ لارکن بھی اس کے پیچھے گئی۔ پائیک نے رک کر اسے سمجھایا اور اسے کول کے ساتھ چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔ رخ کلورسٹی کی جانب تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ تصویروں میں لارکن نے میش کو کیوں نہیں دیکھا یا اُسے میش کی تصویر دکھائی نہیں گئی؟

☆☆☆

وہ اپنی رہائش گاہ سے چھ بلاک دور چنار کے درخت کے نیچے رک گیا۔ باہر نکل کر اس نے ٹرنک کھولا۔ روفی نے جو اشیا وہاں رکھی تھیں، ان کا جائزہ لیا۔ پہلے اس نے ایرو ہیڈ واٹر کی آدھی بوتل پی۔ پھر ایس او جی فائٹنگ نائف اٹھایا، ذیس کی دوربین، بریٹا اور اعشاریہ پینتالیس کی گولیوں کا ڈبا اٹھایا......

موبائل اسٹیشن، کمپلیکس کی دیوار کے دوسری طرف تھا۔ گاڑی پائیک نے وہاں چھوڑی۔ کار سے نکلنے سے پہلے بریٹا اس نے دائیں ٹخنے سے لگایا۔ چاقو بائیں پنڈلی پر فٹ کیا۔ کیبر کو لوڈ کر کے پشت پر پینٹ میں پھنسایا۔ رہائش گاہ فلیٹ بلڈنگ کے عقب میں تھی۔ دیوار پھاند کر وہ اندر اتر گیا۔ سامنے وسیع سوئمنگ پول تھا۔ پول اور واک وے کے ساتھ ساتھ سبز کیلے کے درختوں کی قطار، پودے اور پرندے تھے۔ سبزہ زار کی آڑ میں وہ آگے بڑھتا رہا۔ کئی مکانات چھوڑ کر اس نے تین پارکنگ ایریا نظر انداز کیے اور اپنے مکان کے قریب رک گیا۔ پودوں کے عقب میں وہ اپنی رہائش کے کونے پر تھا۔ بے حس وحرکت۔ سبز دنیا میں وہ دو گھنٹے تک ساکت رہا۔ مطمئن ہونے کے بعد بھی اس نے حرکت نہیں کی۔ وقت گزرتا گیا۔ گاڑیاں آجا رہی تھیں۔ دروازوں کی آوازیں...... حتیٰ کہ تاریکی پھیل گئی۔

اس نے حرکت کی۔ تمام کھڑکیاں چیک کر کے ایک کھڑکی پر وہ رک گیا۔ کیسے اوپر کرنا ہے کہ الارم نہ بجے۔ کھڑکی اٹھانے سے پہلے اس نے بغور اندر دیکھا۔ سایہ نہ حرکت اور نہ کوئی آواز۔ کھڑکی کے ذریعے وہ اندر چلا گیا۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ لیونگ روم کے دروازے سے روشنی جھلک رہی تھی۔ لیمپ آن تھا۔ پائیک نے کیبر نکالا اور لیونگ روم میں چلا گیا۔ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ آنے والوں نے احتیاط سے کام لیا تھا۔ لیکن کچن میں سے ایڈریس بک غائب تھی۔ دوسری چیز بیڈ روم کا فون تھا۔ وہ معمول کی جگہ سے بے جگہ تھا۔ وہ واپس لیونگ روم میں آیا۔ سیکیورٹی سیٹنگ کو آن کر کے ٹی وی دیکھنا شروع کیا۔ ہر فریم کے

درمیان آٹھ سیکنڈ کا وقفہ تھا۔ ایک آدمی گن کے ساتھ نمودار ہوا۔ اس نے ماسک اور گلوز کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ ڈارک ٹی شرٹ اور جین پہنی ہوئی تھی۔ بال لمبے اور سیاہ تھے۔ وہ اینگلو یا لاطینی تھا۔ لیکن پائیک ٹھیک اندازہ نہیں لگا سکا۔ دوسری تصویر میں پہلا آدمی کچن سے نکل رہا تھا...... دوسرا آدمی دروازے کے قریب بیٹھا تھا۔ چھوٹا سیاہ بیگ اس نے فرش پر رکھا ہوا تھا اور تانبے کو دونوں ہاتھوں میں لیا ہوا تھا۔ پائیک سمجھ گیا کہ وہ چابیوں کی نقول تیار کر رہا تھا۔ پہلا آدمی گھر کھنگال کے واپس آچکا تھا۔ دوسرا آدمی چابیاں چیک کر رہا تھا۔ پائیک نے فریم روک دیا۔ پہلے آدمی کا چہرہ دیکھنے کا بہترین موقع تھا۔ اس نے بڈ قلین کی دی ہوئی تصاویر نکالیں۔ چابی والا ان میں نہیں تھا۔ لیکن پہلا آدمی ان میں سے ایک تھا۔ جنہوں نے لارکن کے گھر پر حملہ کیا تھا۔ بہترین زاویہ یہ بنا کر اس نے کی میکر کی تصویر لیزر پرنٹر سے حاصل کی۔ دوسری تصاویر میں وہ دونوں فرنٹ ڈور سے واپس جا رہے تھے۔

ٹی وی بند کر کے اس نے سسٹم دوبارہ ری سیٹ کیا اور روثی کا نمبر ملایا اور ان دونوں کے بارے میں بتایا۔

”وہ وہاں پر ہیں؟“

”نہیں، لیکن واپس آئیں گے۔ انہوں نے چابیاں بنا لی ہیں۔ تم تیار رہو۔“ پائیک نے نکلنے سے پہلے الارم بھی سیٹ کر دیے۔ وہ آئیں گے تو پائیک کی آمد کا اندازہ لگائیں گے۔ اندازہ لگانے کے لیے پائیک نے معمولی نشانیاں چھوڑ دی تھیں۔ وہ آپس میں کہیں گے کہ پائیک ایک بار آسکتا ہے تو دوبارہ بھی آئے گا اور وہ اس کے آنے کا انتظار کریں گے۔

اور پائیک چاہتا تھا کہ وہ انتظار کریں۔

☆☆☆

لارکن کونر بار کلے سڑک کو گھور رہی تھی۔ ”یقین نہیں آتا وہ مجھے یوں چھوڑ گیا ہے۔“

”اسے خود پر یقین ہے۔“ کول نے بتایا۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی سڑک کراس کر کے کول کی گاڑی کی طرف چل دی۔ کول کو حرکت کرنی پڑی۔ وہ گاڑی میں اسے تھائی ٹاؤن کے گروسری اسٹور میں لے آیا۔ کول نے دو بیگ اشیائے خورونوش کے ساتھ دودھ، ڈرائنگ پیڈ، پلاسٹک رولر اور دو بوتلیں وائن کی خریدیں۔ گھر واپس آ کر سب سے پہلے لارکن نے غسل کیا۔

کول میگل پر پیڈ لے کر بیٹھا تھا۔ لارکن کے گھر کے قریب اس نے جو نوٹ لیے تھے، وہ نکالے اور نقشہ بنانا شروع کیا۔ ہر بلڈنگ، بزنس، بلاک بائی بلاک...... نام، پتے اور فون نمبر...... لارکن باتھ روم سے نکل کر بیڈروم میں چلی گئی۔ نقشہ مکمل کر کے کول نے اطراف کی سڑکوں پر کام شروع کیا۔ اسے یقین تھا کہ میش اور کنگ کی وہاں موجودگی بے مقصد نہیں تھی۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ FBI بھی اس امر سے بے خبر نہیں ہے۔ کول اب تک سولہ افراد کا انٹرویو لے چکا تھا۔ سولہ میں سے بارہ سے سوال جواب جسٹس ڈپارٹمنٹ نے بھی کیے تھے۔

لارکن نے اسکیچز کی مدد سے کنگ کو شناخت کیا تھا، میش کو نہیں۔ اس نے چہرہ شناخت کیا تھا۔ نام نہیں جانتی تھی۔ بارہ افراد سے حادثے کے بعد جنہوں نے سوالات کیے تھے، ان کو دو تصاویر دکھائی تھیں۔ ان افراد نے تصاویر پر بات کی تھی۔ میش کی تصویر کیوں نہیں دکھائی۔ پٹ مین لڑکی سے ملنے سے قبل ہی میش کے بارے میں شکوک کا شکار تھا۔ جتنا وہ جانتا ہے، اتنا وہ بتا نہیں رہا تھا۔

معاً لارکن بیڈروم سے نکل کر کول کے قریب آئی۔

”کھانے کے لیے کچھ بناؤں؟“ کول نے سوال کیا۔

”اسے واپس آنے دو۔“ لارکن نے جواب دیا۔

”اسے تاخیر ہو سکتی ہے۔“

”انتظار کریں گے۔“ لارکن نے غیر متوقع جواب دیا۔ ”یہ بتاؤ کیا وہ واقعی افریقہ گیا تھا؟“

کول نے حیرت محسوس کی۔ پائیک شاذ و نادر ہی افریقہ کا ذکر کرتا تھا۔ ”اس نے تمہیں کیا بتایا ہے؟“

”اس نے وہاں ایک عورت کو اپنی انگلیاں کاٹتے دیکھا تھا...... اور......“

”ہاں اس نے ایسا ہی کیا تھا۔“

”کیا وہ شادی شدہ ہے؟“

”نہیں۔“ کول نے جواب دیا۔

”میں نے پوچھا تھا۔ لیکن اس نے جواب نہیں دیا۔ وہ اکثر میری باتوں کا جواب نہیں دیتا...... مجھے نظر انداز کرتا ہے۔“

”ہاں ایسا ہے۔“ کول نے اثبات میں سر ہلایا۔

”لیکن وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟“ لارکن نے سوال کیا۔

”میں نے ایک مرتبہ پوچھا تھا، لیکن اس نے مجھے نظر انداز کر دیا۔“ کول نے جواب دیا۔ لارکن نے اس لطیف مذاق پر ہنسنے کے بجائے مزید سوال کیا۔

”لیکن یہ شائستگی کے برخلاف ہے۔ نہیں ہے؟ مجھے

اس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بولتا ہے نہ ہنستا ہے۔ مسکراتا تک نہیں ہے۔ پتھر کا چہرہ ہے۔''

''تم غالباً ایسی سوسائٹی میں اٹھی بیٹھی ہو جہاں لوگ تمہیں متاثر کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ تمہاری توجہ حاصل کرنے کے لیے تاکہ تم ان کو پسند کرو۔ تم چیز ہی ایسی ہو۔'' کول نے کہا۔

''کیا کہا، میں کیا چیز ہوں؟''

''سوری، زبان پھسل گئی۔ ویسے تمہیں بات اچھی لگی ہے۔ سچی لگی ہے۔''

''ہاں سچ کہتے ہو۔'' وہ بلا تکلف بولی۔

''پائیک بہت دلچسپ آدمی ہے۔ تمہیں اس لیے اچھا نہیں لگتا کہ وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو تمہیں متاثر کرنا چاہتے ہیں۔''

''تم بہت بول رہے ہو تو کیا مجھے متاثر کرنا چاہتے ہو؟''

''میں خود کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔'' کول نے جواب دیا۔

''کہیں وہ پھر افریقہ تو نہیں چلا گیا۔''

''وہاں وہ کئی بار جا چکا ہے بلکہ تقریباً ساری دنیا گھوم چکا ہے۔'' کول نے بتایا۔

''وہ کرائے کا فوجی ہے۔ کیا یہ پاگل پن نہیں ہے؟''

کول نے بتایا۔ ''وسطی افریقہ میں ایک گروپ سرگرم تھا۔ گروپ لارڈز ریزیزٹنس آرمی کہلاتا تھا۔ یہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے، لڑکیاں اغوا کرتے، ریپ کرتے۔ گاؤں کے گاؤں غریب اور پولیس کی امداد سے محروم تھے۔ غارت گری کی روک تھام کے لیے انہوں نے پیسے جمع کیے۔ مقصد پیشہ ور خدمات حاصل کرنا تھا۔ پائیک تک یہ خبر بالواسطہ پہنچی تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا......

''اس نے کیا کیا؟''

کول نے کہانی لمبی کرنے کے بجائے یہ کہا۔ ''پائیک غارت گری ختم کر کے واپس آیا۔'' خاموشی کے ساتھ اندھیرا چھانے لگا۔ کول کو پٹ مین کا خیال آیا۔ پٹ مین نے لار کن اور اس کے باپ کو غلط کہانی سنائی تھی۔ کول نے سوچا کہ پٹ مین نے اور کہاں کہاں، کیا جھوٹ بولا ہے۔

☆☆☆

فائر آرم اینالیسز یونٹ کا نام گن روم تھا۔ وہاں فرش سے لے کر چھت تک ہتھیار بھرے ہوئے تھے۔ ہر گن کے ساتھ ٹیگ پر تفصیل تھی۔ ہر ایک گن کو کسی نہ کسی جرم میں استعمال کیا گیا تھا۔ جان شین کو تاخیر سے آنا پسند نہیں تھا لیکن مجبوری تھی۔ وہ گن روم کے خالی ہونے کا منتظر تھا۔ لیکن ہیرٹ میسن وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ شین کو پائیک کی بے صبری کا خیال تھا۔ وہاں ہیرٹ میسن ٹلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ پائیک اس کے اعصاب پر سوار تھا۔ تنگ آ کر وہ گن روم میں داخل ہو گیا۔ آخر وہ کوئی عام کلرک نہیں تھا۔ ہیرٹ نے کمپیوٹر سے سر اٹھایا۔

''اس وقت یہاں؟'' ہیرٹ نے خشک لہجے میں سوال کیا۔

''تمہیں ایگل راک کی شوٹنگ یاد ہے؟ مجھے گنز دیکھنی ہیں۔''

ہیرٹ کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''ایگل راک کیس تمہارے پاس نہیں ہے۔''

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔'' جان شین نے کہا۔ ''لیکن میرے پرانے انگل ووڈ کیس میں نئی بات سامنے آئی ہے۔ میرا گمان ہے کہ ان گنز کا تعلق انگل ووڈ سے ہو سکتا ہے۔''

ہیرٹ کی آنکھیں مزید سکڑ گئیں۔ ''بتاؤ معاملہ کیا ہے؟''

''کیا مطلب؟'' جان شین بھنا گیا۔

''میں جاننا چاہتی ہوں۔''

''کیا جاننا چاہتی ہو؟ گنز دکھانی ہیں یا نہیں؟''

ہیرٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''FBI والے لے گئے۔''

جان شین نے پلکیں جھپکائیں۔ ''FBI؟''

''دو دن پہلے کی بات ہے۔''

''لیکن وہ LAPD کی ایوی ڈینس تھی۔'' شین نے اعتراض کیا۔

''جب پارکر نے ہمیں کہا تو ہمیں گنز دینی پڑیں...... پارکر چھٹے فلور پر ہے۔'' ہیرٹ نے کہا۔

''کیا کیا جائے؟'' جان شین کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اسے کیسنگ کا خیال آیا۔

''گولیوں کے خول کا کیا ہوا؟''

''وہ ہر شے لے گئے۔'' وہ بولی۔ ''اور تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ انہوں نے رسید پر دستخط بھی نہیں کیے۔''

جب بھی کوئی ایوی ڈینس، ڈپارٹمنٹ یا ایجنسی کو منتقل ہوتی ہے تو قبضے کی رسید پر دستخط لازم کیے جاتے ہیں۔ اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر کا بھی تقاضا تھا۔ اس طرح چین (chain) آف ایوی ڈینس برقرار رہتی ہے اور ٹیمپرنگ کا

امکان ختم ہو جاتا ہے۔

''لیکن ان کو دستخط کرنے چاہیے تھے۔'' شین نے اظہارِ حیرت کیا۔

ہیرٹ اسے تکتی رہی۔ ''اور اب تم آ گئے ہو۔ تمہیں بھی ان گولیوں اور ان کے خول کی ضرورت ہے۔ آخر چل کیا رہا ہے؟''

یوں معلوم ہو رہا تھا کہ FBI اور پارکر سینٹر کے درمیان کوئی سازشی معاملہ تھا۔ جان شین ہراساں تھا۔ اسے لگا کہ وہ پائیک، FBI اور نامعلوم سایوں کے درمیان پھنس گیا ہے۔ نامعلوم بھوت پارکر سینٹر تک رسائی رکھتے تھے اور وہ کسی پر بھروسا نہیں کر سکتا تھا۔ اسے اپنا کیریئر اور زندگی خطرے میں نظر آ رہی تھی۔ جان شین کے حلق میں کانٹے پڑ گئے۔

''جان یہ گن روم میرا ہے۔'' اس کی آنکھیں جان شین کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''کیا چکر چل رہا ہے۔ مجھے بتا دو ورنہ دوبارہ یہاں مت آنا۔''

جان شین جواب دیے بغیر وہاں سے نکل گیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنی گاڑی میں تھا۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے فون نکالا۔ پائیک سے بات کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس نے کول کا نمبر ملایا۔ پائیک نے بھی یہی ہدایت کی تھی۔

☆☆☆

پائیک ایکو پارک ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ کول نے سرگوشی کا انداز اپناتے ہوئے سوال کیا تھا۔ پائیک نے ان دونوں آدمیوں کے بارے میں وضاحت کی جنھوں نے اس کے گھر میں دخل اندازی کی تھی۔ پائیک نے ان کی تصاویر نکالی۔ وہ دونوں دروازے میں ہی کھڑے تھے۔ لارکن کچن میں تھی۔ کول نے تصاویر دیکھیں اور پھر سرگوشی کی۔

''جان شین نے بتایا ہے کہ FBI نے ایگل راک کا معاملہ اُلجھا دیا ہے۔ تمام شہادتیں وہ لے جا چکے ہیں۔''

''پٹ مین؟''

''پتا نہیں۔ FBI رسید پر دستخط کیے بغیر سب کچھ لے گئے۔ پارکر نے بلا تامل انہیں ایسا کرنے کی اجازت دی تھی۔''

پائیک کی پیشانی پر ایک شکن نمودار ہوئی۔

''پٹ مین کچھ غلط کر رہا ہے۔'' کول نے اظہارِ خیال کیا۔

''نہیں معلوم، لیکن وہ لڑکی اور اس کی فیملی کے ساتھ مخلص نہیں معلوم ہوتا۔ حادثے والی صبح انہوں نے لڑکی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ میش کو جانتے ہیں۔ انہیں پہلے ہی پتا تھا کہ کار میں میش بھی تھا لارکن کو بھی بتایا گیا۔''

پائیک دروازے سے ہٹ کر کول کے ہمراہ باہر آ گیا۔

''تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' اس نے کول سے سوال کیا۔

''میں نے وہاں آج درجن بھر افراد کا انٹرویو کیا تھا۔ جسٹس ڈپارٹمنٹ کے آدمیوں نے پہلے ہی انہیں دو تصاویر دکھا کر پوچھ گچھ کی تھی۔ میں نے بھی بعد ازاں دونوں تصاویر کی وضاحت کی۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ تصاویر کنگ اور میش کی تھیں۔''

پائیک نے گہری سانس لی۔ وہ حیران تھا کہ پٹ مین اور اس کا ساتھی لارکن کو گمراہ کیوں کر رہے ہیں۔ اگر وہ میش کو جانتے تھے تو لارکن نے تصویر میں کیوں نہیں پہچانا؟ جب نہیں پہچانا تو وہ لارکن کو گواہ کیوں بنا رہے ہیں؟

میش کو تلاش کر کے ختم کرو۔ اس کے بعد پٹ مین اور بلانچیٹ سے نمٹا جائے گا۔ پائیک نے فیصلہ کیا۔

''امید ہے کہ میش کا سراغ مل جائے گا۔'' پائیک نے کہا۔ ''لیکن پٹ مین زیادہ اہم ہے۔'' یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف چل دیا۔ ''اچھی خوشبو ہے۔ تم کچن میں اچھا کام کرتی ہو۔'' پائیک نے سراہا۔

''میں بستر میں بھی اچھا کام کرتی ہوں۔'' ایک بار پھر لارکن کی رگِ شرارت پھڑکی۔

پائیک نے جواب دینا چاہا لیکن خاموش رہا۔ خیال پٹ مین کی طرف چلا گیا۔ کیوں پٹ مین نے لارکن کو اس پوزیشن میں کھڑا کیا تھا۔ میش قاتل تھا۔ اس کے مقدمات کولوراڈو کورٹس میں تھے۔ پٹ مین کے لیے میش کی اہمیت صرف اتنی تھی کہ وہ اس کے ذریعے کنگ کی منی لانڈرنگ تک جا پہنچے اور اس نے اس مقصد کے لیے لارکن کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا تھا اور اس نے کسی طرح لاس اینجلس پولیس کو بھی ساتھ ملا لیا تھا۔ پائیک سوچ رہا تھا کہ کیا بڈ فلین بھی جانتا ہے۔

☆☆☆

اگلی صبح پائیک اپنی گن صاف کر رہا تھا۔ لارکن اپنے کمرے سے باہر آئی۔ آٹھ بج کے دس منٹ ہو چکے تھے۔ پائیک نے گن کے مختلف پارٹ الگ کر دیے تھے۔

''میں تمہارے گھر کے قریب جاؤں گا۔ ان لوگوں سے ملوں گا جن کا تذکرہ کول نے کیا ہے۔ پھر بڈ فلین کو دیکھوں گا۔''

لارکن نے کچھ نہیں کہا اور کچن میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ واپس کافی کپ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر آئی۔ چہرے پر سنجیدگی تھی۔ ''ہمیں بات کرنی چاہیے۔''

''اوکے۔'' پائیک نے کہا۔

''تم مجھے اکیلے چھوڑ کے چلے جاتے ہو۔ کچھ بتاتے ہو نہ بات کرتے ہو۔ ٹھیک ہے کہ دو راتیں محفوظ گزری ہیں۔ شکریہ۔ بہرحال میری زندگی خطرے میں ہے اور میں بڈ فللین سے نہیں ملنا چاہتی۔''

''میں نے یہ نہیں کہا کہ تم میرے ساتھ چلوگی۔ ہاں میں تمہاری شکایت دور کرنے کی کوشش کروں گا، کیا بات کرنا چاہتی ہو؟''

لارکن نے منہ کھول کے بند کرلیا۔ اور کافی کا سپ لیا۔

پائیک نے گن کو دوبارہ اسمبل کیا اور اس کا فون بیدار ہوگیا۔ پائیک نے اسکرین دیکھی۔ رونی کی کال تھی۔

''تمہارے ملاقاتی پہنچ گئے ہیں۔'' اس نے اطلاع دی۔

''کتنے ہیں؟''

''ایک ہے۔ اس کا انداز ایسا ہے جیسے وہ جگہ اس کی ملکیت ہے۔ کیا میں اپنا تعارف پیش کروں؟''

''نہیں میں آتا ہوں۔'' پائیک نے اندرونی خوشی کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ میش تک پہنچنے کا راستہ بنتا نظر آرہا تھا۔ جس کے بعد وہ فصل کی کٹائی شروع کرے گا۔ باسٹرڈ زلر کی کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ وہ صفایا کرے گا...... انصاف کے لیے نہیں...... سزا کے طور پر۔

''کون تھا؟'' لارکن نے سوال کیا۔

''رونی، اسے ایک آدمی ملا ہے جو مجھے میش تک پہنچائے گا۔ پھر تمہاری بھاگ دوڑ ختم ہوجائے گی۔''

''کب آؤ گے؟''

پائیک نے کھڑے ہوکر کمبر اس کی جگہ پر فٹ کیا۔

''سارا دن بھی لگ سکتا ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

☆☆☆

پائیک سانتا مونیکا فری وے پر تھا۔ کوئی عجلت نہیں تھی۔ وہ آدمی اس کی رہائش گاہ سے نکل گیا تو بھی رونی اس کے پیچھے ہوگا۔ سفر کے دوران ہی پائیک نے کول کے لیے ہدایات جاری کیں۔ کول نے مدد کی آفر کی۔ پائیک نے مسترد کردی۔ منصوبے کے مطابق کول کو میش کے پیچھے ہی لگا رہنا چاہیے۔

''ایک نظر لارکن کو دیکھ لینا۔ وہاں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' پائیک نے فون پر کول کو ہدایت دی۔ رونی کی دوسری کال نہیں آئی تھی۔ پائیک نے اسے فون کیا۔ ''میں آرہا ہوں کیا وہ گھر کے اندر ہے؟''

''نہیں۔ چند منٹ بعد وہ باہر آگیا تھا۔ اب وہ تمہاری پارکنگ کے پیچھے جھاڑیوں میں چھپا ہے...... کچرے کے کنٹینر کے ساتھ۔ وہاں سے فرنٹ ڈور پر اس کی نظر ہے۔ بیس منٹ گزر گئے ہیں۔''

''اس کا لباس کیسا ہے؟''

''آدھی آستین کی سبز شرٹ اور جینز۔''

''میں اندر آکر کال کرتا ہوں۔'' پائیک نے کہا۔

پائیک مرکزی گیٹ سے کار اندر لے گیا اور ایک پارکنگ لاٹ میں چلا گیا۔ وہاں سے نکل کر دیگر عمارت سے گزرتا ہوا سبزہ زار میں غائب ہوگیا۔ وہ رونی کے بتائے ہوئے مقام کے قریب تھا لیکن مذکورہ آدمی نظر نہیں آرہا تھا۔ پائیک بے حس و حرکت گھنی جھاڑیوں کو چھان رہا تھا۔ بیس منٹ بعد اسے خفیف حرکت نظر آئی۔ اس نے فون کو ہتھیلی کے پیالے میں لے کر سرگوشی کی۔

''میں نے دیکھ لیا ہے۔ تیار رہو۔'' اس نے رونی سے کہا۔

''میں بھی؟''

''نہیں تم نکل جاؤ۔''

وقت گزرتا رہا سبز قمیص والے کی بے صبری بڑھ رہی تھی۔ پائیک پُرسکون تھا۔ تین گھنٹے اور بارہ منٹ گزر گئے۔ اجنبی نے کمین گاہ چھوڑ دی۔ وہ مرکزی گیٹ کی طرف جارہا تھا۔ پائیک اپنی کار کی طرف لپکا۔ کار میں بیٹھ کر وہ عقبی گیٹ سے نکلا اور کمپلیکس کا چکر کاٹ کے فرنٹ گیٹ سے دو بلاک کے فاصلے پر رک گیا۔ اجنبی کے چہرے پر سیاہ چشمہ نظر آرہا تھا۔ وہ مضبوط قد و قامت کا مالک تھا۔ اس نے قدم بڑھائے تو شرٹ کے نیچے پتلون میں پائیک نے گن کی جھلک دیکھ لی۔ وہ نیلے رنگ کی ٹیوٹا کیمری کے قریب جاکے رکا۔ ذرا دیر بعد کیمری حرکت میں آئی۔ تعاقب شروع ہوگیا۔ پائیک کیمری سے تین چار گاڑیاں پیچھے تھا۔ ایک جگہ کیمری فیول کے لیے رکی تھی۔ وہ پھر روانہ ہوئی، سمت وہی تھی یعنی شمال کی جانب۔ سانتا مونیکا بولیورڈ سے کیمری نے مغرب کی جانب موڑ لیا۔ اب ویسٹ ہالی ووڈ اور پھر ہالی ووڈ...... وہ ٹروپیکل شورز موٹر ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں داخل ہوگئی۔ لاٹ میں گاڑیاں کم تھیں۔ نام میں ہوٹل کا لفظ تھا لیکن یہ موٹیل تھا۔ بناوٹ ایل شیپ کی تھی۔ وہ گاڑی سے اترا اور کیمری کو دیکھے بغیر قدم بڑھانے لگا۔ پائیک گربہ پا اس کے عقب میں

تھا۔ وہ گراؤنڈ فلور کے ایک کمرے کے سامنے رکا۔ جیب سے چابیاں نکال کر ایک چابی منتخب کی۔ پائیک عین اس کی پشت پر تھا۔ چابی لاک میں گئی...... دروازہ کھلا اور پائیک نے بائیں ہاتھ کا ہک اس کی ٹھوڑی کے نیچے پھنسا کے اسے اوپر اٹھالیا۔ پائیک کے ہاتھ کا دباؤ اس کے حلقوم پر شدید تھا۔ پائیک اسے کمرے میں لے گیا۔ توقع کے برخلاف وہاں کوئی اور نہیں تھا۔ ایڑی کی حرکت سے پائیک نے دروازہ بند کردیا۔ چشمہ گر گیا تھا۔ وہ تڑپ کر لاتیں چلا رہا تھا۔ پائیک نے دایاں ہاتھ استعمال کرنے سے پہلے اس کی پتلون میں اڑسی گن نکال کر ایک طرف اچھال دی۔ حریف کی مزاحمت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ پائیک نے دایاں بازو عقب سے اس کی گردن پر رکھ کر بے رحمی سے دبایا۔ دوطرفہ شدید دباؤ نے حلق بند کردیا۔ مزاحمت کم ہوئی اور چند ساعت میں وہ باسی لوکی کے مانند جھولنے لگا۔ چوک ہولڈ نے دماغ کو خون کی رسد بند کردی تھی۔ پائیک نے اس کی گن اٹھا کر جیب میں رکھی اور کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ پہلے پائیک نے اسے کرسی پر بٹھا کے جکڑ دیا تھا۔

کلوزٹ میں سے اس نے چار ٹریول بیگ برآمد کیے۔ ان میں عام سفری اشیا کے علاوہ رقم تھی۔ ایک بیگ میں لفافہ نظر آیا۔ جس کے ساتھ ایک نوٹ بک تھی۔ نوٹ بک میں اسے لارکن کونرپارکلے کی تصویر ملی۔

ہر بیگ میں کپڑوں کے درمیان امریکی پاسپورٹ پوشیدہ تھے۔ دوطرفہ ائرلائن ٹکٹ بھی موجود تھے۔ چار پاسپورٹ، چار مسافر۔ رولن مارٹینز کا نام پائیک کو جعلی لگا تھا۔ دو آدمی وہ تھے جنہوں نے لارکن کے گھر پر حملہ کیا تھا۔ جس نے ہاؤس کیپر پر تشدد کیا تھا اس کا نام جیمس لیون تھا۔ دوسرے کا نام والٹر کلیبٹ تھا۔ چوتھا بھی پائیک کے لیے اجنبی تھا۔ اس کا نام رومن الٹیری تھا۔ کاغذات کے مطابق چاروں لاس اینجلس کے رہائشی اور امریکی شہری تھے۔ ذرا جانچ پڑتال کے بعد پائیک کو ادراک ہوگیا کہ چاروں پاسپورٹ نقلی تھے۔

اس اثنا میں کرسی پر جکڑے آدمی نے حرکت کا آغاز کیا۔ ڈکٹ ٹیپ کی پکڑ کے باعث وہ کسمسا کے رہ گیا۔ پائیک نے تلاشی بند کی اور عین اس کے سر پر کھڑا ہوگیا۔ براؤننگ نوایم ایم پسٹل پائیک کے ہاتھ میں تھا۔

''تم اسپینش لگتے ہو۔'' پائیک نے کہا۔ ''میں بول سکتا ہوں لیکن انگریزی بہتر رہے گی۔''

اس نے مکروہ انداز میں دانت نکالے گویا اسے کسی بات کی پروا نہیں تھی۔ ''بہتری اسی میں ہے کہ بھاگ جاؤ۔'' وہ بولا۔ ''تمہیں نہیں معلوم کہ تم کس مصیبت میں ہو۔''

جواباً پائیک نے ہاتھ کی پہلی انگلی ہنسلی کی ہڈی کے نیچے نرم ٹشو میں گھسادی۔ اس مقام پر چھبیس اعصاب آکر گچھے کی شکل میں ملتے ہیں۔ اس نے بچنے کی کوشش کی اور کرسی سمیت لڑھک گیا۔ پائیک پیر کرسی پر جما کے جھکا۔ انگلی ابھی تک کالر بون کے نیچے تھی۔ اس نے اس مرتبہ اسپینش میں فریاد کی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

پائیک نے انگلی ہٹالی لیکن وہ جانتا تھا کہ آگ نما اذیت کی لہر اپنی جگہ پر ہے۔ لہٰذا اس نے گردن پر دوسری جگہ انگلی رکھ کر اذیت کو کم کیا اور کرسی سیدھی کردی۔ اس آدمی کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔

پائیک نے کہا۔ ''اسے ڈم ماک کہتے ہیں۔ یہ چینی داؤ ہے۔ سمجھو یہ ڈیتھ ٹچ ہے۔ ڈم ماک، ایکیوپنکچر کی ڈارک سائڈ ہے...... اب بتاؤ لیکس میش کہاں ہے؟''

اس نے تیزی سے دائیں بائیں سر گھمایا۔ ''مجھے کچھ نہیں معلوم۔''

یوں معلوم ہورہا تھا کہ وہ جھوٹ بولتے ہوئے کافی خوف زدہ ہے۔ لیکن پائیک پوری تسلی چاہتا تھا۔ اس نے پاسپورٹ اٹھایا۔ ''تمہارا اصل نام کیا ہے؟''

آدمی نے فوراً جواب دیا۔ ''جورگا پیٹراڈا۔''

''میرے گھر کی نگرانی کیوں کررہے تھے؟''

''لڑکی کے لیے۔'' اس نے پلک جھپکائے بغیر جواب دیا۔

پائیک نے اندازہ لگایا کہ وہ سچ بول رہا تھا۔

''کس نے اس کام پر لگایا تھا؟''

''لوئیس، لوئیس نے کہا تھا۔''

''کون لوئیس؟''

اس نے ایک پاسپورٹ کی طرف اشارہ کیا۔

پائیک نے گھڑی دیکھی اور کھڑکی کے قریب جا کے باہر جھانکا۔ ''تمہیں کیسے پتا چلا کہ لڑکی کہاں مل سکتی ہے؟''

''لوئیس نے تمہارے گھر کے بارے میں بتایا تھا۔''

''تم لوگوں نے ایگل راک اور مالی بو میں لڑکی کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ تیسرا حملہ ایگل آرکانو میں ہوا تھا۔ لوکیشن کی نشاندہی کون کررہا تھا؟''

''مجھے نہیں معلوم۔ میں دو دن قبل آیا ہوں۔'' اس نے جواب دیا۔ پائیک نے پاسپورٹ چیک کیے۔ ٹکٹس اور فلائٹ ڈیٹس پر نظر ڈالی۔ وہ سچ بول رہا تھا۔ وہ الٹیری کے

ساتھ دو دن پہلے آیا تھا۔ کلیٹ بارہ روز قبل وارد ہوا تھا۔ لوئیس سولہ دن سے یہاں تھا۔ پائیک نے ٹکٹ واپس بیگ میں رکھے اور اس کا سیل فون تھرتھرایا۔ کول نے کال کی تھی۔
''یس؟''
''میں اُسے کھانے پینے کا سامان دے کر نکل گیا ہوں۔ تمہاری طرف سب ٹھیک ہے؟''
''ہاں۔''
''او کے۔ ضرورت پڑے تو کال کرنا۔'' کول نے کہا۔ پائیک نے فون بند کر کے جورگا کی طرف دیکھا۔ وہ ہراساں تھا۔ ''لوئیس کس کے لیے کام کرتا ہے؟''
جورگا کے چہرے پر حیرت نظر آئی کہ پائیک لاعلم تھا۔
''ایسٹ بان بیرن۔ ہم سب بیرن کے لیے کام کرتے ہیں۔ دوست یہی تمہاری غلطی ہے کہ تم بیرن کو نہیں جانتے۔ اگر تمہیں علم ہوتا تو اس بکھیڑے میں نہیں پڑتے۔''
کون ہے وہ؟ گینگسٹر؟ بزنس مین؟''
''کارٹل۔'' جورگا یوں مسکرایا گویا اسے کارٹل کا حصہ ہونے پر فخر ہے۔ ''بیرن کے پاس بہت سپاہی ہیں۔ تمہارے پاس کتنے ہیں؟''
پائیک نے جیب سے پانچ مردہ افراد کی تصاویر نکال کر دکھائیں۔ ''مجھے اس قسم کی تفریق پسند ہے۔ بیرن کو اپنے سپاہی بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔''
جورگا کا چہرہ اتر گیا۔ وہ اسپینش میں بڑبڑانے لگا۔
''تم میں سے کتنے بچے ہیں؟'' پائیک نے سوال کیا۔
جورگا نے تھوک دیا۔
پائیک نے پھر انگلی سے ''ڈم ماک'' کا مظاہرہ کیا۔
جورگا بلبلایا۔ ''سات۔''
''چار یہاں ہیں۔ باقی تین کہاں ہیں؟''
''میں نہیں جانتا۔ کارلوس نے ائرپورٹ سے ہمیں یہاں چھوڑا تھا اور لوئیس نے یہاں رکنے کے لیے کہا تھا۔ میں نے ان دونوں کو نہیں دیکھا۔''
''کارلوس کون ہے؟''
''وہ ائرپورٹ پر ملا تھا اور ہمیں یہاں لایا تھا۔''
''اس کا آخری نام بتاؤ۔''
''میں کارلوس کے نام سے جانتا ہوں۔''
''او کے۔ دوسرے تین اس وقت کہاں ہیں؟''
''مجھے نہیں معلوم۔'' اس نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ نروس انداز میں کھڑکی کی طرف دیکھا۔
پائیک چونک اٹھا۔ ''وہ واپس آ رہے ہیں۔'' پائیک نے گن نکالی۔
''نہیں... نہیں... ل... ل... ل...''
بچھلے پردوں کے پار ایک سایہ گزرا۔ فوراً بعد تین دھماکے ہوئے اور شیشے ریزہ ریزہ ہو گئے۔
پائیک پہلے ہی فرش سے چپک گیا تھا۔ دھماکے سے دروازہ کھلا۔ لوئیس گن کے ساتھ نمودار ہوا۔ پائیک نے بلاتامل فائر کیا۔ لوئیس دیوار سے ٹکرا کے گرا۔ دیوار پر لہو کی سرخی تھی۔
پائیک نے اٹھنے یا حرکت کرنے کی غلطی نہیں کی۔ تاہم بیرونی جانب خاموشی تھی۔ پائیک نے جورگا کی طرف دیکھا۔ اس کا آدھا سر غائب تھا۔ وہ مر چکا تھا۔
پائیک دروازے پر آیا۔ وہ صورت حال پوری طرح قابو نہیں کر سکا تھا۔ جورگا کی شکل میں اس کی بہترین سورس دم توڑ چکی تھی۔ پائیک نے باہر جھانکا اور موٹیل کے موٹے منیجر کو دیکھا۔ وہ باہر آیا اور واپس اندر چلا گیا۔ یقیناً وہ پولیس کو فون کرنے گا۔
پائیک نے دروازہ بند کیا اور پھرتی سے لوئیس کی تلاشی لی۔ سیل فون، ڈالرز، چابیاں اور اخبار کا پھٹا ہوا ٹکڑا جس پر فون نمبر لکھا تھا...... ان اشیا کو اس نے بیک پیک میں منتقل کیا۔ جورگا کی گن وہ پہلے ہی رکھ چکا تھا۔ اب اس نے بکھرے شیشے کے دو ٹکڑے منتخب کیے۔ ایک شیشے پر جورگا اور دوسرے پر لوئیس کی انگلیوں کے نشانات لیے۔ شیشے کے ٹکڑوں کو پلاسٹک میں لپیٹ کر محفوظ کر لیا۔ معاً اس کی نظر لوئیس کی پلاٹینم گھڑی پر گئی۔ پاٹک فلپ، ہیرے کے ساتھ اس کی کلائی میں ناموزوں لگ رہی تھی۔ پائیک نے گھڑی اتاری۔ اسے پلٹ کر دیکھا۔ لکھا تھا۔
جارجی کے لیے۔
پائیک نے گھڑی بھی بیک پیک میں منتقل کی۔ تیزی کے ساتھ انداز ے سے اپنی انگلیوں کے نشانات مٹائے اور باتھ روم کی طرف بھاگا۔ دور سے سائرن کی آواز اُبھری۔ شیشہ توڑ کر وہ کھڑکی سے باہر گلی میں کود گیا۔ لوگ سڑک کے دونوں اطراف گاڑیوں کے پیچھے چھپ رہے تھے۔ پائیک نارمل انداز میں پارکنگ میں داخل ہوا۔ دوسری پولیس کار کے پہنچنے تک وہ وہاں سے نکل چکا تھا۔

فتنہ ساماں... فتنہ گر لڑکی کے گرد جاری موت و زیست کا سنسنی خیز کھیل... پُرتجسس ناول کے باقی واقعات آئندہ ماہ پڑھیں۔

خونی محافظ

امجد رئیس

زندگی حادثات کا نام ہے... مگر کچھ حادثات انتہائی غیر معمولی ہوتے ہیں جن کے اثرات تادیر زندگی کو تہ و بالا رکھتے ہیں... زندگی کی رنگینیوں سے بھرپور ایک فتنہ گر لڑکی کا ماجرا... ایک معمولی سے حادثے نے اس کی زندگی کو غیر معمولی بنا دیا... ہر پل... ہر لمحہ اس کے لیے قیامت خیز تھا... سر پر منڈلاتے خطرے نے اسے خوف زدہ کردیا تھا... مگر اچانک ہی ایک مستحکم، توانا اور بہادر شخص اسے اپنی حفاظت کے مضبوط حصار میں لے چکا تھا... ہر دن ایک نئے دشمن سے سامنا معمول بن چکا تھا... گوشۂ عافیت کی تلاش انہیں مسلسل دوڑا رہی تھی...

رابرٹ کریس کے بہترین ناولوں میں سے ایک کا انتخاب......

وہ گرفتھ پارک کے قریب شاپنگ سینٹر میں جاکے رکا۔ کرائم سین پر خبروں میں اس کا کوئی حوالہ نہیں تھا۔ گولیاں میچ ہونے میں کئی ہفتے لگ سکتے تھے۔ جورگا اور لوئیس...... شہر میں دو اور ناقابلِ شناخت لاشوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔ قتل کی کھلی واردات لیکن جواب کوئی نہیں۔

پائیک نے پسٹل ری لوڈ کیا اور اشیا چیک کرنا شروع کیں۔ سب سے پہلے اس نے جورگا کے فون کی جانچ پڑتال کی۔ کالنگ ہسٹری دیکھی۔ جس میں ایک ہی نمبر پر تین کالز گئی تھیں۔ غالباً کالز لوئیس کی طرف گئی تھیں۔ پائیک نے سینڈ کا بٹن دبا کر ری ڈائل کیا۔ اس کے پاس موجود لوئیس کا فون بجنے لگا۔ اب پائیک نے لوئیس کا فون اٹھایا۔ کالز کی لمبی فہرست تھی۔ ایک درجن صرف ایکوے ڈور کی گئی تھیں۔ پائیک نے دیکھا کہ لوئیس اس نمبر پر ہر روز پانچ سات مرتبہ کال کرتا رہا تھا۔

پائیک نے وہی نمبر ری ڈائل کیا۔ چوتھی رِنگ پر جواب آیا۔ ”اس مردود کا پتا چلا؟“ بولنے والے کی آواز گونج دار تھی لیکن روایتی بدمعاشی سے عاری تھی۔ پائیک کو لہجہ فرنچ محسوس ہوا تھا۔

پائیک نے کہا۔ ”ایلیکس میش۔“

”رانگ نمبر۔“ فون بند ہوگیا۔

پائیک نے سینڈ کا بٹن پھر دبایا۔

”لوئیس؟“

”لوئیس اور جورگا مر چکے ہیں۔“ پائیک نے کہا۔

اس مرتبہ وہ محتاط انداز میں بولا۔ ”کون ہو تم؟“

”مردود!“

وہ ہچکچایا۔ ”کیا چاہتے ہو؟“

”تمہیں۔“ پائیک نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

پائیک کی کال نے جان شین کو حواس باختہ کر دیا۔ پائیک نے جواب کا انتظار بھی نہیں کیا اور کہا۔ ”ایک گھنٹے

میں باہر ملو۔‘‘

ایک گھنٹے بعد جان شین لابی سے پارکنگ کو گھور رہا تھا۔ پائیک کی شکل میں اسے ایک خوفناک صورتِ حال کا سامنا تھا۔ پارکنگ میں سرخ چیروکی تھی اور نہ سبز رنگ کی لیکسس۔ کیا وہ آ کے چلا گیا۔ یا ابھی آیا ہی نہیں۔ نہیں وہ آ کے جا چکا ہے اور یہ فرار کا بہترین موقع ہے۔ جان شین لابی سے نکل کر اپنی کار کی طرف چل دیا۔ دھڑکن غیر متوازن تھی۔ جرمن قیمتی کار کے قریب پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور عقب سے پائیک کی آواز آئی۔ ’’جان۔‘‘

جان شین اچھل پڑا۔ پائیک نے کار ڈور پر ہاتھ رکھا اور بولا۔ ’’اندر بیٹھو۔‘‘

’’پلیز، میں بے قصور ہوں۔ میں نے پوری کوشش کی تھی۔‘‘

’’اندر بیٹھو۔‘‘

’’ڈونٹ کِل می۔‘‘

’’کیا حماقت ہے۔ اندر بیٹھو۔‘‘ پائیک نے کہا۔ گھوم کر پائیک خود پسنجر سیٹ پر آ گیا۔ جان شین کی نظر پائیک کے سیاہ بیک پیک پر تھی۔

’’میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ ایف بی آئی والے پہلے ہی گنز لے گئے تھے۔‘‘

پائیک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ’’تم میرے دوست ہو۔ ڈرو مت۔ کام کی بات کرتے ہیں۔‘‘

شین نے سر ہلایا۔ دوست ہیں؟

پائیک نے بیگ کھول کے اس کے سامنے کیا۔ جان شین نے بیگ میں جھانکا۔ ’’یہ کیا ہے؟‘‘

’’ہتھیار اور فنگر پرنٹس ہیں۔ FBI بے خبر ہے۔‘‘

’’کہاں سے لائے ہو؟‘‘ جان شین نے سوال کیا۔

پائیک نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔ ’’وفاق کے جو آدمی گنز لے گئے، کیا تم کو ان کے ناموں کا علم ہے؟‘‘

’’پٹ مین......اور بلانچیٹ۔‘‘

’’بلانچیٹ؟‘‘

’’نہیں معلوم، شاید یہی نام ہے۔‘‘

’’ان دونوں گنز کا مطلب مزید لاشیں؟‘‘

’’ہاں، دو۔‘‘

’’دونوں کا تعلق مالی بو اور ایگل راک سے بنتا ہے؟‘‘

’’ہاں، ایل اے پی ڈی جائے واردات پر ہوگی۔ فائرنگ ہوئی تھی۔ وہ جان جائیں گے کہ کم از کم دو ہتھیار غائب ہیں۔ گولیاں ان کو مل جائیں گی۔ وہ ہتھیاروں سے میچ کریں گے۔‘‘

’’اگر ایف بی آئی کو علم ہوا تو وہ گنز طلب کریں گے؟‘‘

’’ہاں، لیکن انہیں پتا نہیں چل سکتا۔ صرف میں اور تم جانتے ہیں۔ میں تم کو چوائس دے رہا ہوں۔ چاہو تو میرا ساتھ دو۔‘‘

جان شین نے غیر یقینی نظروں سے پائیک کو دیکھا۔

’’ہو کیا رہا ہے؟‘‘ وہ بولا۔

’’میں بھی جاننا چاہتا ہوں، کیا ہو رہا ہے۔ ایف بی آئی نے تمہاری شہادتوں کو قبضے میں لیا ہے۔ وہ کچھ چھپا رہے ہیں۔ اگر ان کو ان دونوں گنز کا پتا چلا تو وہ ان پر بھی قبضہ جمانا چاہیں گے۔‘‘ پائیک نے واضح کیا۔

’’لیکن کیس نمبر کے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتا۔‘‘

’’جان کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ یہ بہت اہم ہے۔‘‘

’’اور یہ فنگر پرنٹس؟‘‘ جان نے بیگ میں جھانکا۔

’’یہ افراد ڈیٹا بیس میں نہیں ہیں۔ یہ لوگ ایکوے ڈور سے آئے تھے۔‘‘ پائیک نے بتایا۔

’’انٹرنیشنل سرچ کے لیے مخصوص درخواست کی ضرورت پڑتی ہے...... یہ بڑا گیم ہے۔‘‘ جان نے سر کھجایا۔

’’ہاں، بگ اینڈ بگر۔‘‘

جان شین نے نچلا ہونٹ چبایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کس حد تک جایا جا سکتا ہے۔ ’’ٹھیک ہے میں دیکھوں گا۔‘‘ بالآخر وہ بولا۔

پائیک گاڑی سے اُتر کر چل پڑا۔ جان اس کی پشت کو تک رہا تھا۔ تم اتنے برے نہیں ہو، جان نے سوچا۔ اسے پائیک کا فقرہ یاد آیا۔ ’’تم میرے دوست ہو۔‘‘

☆☆☆

پائیک نے دو مرتبہ دستک دی اور دروازہ کھول دیا۔

’’میں ہوں۔‘‘ وہ بولا۔ اندر قدم رکھتے ہی اسے خاموشی کا احساس ہوا۔ کول کا آئی پوڈ کافی ٹیبل پر تھا۔ اس کے ساتھ پانی کی کھلی بوتل رکھی تھی۔ لارکن کے میگزینز فرش پر پڑے تھے۔ پائیک نے حرکت بند کر دی اور قوتِ سماعت پر زور دیا۔ کیا لارکن اس کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ نہیں یہ غلط سوچ ہے۔ خالی مکان کا سکوت اپنی شناخت آپ تھا۔ پائیک نے فوڈ بیگ نیچے رکھا اور کبر باہر نکالا۔ اس نے پورا مکان چیک کیا۔ کہیں کسی قسم کی کشمکش کے آثار نہیں تھے۔ شاید کوئی رقعہ چھوڑا گیا ہے لیکن اسے کوئی نوٹ نہیں ملا۔ لارکن کا پرس اور بیگ اس کے بیڈروم میں تھے۔

''احمق اسے نکالنے کے لیے کس نے کہا ہے یہ تو انجن ہے''

وہ باہر مختصر پورچ کے تاریک کونے میں کھڑا ہو گیا۔ زندگی رواں دواں تھی۔ سب کچھ نارمل لگ رہا تھا۔ غالب امکان یہی تھا کہ بے چین، پارہ صفت حسینہ ٹہلنے کے لیے نکلی ہوگی۔ لیکن کس طرف؟ شاید سن سیٹ بولیوارڈ کے بالائی سرے پر۔ وہ باہر آگیا۔ کار میں بیٹھ کر دھیمی رفتار سے چل پڑا۔ آنکھیں اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ دفعتاً اس نے لارکن کو مخالف سمت سے آتے دیکھا۔ چار افراد اس کے آس پاس تھے۔ وہ اپنی دُھن میں قدم بڑھا رہی تھی۔ پائیک نے بغور جائزہ لیا کہ چار آدمیوں نے اسے گھیرا ہوا ہے یا محض عام مسافر ہیں۔ خطرے کی کوئی علامت نظر نہیں آرہی تھی۔ پھر بھی وہ ان پانچوں کے قریب سے آگے نکل گیا۔ کچھ دور جا کر اس نے گاڑی گھمائی اور واپس آیا۔ لارکن سے آگے جا کر اس نے گاڑی روک دی۔ سائڈ مرر میں آخری بار دیکھا اور گاڑی سے اُتر گیا اور سڑک پار کر کے کھڑا ہو گیا۔ ذرا دیر میں لارکن اس کے قریب پہنچ گئی۔ پائیک نے اسے بازو سے پکڑ لیا۔ اس نے بدک کر پائیک کو دیکھا۔ وہ چاروں بھی چونکے تھے۔ پائیک اسے لے کر سڑک پار کر گیا۔ وہ خاموش تھی۔ اسے پسنجر سیٹ پر دھکیل کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ کئی افراد متوجہ ہوئے تھے لیکن لارکن کی خاموشی کے باعث کسی نے مداخلت نہیں کی۔

پائیک غصے میں تھا لیکن اس نے اظہار نہیں کیا۔

''کہاں گئی تھیں؟''

''کلب۔''

''کیسا کلب؟''

''کلب پری وان۔''

''کیوں؟''

''ڈانس کرنے۔''

پائیک نے کڑوا گھونٹ لیا۔ ''کسی سے بات کی تھی؟''

''ہاں۔''

''کیا؟''

''کچھ خاص نہیں۔'' لارکن نے بوریت سے کہا۔

"نام بھی بتایا؟"
"مونا۔" لارکن نے جواب دیا۔
پائیک نے اطمینان کی سانس لی، مزید پوچھ گچھ کے بعد اس نے گاڑی ایک طرف روکی اور لارکن کی طرف دیکھا۔
"نشے میں ہو؟" پائیک نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔
"نہیں۔ اپنا چشمہ ہٹاؤ۔ اس وقت سن گلاسز کی کیا تک ہے۔ میری آنکھیں دیکھ رہے ہو۔ مجھے اپنی آنکھیں دکھاؤ۔" لارکن نے چیخ کر کہا۔
"میری آنکھیں انوکھی نہیں ہیں۔ تم نے جو حرکت کی ہے، وہ ہم دونوں کو مروانے کے لیے کافی تھی۔" پائیک نے سرزنش کی۔
وہ باپ کے ہمراہ صحرا میں پائیک سے ملی تھی۔ وہ اس کی آنکھیں دیکھنا چاہتی تھی لیکن اب وہ خوف زدہ تھی۔
پائیک نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔ "کیا تم مرنا چاہتی ہو؟ کیا تم گھر جانا چاہتی ہو؟ میں تمہیں گھر پہنچا دوں گا۔ گھر جاؤ اور مرو۔ اگرچہ میں یہ نہیں چاہتا۔"
"نہیں، میں ایسا نہیں چاہتی۔"
"میں خودکشی یا زندگی ضائع کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔ ہاں کسی مقصد کے لیے زندگی داؤ پر لگا سکتا ہوں۔ یہ ایک الگ معاملہ ہے۔"
وہ الجھن سے اسے گھور رہی تھی۔
"گھر جانا ہے، مرنا ہے تو مرو......"
"نہیں۔"
"میں روکوں گا نہیں۔" پائیک نے درشتگی سے کہا۔
لارکن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ "میں صرف اپنی کار ڈرائیو کرنا چاہتی ہوں۔"
"زندہ رہو گی تو ڈرائیو کرو گی...... ناچو گی۔ میں تمہیں بیس منٹ میں گھر پہنچا دوں گا۔"
"تمہیں نہیں معلوم میری طرح ہونا کیسا ہوتا ہے۔"
"تمہیں نہیں معلوم میری طرح ہونا کیسا ہوتا ہے۔" پائیک نے اپنے لیے وہی جملہ دہرا دیا۔
وہ خاموش تھی۔
پائیک نے نرم رویہ اختیار کیا۔ "مجھے بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟"
"میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔"
"دوبارہ کہو۔"
"میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔"
پائیک اس کا ہاتھ چھوڑ کے سیدھا ہوا اور اسٹیئرنگ وہیل سنبھالا۔ "ہم دونوں زیادہ مختلف نہیں ہیں۔"
وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔ "اوہ مائی گاڈ۔"
پائیک نے گاڑی آگے بڑھائی۔ "تم چاہتی ہو کہ تمہیں دیکھا جائے اور میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نہ دیکھے۔ بس اتنا فرق ہے۔"

☆☆☆

گھر پہنچ کر انہوں نے کھانا کھایا۔ لارکن جلدی سونے چلی گئی۔ پائیک جاگ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، کیا گھر خالی کر دینا چاہیے۔ رات وہیں رکنے کا فیصلہ کر کے وہ کھڑا ہو گیا۔ ہر کھڑکی سے اس نے چاروں اطراف گھر کے باہر جائزہ لیا۔ رات وہ بہت کم سویا۔ اسے یقین تھا کہ میش غصے میں ہے۔ اسے موقع دیے بغیر دباؤ برقرار رکھنا تھا۔ یہاں تک کہ میش ردِعمل دینے پر مجبور ہو جائے۔ وہ میش کو اسٹریس میں لا رہا تھا۔ میش شکاری نہیں خود ایک شکار تھا۔ پائیک کو یہ احساس دشمن کے اندر بیدار کرنا تھا۔ پھر وہ غلطی کرے گا۔
صبح اس نے فون کر کے کول کو موٹیل والے واقعے کے بارے میں بتایا۔ لارکن اٹھ گئی تھی۔
"کافی تم نے بنائی ہے؟"
"میں تمہیں بیدار کرنا نہیں چاہتا تھا۔"
لارکن نے یوں نظریں چرائیں گویا وہ رات والی غلطی پر شرمندہ ہو۔
پائیک اسے ٹیبل پر لایا جہاں پاسپورٹس اور کاغذات کول کا انتظار کر رہے تھے۔ لوئیس کا پاسپورٹ اٹھا کر اس کی تصویر لارکن کو دکھائی۔
لارکن نے نفی میں سر ہلایا۔ "کون ہے یہ؟"
"ان میں سے ایک ہے جنہوں نے تمہارے گھر پر حملہ کیا تھا۔ اس کا اصل نام لوئیس ہے۔ نام کا آخری حصہ نہیں معلوم۔"
"لیکن پاسپورٹ پر جیمس لیون لکھا ہے؟"
"پاسپورٹ نقلی ہیں۔" پائیک نے بتایا اور دوسرے پاسپورٹ دکھائے۔ لارکن نے کسی کو نہیں پہچانا۔
"تمہیں یہ کہاں سے ملے؟" لارکن نے سوال کیا۔
پائیک نے سوال نظرانداز کر دیا۔ "کیا تم نے بیرن کا نام سنا ہے؟"
"نہیں۔"
"اور کارلوس کا نام؟"
لارکن نے پھر نفی میں گردن ہلائی۔
کول آیا تو تیرہ انچ کا چھوٹا ٹی وی اس کے ساتھ تھا۔

حالانکہ کسی نے فرمائش نہیں کی تھی۔ ٹی وی ایک طرف سائڈ ٹیبل پر رکھ کر آن کر دیا۔ لارکن کافی کے ساتھ کاؤچ پر چلی گئی۔ اس کی توجہ ٹی وی پر تھی۔

کول ٹیبل پر پائیک کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کول نے پاسپورٹس کا جائزہ لیا۔ "فیک ...... بہترین نقل ہے۔" اس نے تبصرہ کیا۔ پائیک نے اسے اسپائرل نوٹ بک دکھائی۔ نوٹ بک میں خستہ حال نوٹس تھے، جیسے میش ڈرائیونگ کے دوران لکھتا رہا ہو۔ ان کو پڑھنا مشکل تھا۔ البتہ نمبرز واضح طور پر فون کے تھے۔ پھر اس نے گھڑی اٹھائی۔ گھڑی کو پلٹتے ہی وہ چونکا۔

"جارجی کے لیے، یعنی جارج جیسے جارج کنگ؟"

"یہ ستر ہزار ڈالرز کی گھڑی ہے۔" پائیک نے کہا۔

"فون نمبر دکھاؤ۔" کول نے گھڑی ایک طرف رکھ دی۔

پائیک نے ایک فہرست تیار کی تھی۔ جس میں ہر فون سے کی جانے والی کالز اور وصول شدہ کالز کا ریکارڈ تھا۔ جورگا نے صرف تین کالز کی تھیں۔ تینوں لوئیس کے نمبر پر۔ لوئیس نے سینتالیس کالز انیس مختلف نمبروں پر کی تھیں۔ کول نے فہرست دیکھی پھر فون آن کیے۔

"ویری بیڈ۔" وہ بولا۔ "اگر پاس ورڈ ہوتے تو میسجز بھی سنے جاسکتے تھے۔"

"فون آن رہنے چاہئیں۔ ممکن ہے کوئی کال کرے۔" پائیک نے کہا۔

"تم نے جسے فون کیا تھا شاید یہ خیال بہت اچھا نہیں تھا۔" کول نے تبصرہ کیا۔ "ممکن ہے اس نے فون ضائع کر کے دوسرا لے لیا ہو۔"

"میں پریشر ڈالنا چاہتا تھا۔"

"لیکن یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ میش تھا؟"

"ہاں یقین نہیں کیا جاسکتا۔"

"ٹھیک ہے، شاید میں ان نمبرز سے کچھ حاصل کر سکوں۔" کول نے فہرست پر نگاہ ڈالی۔ "لوئیس نے انیس نمبرز پر فون کیا۔ تمام پھینکے نہیں جائیں گے۔ میں فون کمپنی میں اپنے دوست سے بات کرتا ہوں۔ شاید وہ مدد کر سکے۔ وہ دوسری سروس پرووائڈرز سے کال ریکارڈ حاصل کر سکتی ہے۔ جلد یا بدیر بریک تھرو ملے گا۔"

پائیک نے لارکن کی طرف دیکھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ "تم ٹھیک ہو؟" پائیک نے کہا۔

"آئی ایم گڈ۔" وہ پھر ٹی وی کی طرف متوجہ ہوگئی۔

پائیک ان کو وہیں چھوڑ کر اٹھ گیا۔ فرنٹ ونڈو سے باہر دیکھا۔ کوئی غیر معمولی بات یا حرکت ناپید تھی۔ کوئی اجنبی کار نظر نہیں آئی۔

"لوئیس کب یہاں آیا تھا؟"

کول نے تاریخیں دیکھ کر کہا۔ "ٹکٹ کے مطابق لارکن نے جب ایکسیڈنٹ کیا تھا اس کے چار دن بعد۔ یعنی FBI دخل انداز ہو چکی تھی اور لارکن باپ کے ساتھ واپس گھر پر تھی۔ اگر وہ لارکن کے پیچھے ہوتے تو جائے حادثہ کے بجائے بیورلے ہلز میں ہوتے۔ انڈسٹریل ایریا میں کیا کر رہے تھے۔ جو ہوا، وہ حادثے کے بعد شروع ہوا۔"

پائیک، کول کی بات سمجھ رہا تھا۔

"ہمیں ایک بار پھر وہاں جانا چاہیے۔" کول نے تجویز پیش کی اور پائیک نے لارکن کو اٹھتے دیکھا۔

"کہاں کا پروگرام ہے؟" وہ بولی۔

"تم یہاں رکنا چاہو تو......"

"نہیں میں ساتھ جاؤں گی۔" لارکن نے بات کاٹی۔

وقفے کے بعد پائیک نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔"

☆☆☆

انہوں نے سن سیٹ بولیوارڈ کو پار کیا ہی تھا کہ جان شین کی کال آگئی۔ وہ سرگوشیوں میں بات کر رہا تھا۔

"دو انٹر پول کے ایجنٹ جنوبی امریکن ڈیٹا بیس میں ہیں۔" وہ بولا۔ "جورگا مینوئل پیٹراڈا اور دوسرا لوئیس ایلیا مینڈوزا۔ دونوں ہی متعدد مرڈر کیسز میں مطلوب تھے۔"

"وہ کس کے لیے کام کرتے تھے؟"

"کوئی ایسٹ بان بیرن ہے جس کے ساتھ وہ منسلک تھے۔ ایکوے ڈور سے باہر بیرن کوئٹو کارٹیل کا حصہ ہے۔ کوئٹو چند گروپس میں سے ایک ہے جو کولمبیا میں میڈلین اور کالی کارٹیلو کے ٹوٹنے کے بعد وجود میں آئے۔"

"کیا ان کے ساتھی یا فیملی یہاں امریکا میں ہیں؟"

"ایسا نہیں لگتا۔ دونوں بیرن نامی آدمی کے لیے سولجرز کے مانند تھے۔" جان شین نے جواب دیا۔

جورگا سے پائیک نے جو کچھ معلوم کیا تھا۔ جان شین نے اس کی گویا تصدیق کر دی۔ لیکن پائیک کے لیے کوئی نئی مفید بات سامنے نہیں آئی جو اسے میش کے قریب لے جاتی۔

"ایگل راک اور مالی بو سے ملنے والا اسلحہ ایف بی آئی نے اپنے قبضے میں کر لیا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اس کا تعلق بھی کوئٹو گروپ سے ہے؟" جان نے سوال کیا۔

"ہاں۔" پائیک نے جواب میں کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ ایف بی آئی کو پہلے سے ان کی

پہچان ہے۔ میرے خیال میں وہ صرف دوسروں کو اس بکھیڑے سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔''
''غالباً تمہارا خیال ٹھیک ہے جان۔''
''میری سمجھ سے باہر ہے۔ اگر ایکوے ڈور کے ایسے مجرموں کی پہچان ہوتی ہے تو ایف بی آئی کو کیا تکلیف ہے؟''
''پائیک خود الجھن میں تھا کہ کنگ کے خلاف کیس کو کھلنے سے بچانے کے لیے ایف بی آئی کیوں توانائی صرف کررہی ہے۔ پائیک کو یقین تھا کہ پٹ مین کچھ چھپا رہا ہے۔ کیا چھپا رہا ہے؟ وہ بے خبر تھا۔
''فی الحال میں ہر بات سے آگاہ نہیں ہوں۔'' پائیک نے کہا۔''مزید علم ہوا تو بتاؤں گا۔''
''ٹھیک ہے۔فون بند کررہا ہوں۔''
''اوکے۔'' پائیک نے لارکن کی طرف دیکھا۔
''جو لوگ تمہاری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں، وہ ایسٹ بان بیرزن کے لیے کام کرتے ہیں۔''
''میں نے سوچا تھا کہ وہ میش کے آدمی ہیں۔'' لارکن نے کہا۔
''پٹ مین نے بتایا ہوگا۔ ویسے بیرزن اور میش کا تعلق بنتا رہے۔ پٹ مین کے مطابق میش جنوبی امریکا سے رقم یہاں انویسٹ کرتا ہے۔''
''بڈ فلین نے ڈیڈی اور گورڈن کو بتایا تھا تم میری حفاظت کے لیے بہترین ہو۔ میرا خیال ہے کہ ٹھیک کہا تھا۔'' لارکن نے پُرسوچ انداز میں کہا۔
''بڈ فلین نے اور کیا کہا تھا؟''
''یہی کہ ہم تم پر بھروسا کرسکتے ہیں۔ اس نے گارنٹی دی تھی۔''
پائیک جواب میں خاموش رہا۔

☆☆☆

جائے حادثہ کے قریب انہوں نے گاڑی روک دی۔ کول نے اپنا تیار کیا ہوا بڑا سا نقشہ نکالا۔ جس پر نشانات، لکیریں، نام اور نمبر لکھے تھے۔ ان آدمیوں کے نام بھی تھے جن کے اس نے انٹرویو لیے تھے۔
''یہ جاسوسی ہے یا ریسرچ؟'' پائیک نے کہا۔
''ایک جیسی بات ہے۔'' جواب آیا۔
دن کا آغاز تھا۔ سائڈ واک پر ورکرز پلاسٹک کے ناشتے دان کے ساتھ چلتے نظر آرہے تھے۔ کول نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھی۔ یہ ایک گودام کا پتا تھا۔ نمبر کی جگہ 18187 لکھا تھا۔ کول نے نقشہ لپیٹ کر جیب میں رکھا۔
''چلو اُترو۔''
پائیک نے لارکن کو دیکھا۔''کیا خیال ہے؟''
''میں ساتھ ہوں۔'' وہ بولی۔
کول نے اُتر کے اطراف کی چھتوں اور کھڑکیوں کو یوں تاڑا جیسے وہ سیکرٹ ایجنٹ ہو اور پریذیڈنٹ کے اترنے سے پہلے راستہ صاف کررہا ہو۔ پھر گھوم کر اس نے عقبی نشست سے نیلے رنگ کا ڈفل بیگ اٹھا کے کندھوں سے گزارا اور پیٹھ پر لٹکالیا۔ اب اس نے لارکن کی طرف کا دروازہ کھولا۔
''دیکھتے ہیں وزٹ کارآمد ہوتا ہے یا نہیں۔''
''کیا تم غیر قانونی طریقے سے گھسوگے؟'' وہ بولی۔
''غیر قانونی طریقہ میں پہلے اختیار کرچکا ہوں۔ گودام ویسے بھی متروکہ اور ویران ہے۔''
وہ تینوں ایک کیٹرنگ ٹرک کے قریب سے گزر کے گلی میں داخل ہوگئے۔ متروکہ گودام دائیں ہاتھ پر تھا۔ بڑے دروازے کو چین سے بند کیا گیا تھا۔ کول رُکے بغیر آگے بڑھ گیا۔ آگے کونے پر پارکنگ تھی۔ یہاں دوسرا لوڈنگ ڈاک عمارت کے اندر جارہا تھا۔ آہنی دروازے پر بلڈنگ کی فروخت یا لیز کا اشتہار موجود تھا۔ کول نے جالی سے جھانکا۔
''وہ یہاں تھے۔'' اس نے گویا انکشاف کیا اور انگلی سے چھت کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ہلکے نیلے رنگ کا الارم پینل نصب تھا۔ جس کا کور غائب تھا۔ پرانے تار کاٹ کے کسی نے نئے تار جوڑ دیے تھے۔ کول نے پائیک کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ ڈفل بیگ سے اس نے دو فٹ لمبا بولٹ کٹر نکالا اور وزنی قفل کی رکاوٹ توڑ دی۔ پائیک اطراف میں نظر رکھے ہوئے تھا۔ گیٹ کھول کر وہ اندر چلے گئے۔ گیٹ کو واپس اپنی جگہ پر کردیا۔ اسٹاف ڈور پر تین مضبوط تالے موجود تھے۔ کول نے انہیں بھی ٹھکانے لگایا۔ پائیک، لارکن کی طرف سے مطمئن تھا۔ وہ بات چیت کررہی تھی نہ ہی کوئی سوال۔ دروازہ کھول کے کول نے فلیش لائٹ نکالی اور پائیک کو پکڑا دی۔ ایک لائٹ خود اس کے ہاتھ میں تھی۔ قابلِ تلف وینائل گلوز بھی اس نے دونوں کو پکڑا دیے۔
نیم اندھیرے میں پہلے پائیک نے قدم اندر رکھا۔ اندر سے فرنیچر نکال لیا گیا تھا۔ فرش پر گرد کی تہ کے علاوہ پیشاب کی بو تھی۔ یقیناً وہاں چوہے بھی تھے۔ فلیش لائٹ کی روشنی میں پائیک الجھ گیا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ گرد میں تازہ قدموں کے نشان نظر آرہے تھے۔

لارکن کا منہ بنا ہوا تھا۔ ”بہت بدبو ہے۔“ وہ خوشبودار مٹی کی بنی ہوئی خوشبوؤں میں رہنے والی..... خوش خرام وخوش ادا...... اس کے لیے یہ جگہ بُرے خواب کے مانند تھی۔ کول نے سرگوشی کی۔ پائیک نیچے جھکا ہوا تھا۔

”تین آدمی...... تقریباً ایک ہفتہ قبل۔“ وہ کھڑا ہو گیا۔ روشنی میں اس نے قدموں کی سمت دیکھی جو دوسرے کمرے تک گئی تھی۔ اس نے دوسرے کمرے کی کھڑکی سے روشنی اندر ڈالی۔ وہاں اندر مزید قدموں کے نشان تھے۔ کول اور لارکن اس کے دائیں بائیں موجود تھے۔

”وہ یہاں آئے...... لیکن واپس نہیں گئے۔“ پائیک کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی۔ لارکن نے کھڑکی میں جھانکا۔

”وہ کیا تلاش کر رہے تھے؟ اور اس جگہ سے میرا کیا تعلق ہے؟“ وہ بولی۔

کول نے دروازے پر ہاتھ رکھا۔ ”یہی معلوم کرنا ہے۔“ دروازہ کھلتے ہی امونیا کی تازہ بو ناک میں چڑھی۔ لیکن امونیا کے پیچھے ایک اور بو تھی۔ امونیا سے تیز اور ناگوار۔ پائیک کے جبڑے بھنچ گئے۔ اس نے کول کی طرف دیکھا۔ لارکن نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔ ”اوغ“ کمرے کے پار ایک اور دروازہ تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ پائیک نے آگے بڑھ کر کھلے دروازے سے گودام کو روشن کرنے کی کوشش کی۔ کول اور لارکن ساتھ تھے۔ دو فلیش لائٹس کی روشنی بھی ناکافی لگ رہی تھی۔

”اوہ مائی گاڈ۔“ لارکن کی آواز آئی۔ نیم اندھیرے میں اس نے کار پہچان لی تھی۔ مرسیڈیز سیڈان لوڈنگ ڈول/ ڈاک کے قریب کھڑی تھی۔ ”یہ وہی کار ہے جس میں نے ٹکر ماری تھی۔ اس کا عقبی کونا دیکھو۔“ وہ کار کے قریب گئی اور اندر جھانکا اور اپنا پیٹ پکڑ لیا۔ بو تیز ہوگئی تھی۔ کول نے اس کا بازو پکڑ کے کار سے دور کیا۔ پائیک نے فلیش لائٹ کی روشنی اندر ڈالی۔ پسنجر سیٹ پر ایک مردہ شخص کونسول پر ڈھلکا پڑا تھا۔ دوسری لاش عقبی سیٹ پر تھی۔ وہ کوئی عورت تھی۔ اس کی لاش اس طرح سمٹی پڑی تھی کہ گھٹنے بالائی بدن کی طرف تھے۔ دونوں برہنہ تھے۔ دونوں کے ٹخنے اور کلائیاں رسی سے بندھی تھیں۔ دونوں کے سروں میں پیچھے سے گولی ماری گئی تھی۔ پائیک نے رخ لارکن کی طرف کیا۔

”میرا خیال ہے کہ ان دونوں کا تعلق جارج فیملی سے ہے۔ کیا تم دیکھ سکتی ہو؟“

لارکن منہ سے سانس لے رہی تھی۔ چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا لیکن اس نے قریب آ کر اندر جھانکا۔

”اوہ مائی...... یہ وہی ہے۔ جارج کنگ۔“

پائیک نے کول کی طرف دیکھا۔ کول نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی۔

”تم ایلوس کول کے ساتھ جاؤ۔ میں چند منٹ رکوں گا۔“ پائیک نے لارکن سے کہا۔

”نہیں، میں ٹھیک ہوں۔“ لارکن کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔ وہ خود کو مضبوط کر رہی تھی۔ پائیک نے دل میں تعریف کی۔

”ٹھیک ہے، رومال چہرے پر رکھو۔ رومال نہیں ہے تو قمیص کا دامن استعمال کرو۔“ پائیک نے کہا۔

لارکن نے شرٹ کا سہارا لیا۔ وہ اور کول دونوں چند قدم پیچھے ہٹ گئے۔

چابیاں ابھی تک اگنیشن میں تھیں۔ اس کا مطلب گاڑی لاک نہیں تھی۔ پائیک نے دروازہ کھولا۔ بدبو کا بھبکا آیا۔ پائیک ان چیزوں کا عادی تھا۔ افریقہ میں تو کہیں زیادہ بدتر حالات سے گزرا تھا۔ پہلے اس نے جارج کنگ کا جائزہ لیا۔ گولی دائیں کان کے پیچھے ماری گئی تھی جو بائیں کنپٹی سے نکل گئی تھی۔ کار میں خون کا فقدان اشارہ کر رہا تھا کہ کنگ کو مار کر بعد میں کار میں ڈالا گیا تھا۔ کیلی فورنیا کی وہیکل رجسٹریشن سلپ اور انشورنس کارڈ جارج کنگ کے نام پر تھا۔ دونوں اشیا سن وائزر کے ساتھ کلپ کی گئی تھیں۔ عورت کو بھی سر کی پشت پر گولی ماری گئی تھی لیکن اسے دو گولیاں ماری گئی تھیں۔ دائیں آنکھ اور رخسار کا ایک حصہ غائب تھا۔ اسے بھی کسی اور لوکیشن پر مارا گیا تھا یا اسی عمارت میں کہیں مارا گیا تھا۔ پھر کار میں ڈال کر مرسیڈیز یہاں کھڑی کی گئی تھی۔ پائیک نے کار ڈور بند کیا اور کول کی طرف چل دیا۔ لارکن اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

کول نے فلیش لائٹ گودام کی چھت کی جانب کی۔

”وہ اسکائی لائٹ کے ذریعے یہاں آئے تھے اور گودام اندر سے کھولا پھر کار لا کر وہاں کھڑی کر دی۔“

”چلو باہر نکلو۔“ لارکن بولی۔

باہر آ کر انہوں نے گلوز بھی اُتار دیے۔ کول نے لارکن کو مخاطب کیا۔ ”ہٹ مین اور بلاتجیسٹ جب پہلی مرتبہ تم سے ملے تو گھر آئے تھے؟“

”ہاں۔“

”ڈاؤن ٹاؤن ملاقات کہاں ہوئی تھی؟“

”رائل بلڈنگ۔ وفاقی دفاتر بھی وہیں ہیں۔“

''ان دونوں کے علاوہ بھی کوئی اور تھا؟''
''کیا فرق پڑتا ہے؟'' لارکن نے سوال کیا۔
''وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہے، کیا پٹ مین کا تعلق واقعتاً وفاق سے ہے۔ اس نے جو کچھ تمہیں بتایا وہ سب جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ پٹ مین کے مطابق میش تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش اس لیے کر رہا ہے کہ تم کنگ کے خلاف گواہی نہ دے سکو۔'' پائیک نے واضح کیا۔ ''مطلب یہ کہ اتھارٹی کے سامنے تصویر دیکھ کر تم جارج کو پہچان لو گی۔''

لارکن نے سر ہلا کے انکار کیا۔ ''لیکن جارج مر چکا ہے۔''
''ہاں، یہ میش کے آدمیوں کا کام ہے اور میش جانتا ہے کہ کنگ مر چکا ہے۔''
لارکن بے قراری سے کسمسائی۔ وہ خود کو تاریک اور خطرناک کونے میں کھڑا دیکھ رہی تھی۔
''شاید...... شاید کسی اور نے مارا ہو۔ شاید میش نے نہیں مارا۔'' لارکن نے الجھن سے کہا۔
پائیک نے جواب دیا۔ ''لوئیس کی کلائی پر جارج کنگ کی گھڑی تھی۔ یہ میش کی حرکت ہے۔''
''لیکن وہ اب بھی میرے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟''
''میں نہیں جانتا۔''
''حیرت ہے کہ جہاں حادثہ ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے قریب لاشیں کیوں لا کے رکھیں؟'' کول نے سوال اٹھایا۔
''کچھ اور بتاؤ۔'' پائیک نے کول کو اشارہ کیا۔
کول نے لارکن کو دیکھا۔ ''وہ دونوں حادثے کے دو دن بعد تم سے گھر پر ملے۔ جبکہ دونوں حادثے کے ایک دن بعد یہاں انٹرویو کرتے پھر رہے تھے۔ اور لوگوں کو دو آدمیوں کی تصاویر دکھا رہے تھے۔ پٹ مین تمہیں ملنے سے قبل ہی جانتا تھا کہ میش کار میں تھا۔ ان دونوں نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی۔''
لارکن نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے۔ ''پلیز مجھے بتاؤ کہ مزید خرابی نہیں ہوگی۔''
پائیک نے اسے خود سے قریب کرلیا۔ تاہم یہ قربت زیادہ طویل نہیں تھی۔

☆☆☆

بلڈنگ اور لاشیں کول کے لیے پریشان کن تھیں۔ کسی نے وہاں لاشیں رکھنے کے لیے بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ قاتل نے وہ مخصوص جگہ پیغام دینے کے لیے چنی تھی۔ کول یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ پیغام دینے والا کون ہے۔ وصول کرنے والا کون ہے؟ یعنی پیغام کس کو دیا گیا ہے؟
وہ سانتا مونیکا بولیوارڈ کے فری وے پر ٹیم سے الگ ہو گیا تھا۔ وہ ہالی ووڈ کے مغرب میں اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا۔ عمارت میں اس کا آفس چوتھی منزل پر تھا۔ آفس سے متصل کمرا جو پائیک کے لیے مخصوص تھا۔ یہ اور بات تھی کہ وہ کمرا کبھی زیرِ استعمال نہیں رہا۔ سینٹر ٹیبل کے دوسری جانب دو کرسیاں ڈائریکٹرز کے لیے تھیں۔ کبھی کبھار ایک سے زیادہ کلائنٹ کو بھگتانا پڑتا تھا۔ دونوں کرسیوں کے عقب میں فرنچ ڈور ایک بالکونی میں کھلتا تھا۔ جہاں کھڑے ہو کر نیچے تمام سانتا مونیکا بولیوارڈ اور چینل آئی لینڈز کو دیکھا جا سکتا تھا۔ کول نے فرنچ ڈور کھول دیا اور ڈیسک پر واپس آ کے فون اٹھایا۔ وہ فلوریڈا میں مارلا ہینڈرک نامی عورت سے رابطہ کر رہا تھا۔ جو گودام کی ملکیت کی ہسٹری بتا سکتی تھی۔
کول کئی برسوں سے اس کی خدمات سے مستفید ہو رہا تھا۔ مارلا آن لائن ڈیٹا بیسز کو سرچ کرنے کی دسترس اور مہارت سے لیس تھی۔ اگرچہ ملٹری، میڈیکل اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس کی دسترس سے باہر تھے۔ مارلا سے بات کر کے کول نے فون کمپنی میں اپنے دوست کا نمبر ملایا۔ مدعا بیان کرنے کے بعد کول نے اسے تنبیہہ کی کہ زیادہ تر نمبر جو وہ دے رہا ہے وہ قابل تلف فون کے ہیں اور چار انٹرنیشنل ہیں۔
''انٹرنیشنل نمبرز کے ساتھ پرابلم ہوگی اگر وہ ان لسٹڈ ہوئے۔'' جواب ملا، بولنے والی عورت تھی۔
''غالباً وہ ایکوے ڈور سے ہیں۔'' کول نے کہا۔
''چاہے وہ سائبریا کے ہوں مشکل ہوتی ہے۔ غیر ملکی تعاون میں ہچکچاتے ہیں جب تک آفیشل چینل استعمال نہ کیا جائے۔ اور ایسے چینل میں استعمال نہیں کر سکتی۔ قابل تلف فون اگر کیش پر خریداری ہوئی ہے تو مالکان کا نام معلوم نہیں کیا جا سکتا۔''
''کسی خاص نمبر کا کال ریکارڈ حاصل کر سکتی ہو؟'' کول نے دریافت کیا۔ ''جلد یا بدیر ان نمبروں میں سے کوئی اصل فون پر کال کرے گا اور پھر ایسے فون کے مالک یا مالکان کے نام معلوم کیے جا سکتے ہیں۔
وہ بولی۔ ''میں کوشش کرتی ہوں۔ نمبرز دو۔''
اس کام سے فارغ ہو کر کول نے ایک بار پھر این سی آئی سی (نیشنل کرائم انفارمیشن سینٹر) کی رپورٹ نکالی جو

میش کے بارے میں تھی۔ اس خیال سے کہ کہیں کچھ اس نے مس نہ کر دیا ہو۔ دوبارہ پڑھنے پر بھی کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی۔ تفتیش کرنے والے ایجنٹس کے ناموں کا جائزہ لینے کے بعد اس نے اسپیشل ایجنٹ ڈیرل ولس کو نوٹ کیا۔ جس کا تعلق کولوراڈو اسٹیٹ جسٹس ڈپارٹمنٹ سے تھا۔ اس کا فون اگرچہ چھ سال پرانا تھا تاہم کول نے ڈائل کیا۔

کسی عورت نے جواب دیا۔ ''انویسٹی گیشن۔''

''ڈیرل ولس پلیز۔''

کول کو پانچ منٹ انتظار کرنا پڑا۔

''ولس بات کر رہا ہوں۔'' مردانہ آواز آئی۔

''سر میں ہینو فرہم ہوں۔ مین ڈیون شائر میں ڈی ٹو کے طور پر ہومی سائڈ کے ساتھ ہوں، لاس اینجلس پولیس ڈپارٹمنٹ۔ ایک قتل کے سلسلے میں فون کیا تھا جو چند برس قبل ہوا تھا۔ قاتل فرار ہو گیا۔ اس کا نام الیگزینڈر میش ہے۔''

کول نے فرضی بیج نمبر بھی بتایا۔ اسے کم ہی شک تھا کہ ولس بیج نمبر کاپی کرے گا۔

''اوہ ہاں، لیکن مسئلہ کیا ہے؟''

''ہم نے این سی آئی سی کی بریف حاصل کی ہے۔ تم نے اشارہ کیا تھا کہ وہ کولمبیا فرار......''

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ان دنوں وہ ایک لڑکے کے ساتھ دھندا کر رہا تھا۔ ڈرگز لانا چاہتا تھا۔ اس نے لڑکے کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کی۔ لڑکے کا نام گونزالو لیڈر تھا۔ جب ہم نے چالان پیش کیا تو وہ کولمبیا بھاگ گیا۔''

''گونزالو سپلائر تھا؟'' کول نے استفسار کیا۔

''وہ ان میں سے ایک تھا جو کالی اور میڈلن کارٹل ٹوٹنے کے بعد ابھرے تھے۔''

''کیا میش کو ایسٹ بان بیرن نامی آدمی نے اپنے ساتھ ملا لیا تھا؟''

''سوری، میں صرف گونزالو کو جانتا ہوں۔''

چھ برس لمبا عرصہ تھا۔ ممکن تھا کہ میش گونزالو سے ہٹ کر بیرن یا کسی اور کارٹل کے ساتھ مل گیا ہو۔

کول نے کہا۔ ''آل رائٹ، میں میش کی طرف آتا ہوں۔ کیا میش لاس اینجلس میں بھی سرگرم رہا تھا؟''

''کہہ نہیں سکتا...... معاملہ کیا ہے؟''

''میش لاس اینجلس میں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ ایک سے زیادہ مرڈرز میں ملوث ہے۔''

ولس کی آواز آئی۔ ''تم الیگزینڈر میش کے بارے میں بات کر رہے ہو؟''

یہ مکا بھی ضابطے کے خلاف ہے...... مجھے اصول سکھانے والے کا یہی انجام ہوتا ہے

''ہاں، بالکل۔''

کچھ دیر کا وقفہ آیا۔ ''پارٹنر، میش وہاں نہیں ہے۔ وہ مر چکا ہے۔''

کول کی کھوپڑی گھوم گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا بولے۔ ولس کی آواز یقین سے بھرپور تھی۔

کول نے کہا۔ ''ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کی جانب سے میش کی شناخت ہمارے پاس کنفرم ہے۔ تم کہہ رہے ہو کہ ڈپارٹمنٹ غلط ہے؟''

''صحیح غلط کی بات نہیں ہے۔ میں صرف میش کی موت کی تصدیق کر رہا ہوں۔ کولمبین اور ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن کتوں کی طرح گونزالو کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ ہمیں وہیں سے معلوم ہوا تھا کہ میش ختم ہو چکا ہے۔ کولمبین نیشنل پولیس نے ڈرگ ایڈمنسٹریشن کو کال کی اور ڈی ای اے نے مجھے کال کی۔ میش نے ایک ڈرگ ڈیل گونزالو اور کسی وینزولان کے درمیان سیٹ کی تھی۔ صرف گونزالو سامنے آیا۔ وینزولان غائب تھا۔ گونزالو نے میش کو ٹھکانے لگوا دیا۔

''اگر میش مر گیا تو تم لوگوں نے اس کی گرفتاری کے وارنٹ کیوں بند نہیں کیے۔'' کول نے اعتراض کیا۔

''گونزالو کے پیچھے انڈر کور ایجنٹ تھے۔ اگر ہم فائل

پر میش کی موت کا ٹیگ لگا دیتے تو انڈر کور ایجنٹس کی پوشیدگی کو خطرہ ہوتا۔ دوسرے یہ کہ ڈیتھ سرٹیفکیٹ کی موجودگی کے بغیر موت کا اعلان نہیں کیا جا سکتا۔ اور ایسا سرٹیفکیٹ ملنے کا امکان نہیں تھا۔''

''کچھ اور بھی تھا؟''

''گونزالو کو پتا چل گیا تھا کہ میش اس کے ساتھ گیم کر رہا ہے۔ مطلب یہ کہ میش جھوٹ بول رہا تھا کہ وینزولان کتنی ڈرگ فروخت کے لیے لائے گا۔ اس نے اپنے تین چار لڑکوں کے ساتھ میش کو وینزولان کی طرف روانہ کیا۔ گونزالو کے لڑکوں نے جنگل میں میش کو گولی مار دی۔''

''کس کو پتا کہ واقعی وہ مر چکا ہے۔ شاید وہ بچ نکلا ہو؟''

''ڈرگ انفورسمنٹ اور کولمبین انڈر کور ایجنٹ موجود تھے جب گونزالو کے لڑکے واپس آئے۔ لڑکوں کے پاس میش کا سر تھا۔ لہٰذا اس اینجلس میں جو کوئی بھی ہے وہ میش نہیں ہے۔''

کول خود کو کھوکھلا محسوس کر رہا تھا۔ سر میں مکھیاں بھن بھن کر رہی تھیں۔

''شکریہ مسٹر ولس۔ میں نے آپ کا کافی وقت لیا۔''

کول نے فون بند کر کے ٹانگیں میز پر رکھ دیں۔ کال کرنے کا مقصد سادہ تھا کہ شاید میش اور بیرن کے روابط کے بارے میں کچھ اشارہ مل سکے اور بیرن کے رابطے لاس اینجلس میں...... لیکن یہ کیا ہوا۔ قطعی غیر متوقع۔

☆☆☆

پائیک گودام سے نکل کر روانہ ہوا تو رفتار دھیمی رکھی تھی۔ میینڈرنگ روٹ کے ذریعے وہ چائنا ٹاؤن سے گزرا۔ وہاں وہ کچھ دیر رکا تھا۔ کھڑکیوں کے شیشے نیچے کر دیے گئے تھے۔ اس نے ایک گھنٹے سے زیادہ ڈرائیو کی۔

''لگتا ہے بدبو میرے اندر بس گئی ہے۔'' گھر پہنچ کر لارکن نے کہا۔

''نہاؤ، کپڑے بدلو اور برش کر لو۔''

وہ شاور میں تھی جب پائیک نے بڈفلین کو فون کیا۔ جواب نہ ملنے پر میسج کا خیال آیا لیکن میسج کوئی اور بھی دیکھ سکتا تھا۔ لہٰذا اس نے بعد میں دوبارہ کال کرنے کا فیصلہ کیا۔

لارکن کے آنے کے بعد پائیک باتھ روم میں چلا گیا۔ وہ جب نہا دھو کر نکلا تو لیونگ روم میں لارکن کو کول کے ساتھ موجود پایا۔ کول کے ہاتھ میں ایک میلا این ولپ تھا۔

پائیک سمجھ گیا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ کول کے چہرے پر تناؤ تھا۔

''کوئی نئی بات تھی؟'' پائیک نے لفافے کی طرف دیکھا۔

''لارکن کو کچھ دکھانا تھا۔'' وہ تینوں ٹیبل پر آ گئے۔

کول نے لفافہ کھول کر دو تصاویر نکالیں اور ٹیبل پر رکھ دیں۔ یہ فیکس سے گزاری گئی تھیں۔ سیاہ بال اور گول چہرہ...... چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

''کیا خیال ہے؟ کبھی دیکھا ہے اسے؟'' کول نے سوال کیا۔

''کون ہے یہ؟'' لارکن نے تصاویر دیکھ کر سر اٹھایا۔

''الیگزینڈر میش۔''

لارکن نے انکار میں سر ہلایا۔ ''یہ میش نہیں ہے۔''

''یہی میش ہے۔ پانچ سال پہلے کولمبیا میں اس کا مرڈر ہوا تھا۔ تصاویر ڈین ور پولیس ڈپارٹمنٹ سے فیکس کی گئی تھیں۔ تم نے کنگ کے ساتھ جسے دیکھا، وہ میش نہیں تھا۔''

''پھر وہ کون تھا؟'' لارکن کی آنکھوں میں غیر یقینی کیفیت تھی۔

''میں نہیں جانتا۔'' کول نے اعتراف کیا۔

''انہوں نے کیوں مجھ سے کہا کہ وہ میش تھا؟''

پائیک نے کہا۔ ''کوئی وجہ ہے جس کے تحت وہ ہر معاملے میں دروغ گوئی سے کام لے رہے ہیں۔''

کول نے پائیک کی طرف دیکھا۔ ''بہتر ہے کہ تم بڈفلین سے بات کرو۔ دیکھنا ہے کہ اور کہاں کہاں جھوٹ بولا گیا ہے۔''

اچانک لارکن کو خیال آیا۔ ''اوہ مائی گاڈ، مجھے ڈیڈی کو بتانا ہو گا۔''

پائیک مطمئن نہیں تھا۔ پٹ مین جو کچھ بھی کر رہا تھا، ان کو اس پر کچھ سبقت حاصل تھی۔ وہ بے خبر تھا کہ پائیک کے نزدیک وہ مشکوک ہے اور میش کی ہلاکت بے نقاب ہو چکی ہے۔ پائیک کونز بار کلے اور اس کے وکیل پر بھی بھروسا کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔

''نہیں، ابھی نہیں۔'' اس نے انکار کیا۔

لارکن سرخ ہو گئی۔ ''کیوں نہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بولتے آ رہے ہیں۔ ڈیڈی سے بھی جھوٹ بولا ہے اور ڈیڈی نے یقین کیا۔ مجھے اپنے باپ کو حقیقت بتانی چاہیے۔''

پائیک نے لارکن کی آنکھوں میں جھانکا جہاں اُمید

اور خوف کا ملا جلا تاثر تھا۔ وہ اپنے باپ کو محفوظ دیکھنا چاہتی تھی۔ شاید وہ محفوظ رہیں تو ایک دن وہ بیٹی کو بھی دیکھ لیں گے۔

پائیک نے فون نکال کر بڈفلین کو کال کی۔ اس مرتبہ جواب آیا۔ پائیک نے کہا۔ ''ہم فوری طور پر بارکلے اور تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ سنجیدہ معاملہ ہے اور وقت کم ہے۔'' پائیک نے لوکیشن بتائی اور جواب سے بغیر فون بند کر دیا۔ لارکن کو دیکھا۔

''اپنا سامان لو اور نکلو۔''

☆☆☆

لوکیشن یونیورسل اسٹوڈیو کے قریب۔ یہاں فری وے ریمپس اور پارکنگ لاٹس کی کثرت تھی۔ سب وے اسٹیشن کا ایک داخلی راستہ بھی تھا۔

پائیک اور لارکن منتظر تھے۔ گاڑی کا انجن بند نہیں کیا تھا۔ کچھ دیر بعد سیاہ رنگ کی لیموزین نمودار ہوئی۔ لیموزین سے اُترنے والے تین آدمی تھے۔ بڈفلین، کونر بارکلے اور اس کا وکیل گورڈن۔ پائیک گورڈن کو دیکھ کر بدمزہ ہو گیا تھا۔ وہ دونوں بھی اتر گئے۔ بارکلے نے پہل کی۔ ''ہم پریشان تھے تمہارے لیے۔ وقت آ گیا ہے۔ چلو یہاں سے نکلو۔'' وہ لارکن سے مخاطب تھا۔

لارکن نے کوئی حرکت نہیں کی۔

''میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔ ہم یہاں تنبیہ کرنے آئے ہیں۔''

''ہم کافی پریشان ہیں۔ گورڈن اُسے سمجھاؤ۔''

پائیک نے براہِ راست بڈفلین کو مخاطب کیا۔ ''پٹ مین صحیح آدمی نہیں ہے۔ جسے اس نے الیگزینڈر میتھ بتایا تھا وہ میتھ نہیں ہے۔ میتھ پانچ سال قبل ہلاک ہو چکا ہے۔''

وکیل گورڈن نے ہاتھ اٹھائے۔ ''ہم یہ سب کچھ سننے نہیں آئے۔ میں تم پر اغوا کا مقدمہ چلاؤں گا۔ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ تم پاگل ہو۔''

لارکن کی مشتعل آواز بلند ہو گئی۔ ''شٹ اَپ، ایڈیٹ۔'' اس نے باپ کا بازو تھاما۔

''لارکن ایسا مت کرو۔'' بارکلے نے کہا۔

''پاگل پن تو تم نے میرا دیکھا نہیں ہے اور نہ تم اس قابل ہو کہ میں تمہیں اپنا پاگل پن دکھاؤں۔'' پائیک نے سپاٹ آواز میں کہا۔ لیکن سپاٹ لہجے میں درندگی کا عنصر پوشیدہ تھا۔ اس نے جیب سے فیکس کیے گئے فوٹو نکال کر

بڈفلین کو دکھائے۔

''یہ ہے میش۔ وہ نہیں جس کی تصویر پٹ مین نے لارکن کو دکھائی تھی۔ گورڈن اور بارکلے نے بھی جھانک کر دیکھا۔

''ڈیڈی، اس نے ہم سے جھوٹ بولا تھا۔'' لارکن نے کہا۔

گورڈن نے قدرے ہلکی آواز میں کہا۔ ''ہم سب نے وہ فوٹو دیکھے تھے اور یہ درست ہے کہ وہ اور یہ فوٹو الگ الگ ہیں۔ لیکن تمہارے انداز سے یوں لگ رہا ہے کہ انہوں نے ہمیں مس گائڈ کیا تھا جبکہ دو آدمیوں کا ایک جیسا نام ہوسکتا ہے۔''

''بہت خوب۔'' پائیک نے کہا۔ لارکن نے شاید پہلی بار پائیک کے چہرے پر مسکراہٹ، بہت خفیف مسکراہٹ دیکھی۔

''اور اریسٹ ریکارڈ بھی ایک جیسا۔'' بڈفلین بولا۔ ''میں جب اس جنجال میں شامل ہوا تھا۔ اس وقت پٹ مین نے اریسٹ ریکارڈ بھی مجھے دیا تھا۔''

گورڈن نے ایک ابرو اوپر چڑھایا۔ ''واقعی۔ تو پھر ہمیں پائیک کو فارغ کر دینا چاہیے۔ لارکن گھر آجائے۔ پھر ہم پٹ مین سے جواب طلب کریں گے۔ یقین کرو اگر اس کے جواب مجھے پسند نہ آئے تو وہ روئے گا کہ پیدا کیوں ہوا تھا۔ کورٹ میں وہ حشر کروں گا......''

''میں گھر نہیں جارہی۔'' لارکن نے اکڑ کے غصے سے کہا۔

''وہ گھر پر محفوظ نہیں ہے۔ کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا؟'' پائیک نے کہا۔

گورڈن کی آواز میں پائیک کے لیے پہلے جیسا دم خم نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی وہ کہہ بیٹھا۔ ''کیا تم سوئے تھے اس کے ساتھ؟''

پائیک کا ہاتھ اپنے چشمے کی طرف گیا اور رک گیا۔ ادھر بڈفلین ہراساں ہو چلا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ گورڈن نے دوسری بار حماقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ چند ہی افراد پائیک کو خوب جانتے تھے۔ ان میں کول کے علاوہ بڈ بھی تھا۔ اگرچہ پائیک نے بڈ کے ساتھ پولیس کے لیے تین سال ہی کام کیا تھا اور تین سال میں بڈفلین اس کو خوب سمجھ گیا تھا۔ سکوت کا لمحاتی وقفہ آیا اور پھر...... لارکن نے بھڑک کر گورڈن کو گالی دی۔ پائیک نے دل میں تیسری مرتبہ لارکن کے انداز کو سراہا۔

گورڈن نے گڑبڑا کر بارکلے کو دیکھا۔ وہ خاموش تھا۔

''یہ آدمی پائیک تمہیں خطرے میں ڈال رہا ہے اور ان لوگوں سے الگ کر رہا ہے جو تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف یہ رائے دے رہا ہوں کہ پٹ مین جو کچھ کر رہا ہے...... اس کے لیے اس کے پاس کوئی خاص وجہ ہو۔ ہم اسے وجوہات بتانے کے لیے کہیں گے۔'' گورڈن نے پسپائی اختیار کی۔

پائیک نے کہا۔ ''اس سے پوچھو کہ وہ معصوم کیوں بن رہا تھا...... کہ وہ نہیں جانتا تھا آخر کنگ کے ساتھ کون تھا جب لارکن نے ایکسیڈنٹ کیا۔''

''کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہ جانتا تھا؟''

گورڈن بولا۔ ''ایجنٹ پٹ مین سے میری صبح بات ہوئی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ کنگز کو تلاش کر رہے ہیں۔''

''ان کو مرے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔ ہمیں ان کی لاشیں کل ملی تھیں۔''

''میں نہیں سمجھا۔'' گورڈن نے کہا۔

''کسی نے ان کو ہلاک کر کے جائے حادثہ کے بہت قریب رکھا ہے۔ جیسے یہ میرے لیے پیغام ہو کہ میں بھی وہاں جانے والی ہوں۔'' لارکن نے اظہارِ خیال کیا۔

بڈفلین، پائیک کو تک رہا تھا۔ ''کیسے؟''

''کسی اور جگہ شوٹ کر کے اسی مرسیڈیز میں جائے حادثہ کے عین قریب ایک گودام میں گاڑی کھڑی کر دی گئی ہے۔''

گورڈن نے منہ کھولا۔ ''تمہارا نقطۂ نظر کیا ہے؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ پٹ مین لارکن کی جان کا دشمن ہے؟''

''میں نہیں جانتا۔ بہرحال معاملہ گمبھیر ہے۔ ہاں مجھے اتنا یقین ہے کہ پٹ مین نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے، وہ سب جھوٹ ہے۔'' پائیک نے جواب دیا۔

لارکن دخل انداز ہوئی۔ ''ڈیڈی آپ احتیاط کریں۔ اس پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔''

گورڈن نے پائیک کو دیکھا۔ ''اگر وہ آدمی میش نہیں ہے تو تمہارے خیال میں کون ہے؟''

''اگر اس کی انگلیوں کے نشانات مل جائیں تو اس تک پہنچا جاسکتا ہے۔''

''بطور اٹارنی میں ایک بات واضح کر دوں کہ اگر کوئی شہادت یا کلیو تم نے پولیس سے چھپایا تو تم پر انصاف کی راہ میں رکاوٹ کا چارج لگے گا اور ایسا کرنا جرم کے قریب تر

ہے۔"

"اگر تم مجھے ڈرا رہے ہو تو فضول ہے۔ خطرات مول لینے کی مجھے عادت ہے۔" پائیک نے اطمینان سے کہا۔

گورڈن نے بھنّا کر بڈفلین کی طرف دیکھا۔ "اگر وہ یہ بات سمجھ گیا ہے اور قانون سے تعاون نہیں کرے گا تو اسے کنٹریکٹ سے باہر سمجھو۔ وہ اب ملازم نہیں ہے۔"

"میں ملازم تھا بھی نہیں۔ کیا میں نے کنٹریکٹ نامی چیتھڑے پر سائن کیے تھے؟" پائیک نے طنز کیا۔ "میں صرف اپنے ایک دوست کی مدد کر رہا ہوں۔ تمہارے لیے مفت مشورہ ہے کہ اپنا خیال رکھو۔"

بارکلے بیٹی کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا......

باپ زیادہ خطرے میں تھا کیونکہ وہی سامنے تھا۔

پائیک نے بڈفلین سے کہا۔ "میں بارکلے کا ملازم تھا نہ ہوں۔ اور نہ پہلے بھی تھا۔ میں ایک دوست کا قرض اتار رہا ہوں۔"

لارکن نے باپ کی سنی اَن سنی کی اور لیکسس کی طرف بھاگی۔ پائیک اس کے پیچھے تھا۔

"آفیسر پائیک۔" پائیک نے عقب میں دیکھا۔ بڈفلین نے اسے مخاطب کیا تھا۔ گورڈن اور بارکلے واپس اپنی گاڑی کی طرف جا رہے تھے۔ "میری ضرورت پڑے تو فون کرنا۔"

پائیک بہت تیزی سے روانہ ہوا تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ گورڈن نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ہٹ مین سے رابطہ کیا ہو گا۔ پائیک کو پھرتی دکھانی تھی۔

اچانک لارکن نے کہا۔ "میری گالی پسند آئی تھی؟"

"وہ اسی قابل تھا۔ آئی لو۔" پائیک نے جواب دیا۔

"می ٹو۔" لارکن نے قہقہہ لگایا۔

☆☆☆

جان شین کو اس وقت وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ خطرہ تھا لیکن پائیک کی مدح سرائی نے اسے شیر کر دیا تھا۔ پائیک نے کہا تھا کہ دیگر چیزوں کو چھوڑ کر فنگر پرنٹس پر توجہ دے۔

"جان تم اب تک یہاں کیا کر رہے ہو؟" میرن کی آواز آئی۔

وہ دل ہی دل میں گالی دے کر پلٹا۔ "کل کچھ کام رہ گیا تھا وہ نمٹا رہا ہوں۔ وہ ہفتے کے اوورٹائم کی حد پہلے ہی عبور کر چکا تھا۔ میرن نے اس کے کندھے پر سے گلیو (glue) باکس میں جھانکا۔ وہ ایک ائرٹائٹ پلکسی گلاس چیمبر تھا جس میں سپر گلو اور دوسرے ٹاکسک کیمیکل اُبل رہے تھے۔ وہ فنگر پرنٹس کی تیاری کر رہا تھا۔ پائیک کی گرل فرینڈ (لارکن) کا فوٹو زہریلے بخارات میں نہایا ہوا تھا۔ چند باتیں کر کے میرن چلی گئی۔ جان ہمیشہ سے زیادہ پُراعتماد تھا۔ تصویر کو کس کس نے چھوا تھا۔ جان اپنا تجربہ جھونک رہا تھا۔ اس نے تصویر پر سے بارہ پرنٹ حاصل کیے جو ایک دوسرے سے الگ تھے۔ ہر پرنٹ کو شفاف ٹیپ پر اٹھایا اور ٹیپ کو پلاسٹک بیکنگ پر دبایا۔ ایک ایک کر کے تمام کو اس نے ہائی ریزولیشن ڈیجیٹل اسکینر پر سیٹ کر کے فوٹو لیے۔ تصویروں کو کمپیوٹر میں فیڈ کیا۔ کمپیوٹر کے لیے اس نے خاص پروگرام استعمال کیا تھا۔ پروگرام سے شناخت لے کر چارٹ بنایا جس میں خاص نکات موجود تھے۔ شناخت شدہ مخصوص نشانات کو ایف بی آئی کی عددی فہرست سے موازنہ کیا۔ یہ موازنہ FBI کے نیشنل کرائم انفارمیشن سسٹم کے ساتھ تھا۔ اس کے علاوہ باقی کام سہل رہ گیا۔ آخر میں جان شین نے انٹرنیشنل ڈیٹابیس میں خاص درخواست پیش کی۔

گھڑی پر وقت دیکھا۔ پائیک اور لارکن پارکنگ لاٹ میں منتظر تھے۔ اس کے کمپیوٹر پر NCIC / انٹرپول لوگو فلیش کرنے لگا۔ وہ بارہ کے بارہ نشانات کے پوزیٹو میچ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ سات مردوں کے علاوہ دو کی شناخت پہلے ہی ہو گئی تھی۔ یعنی جورگا اور لوئیس۔ باقی چار بدمعاشوں کا تعلق جنوبی امریکا سے تھا۔ ان کا تعلق بیرن سے تھا۔ لیکن ساتواں لاتعلق دکھائی دیا۔ جان شین کا حلق خشک ہو گیا۔ ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کیوں ملوث تھا۔ جان کو علم ہو گیا تھا۔ اس نے سات فائلیں پرنٹ کیں کمپیوٹر میموری صاف کی۔ فنگر پرنٹ کی سلائیڈز اور لڑکی کی فوٹو کو لفافے میں منتقل کیا اور لیب سے باہر آگیا۔ سورج مغرب میں جھک رہا تھا۔ وہ سیدھا پائیک کی گاڑی کی طرف گیا۔ اسے میرن یا کسی اور کی پروا نہیں تھی۔ اس نے اتنا بڑا کام پہلے نہیں کیا تھا اور شاید آئندہ بھی نہ کر پائے۔

فائلز اس نے پائیک کے حوالے کر دیں۔ "پڑھ لو۔" لارکن، پائیک کے قریب ہو گئی۔ دونوں ساتھ پڑھ رہے تھے۔ فنگر پرنٹ کالی وائنش...: نامی آدمی کے تھے۔ عمر بیالیس سال، ایک ری پبلک کا انویسٹ منٹ بینکر تھا۔ ڈرگ ٹریفکنگ میں ملوث تھا۔ اس کے علاوہ غیر قانونی اسلحے کی فروخت میں سرگرم رہا تھا۔ دہشت گرد تنظیموں سے رابطے میں تھا۔ کاغذ کے درمیان ... موٹے حروف میں وارننگ درج تھی۔

الرٹ: یہ آدمی ٹیررسٹ واچ لسٹ پر ہے۔ ایف بی

آئی کے لیے انتباہ ہے کہ اگر علاقے میں اس کی موجودگی کا یقین ہو تو ہر صورت گرفتار کرلیا جائے۔

پائیک نے سر اٹھا کے جان شین کو دیکھا۔ اس کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا لیکن جان نے محسوس کرلیا کہ چشمے کے پیچھے پائیک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں۔ جان شین کا سینہ چوڑا ہو گیا۔

''شکریہ جان۔'' پائیک نے ہاتھ بڑھایا۔ جان نے اس کا ہاتھ یوں پکڑا جیسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود کو ہمیشہ سے زیادہ کارآمد سمجھ رہا تھا۔

جان نے کہا۔ ''گڈ لک برادر۔''

☆☆☆

رات انہوں نے بھوک گھر پر چائنیز فوڈ سے مٹائی۔ پائیک نے فون پر کول کو کہانی سنائی اور دوسرے روز کا منصوبہ ترتیب دیا۔

پائیک، پٹ مین کو اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں تھا اور نہ ہی پٹ مین کی جھوٹی تفتیش کو۔ ہاں اسے لارکن کی پروا ضرور تھی۔ اس بات کی بھی پروا نہیں تھی کہ پٹ مین اچھا پولیس والا ہے یا برا۔ یا یہ کہ وہ واہنش کالی یا کنگ پارٹی کے ساتھ ملوث تھا۔ وہ میش نامی آدمی کو شکار کرنا چاہتا تھا لیکن شکار بدل گیا تھا۔ پائیک اب کالی کے پیچھے تھا۔ اگر پٹ مین نے لارکن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو پھر پائیک کے لیے وہ بھی شکار کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔ پائیک کو لڑکی کی فکر تھی۔

وہ اس کے قریب ہی بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ ٹی وی سے لارکن نے توجہ ہٹالی تھی۔ پائیک نے اسے دیکھا۔ اس نے محسوس کرلیا اور نگاہ اٹھا کر مسکرائی۔ وہ ایک نرم اور مختلف مسکراہٹ تھی۔

وہ بولی۔ ''تم کبھی نہیں مسکرائے؟''

پائیک نے جبڑا سہلایا۔ ''یہ میری مسکراہٹ ہے۔''

لارکن ہنسی اور پھر کتاب کی طرف متوجہ ہوگئی۔

پائیک نے گھڑی دیکھی اور فون اٹھایا۔ لارکن نے کتاب بند کردی۔ وہ سنجیدگی سے پائیک کو دیکھ رہی تھی۔ پائیک نے پٹ مین کا نمبر ملایا۔ رابطہ ملنے پر پائیک نے کہا۔ ''پائیک!''

''تم بڑی چیز ہو جوان۔'' وہ بولا۔

''کس نے بتایا؟ بڈ فلین نے؟''

''بڈ، بارکلے اور گورڈن..... تم خود کو کیا سمجھ رہے ہو اور کیا کرتے پھر رہے ہو؟''

''واہنش کالی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس نے میرے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟''

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔ پھر آواز آئی۔

''پائیک تمہیں خود کو روکنا ہوگا۔''

''کالی کی وجہ سے بہت کچھ بدل گیا ہے۔ لارکن گھر واپس آنا چاہتی ہے۔ یقیناً تم سمجھ رہے ہو۔''

پٹ مین پھر ہچکچایا۔ ''اوکے، یہ اچھی بات ہے۔ سارا معاملہ اس کی حفاظت کا ہے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔''

''پائیک نے کہا۔'' ہاں میں اس کی حفاظت کر رہا ہوں۔''

لارکن مسکرائی۔ پائیک، پٹ مین کے ساتھ معاملہ طے کر رہا تھا۔

☆☆☆

دوسرے دن سات بجے صبح پائیک نیلے رنگ کی فورڈ سیڈان کو یونین اسٹیشن کی پارکنگ لاٹ میں دیکھ رہا تھا۔ اس کی رفتار دھیمی تھی۔ سیکڑوں مسافر اسٹیشن سے نکل رہے تھے۔ سیڈان رینگتی ہوئی لاٹ کے دور افتادہ گوشے میں چلی گئی۔

ڈونالڈ پٹ مین ڈرائیو کر رہا تھا۔ پسنجر سیٹ پر کیون بلانچیٹ بیٹھا تھا۔ دونوں کی عمریں تیس سال سے زیادہ نہیں تھیں۔ انہوں نے پائیک کو نہیں دیکھا۔ علاوہ ازیں سات مزید ایجنٹ نوّے منٹ قبل اسٹیشن کے اطراف میں پوزیشن لے چکے تھے۔ وہ بھی پائیک کی کمین گاہ سے بے خبر تھے۔ پائیک تین بجے سے وہاں تھا۔ وہ اپنے دوست کے میکسیکن ریسٹورنٹ کی دوسری منزل پر موجود تھا۔ وہ کچن کے ساتھ والے چھوٹے کمرے سے دوربین کے ذریعے نگرانی کر رہا تھا۔ نچلی منزل نئے سرے سے تعمیر کی جا رہی تھی۔ لہٰذا کچن تو بند تھا۔

پٹ مین کا خیال تھا کہ پائیک اور لارکن سات بجے وہاں پہنچیں گے۔ کول اور لارکن ناشتا کر رہے تھے اور پائیک ان کے قریب کچن سے منسلک کمرے میں تھا۔ سات بائیس پر پٹ مین اور بلانچیٹ کار سے نکلے۔ دونوں مسافروں اور ٹریفک کا جائزہ لے رہے تھے۔ پائیک ان کے تفکر سے آگاہ تھا۔ ساڑھے سات بجے وہ پھر کار میں بیٹھ گئے۔ آٹھ بجے سے کچھ پہلے ساتوں ایجنٹ اپنی خفیہ جگہوں سے نکل کر پارکنگ لاٹ کے شمالی کونے میں جمع ہو گئے۔

پائیک نے ریسٹورنٹ چھوڑ دیا۔ کول کی کار اولوپورا اسٹریٹ کے اختتام پر موجود تھی۔ دونوں نے گاڑیاں

تبدیل کر لی تھیں۔ نیلی سیڈان حرکت میں تھی۔ پائیک تیز قدمی سے کول کی گاڑی تک پہنچا۔ پٹ مین کے نکلنے سے پہلے وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ تعاقب شروع ہو گیا۔ دونوں گاڑیاں المیڈا اسٹریٹ پر تھیں۔ رش ٹائم تھا۔ پائیک تخمینہ لگا چکا تھا کہ کب اور کیسے پٹ مین کو گھیرنا ہے۔ گاڑیاں رک رک کر چل رہی تھیں۔ پائیک کی نظریں قریب ہوتے ہوئے سگنل پر تھیں۔ دونوں گاڑیوں کے درمیان تین گاڑیاں تھیں۔ جیسے ہی سگنل زرد ہوا، پائیک قطار سے نکل کر لوڈنگ زون میں چلا گیا۔ سگنل سرخ ہوا اور پٹ مین ٹریپ ہو گیا۔ پائیک ہوائی جھونکے کے مانند اپنی گاڑی سے نکل کر سیڈان تک گیا۔ ان دونوں نے اسے نہیں دیکھا اور نہ توقع تھی۔ پسٹل کے دستے سے اس نے پسنجر سائڈ کا شیشہ توڑا۔ سگنل سبز ہوا اور پائیک نے جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

''بیلٹ کھول دو۔'' وہ غرایا اور بلانچیٹ کی گن ہتھیا لی۔ اس کی گن کا رخ پٹ مین کی طرف تھا۔ ''ہاتھ وہیل پر رکھو، ختم کر دوں گا۔''

سگنل کھلنے پر اگلی گاڑیاں نکل گئی تھیں جبکہ عقبی گاڑیوں کے ڈرائیورز کے ہاتھ ہارن پر تھے۔

پٹ مین نے کہا۔ ''پائیک؟''

پائیک نے اس کی گن بھی کھینچی اور پچھلی نشست پر ڈال دی۔

''میں فیڈرل ایجنٹ ہوں۔ تم......''

پائیک نے اس کے سر پر پسٹل کا دستہ بجایا اور اسے پسنجر سیٹ کی جانب دھکیل دیا۔ وہیل سنبھال کر وہ بروقت سگنل سے گزر گیا۔

☆☆☆

پٹ مین کی آنکھ فرسٹ اسٹریٹ کے برج کے نیچے کھلی۔ گاڑی لاس اینجلس ریور چینل کے کنارے پر کھڑی تھی۔ بیکار اور متروکہ گاڑیاں قطار در قطار برج کے نیچے موجود تھیں۔ پائیک، کول کی گاڑی سے آٹھ بلاک کے فاصلے پر تھا۔ پٹ مین نے اٹھ کر نکلنے کی کوشش کی لیکن پائیک نے اس کے ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل سے باندھ دیے تھے۔

''ہوش میں ہو...... کیا کر رہے ہو؟ مجھے جانے دو۔'' پٹ نے کہا۔ اس کی پیشانی پر زخم تھا اور خون رس کر چہرے پر خشک ہو گیا تھا۔ پائیک خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ گن گود میں رکھی ہوئی تھی۔

''تم نے ایک فیڈرل آفیسر زخمی کیا ہے...... اغوا کیا ہے۔ تم نے قانون شکنی کی ہے۔ بڑی مصیبت میں پڑ گئے ہو تم۔''

''واہنش کالی۔ مصدقہ دہشت گرد۔'' پائیک نے کہا۔

''میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا۔''

پائیک نے رکبر گود سے اٹھائی۔ ''ہم بات کریں گے۔ تم مرو یا زندہ رہو۔''

''کیا؟ میں ایک فیڈرل آفیسر ہوں۔ تم ایک آفیسر کو ہلاک کرو گے؟''

پائیک نے سکون سے اثبات میں سر ہلایا۔ ''بلاشبہ ضرورت پڑی تو ایسا ہی ہوگا۔''

پٹ نے منہ کھولا پھر بند کر لیا۔

پائیک نے اس کا بیج اسے دکھایا۔ وہ تلاشی لے چکا تھا۔

''یہ کبھی بھی کنگ کا مسئلہ تھا ہی نہیں۔ تم جھوٹ بولتے رہے۔ مسئلہ کالی کا تھا۔ تم نے دہشت گرد کو بچانے کے لیے لارکن کو ٹارگٹ کیا۔''

''پاگل پن ہے۔ میں کالی کو کیوں تحفظ دوں گا۔''

''تم نے لارکن سے کہا کہ واہنش کالی، میش تھا۔''

''ہم کیس بچا رہے تھے۔'' پٹ مین نے کہا۔

''تم نے لڑکی سے کہا کہ میش کنگ کے ساتھ اپنی سرمایہ کاری بچانے کے لیے اسے مارنا چاہتا ہے جبکہ کنگ مر چکا تھا۔ تحفظ کے لیے کچھ نہ تھا۔''

''کنگ کے بارے میں ہمیں کل پتا چلا تھا۔ ہم نہیں جانتے تھے۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ وہ ان کی مدد کر رہا ہے۔''

''تو پھر کالی لڑکی کو کیوں مارنا چاہے گا؟ میرا خیال ہے کہ کنگ کو تم نے ختم کیا۔ اور واہنش کالی کی مدد کے لیے لارکن کو نشانہ بنایا۔ لارکن نے میش کو نہیں کالی کو دیکھا تھا۔''

پائیک نے پھر گن اٹھائی۔ ''اور تم لوگوں نے کالی کی فوٹو لارکن کو نہیں دکھائی۔''

پٹ مین نے بندھے ہاتھ چھڑانے کے لیے جھٹکا مارا۔ اس کی آنکھوں میں ہراس نظر آیا۔ ''خدا جانتا ہے ہمیں نہیں معلوم تھا۔ ہمیں پتا چلا تھا کہ وہ کالی اور کنگ کے ساتھ کاروبار میں ہے۔ لیکن یہ علم نہیں تھا کہ کالی لاس اینجلس میں ہے۔ کالی کی موجودگی کا پتا کار ایکسیڈنٹ کے بعد لگا تھا۔ ٹرنک میں میرا بریف کیس ہے۔ تم دیکھ لو۔ میں سچ بول رہا ہوں۔''

پائیک نے اس کے تاثرات پڑھے اور چابیاں اٹھا

لیں۔ وہ بریف کیس لے کر واپس آیا۔ بریف کیس میں لیٹرز، میموز اور فائلز بے ڈھنگے پن سے بھری تھیں۔ جن کا تعلق ڈپارٹمنٹ آف جسٹس اور ہوم لینڈ سیکیورٹی سے تھا۔
پائیک نے کہا۔ ''اور گنائزڈ کرائم سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے؟''
''ہوم لینڈ سیکیورٹی۔ میرے نوٹس دیکھو۔''
''بکواس بند کرو۔'' پائیک نے مالی لین دین اور نگرانی کے میموز دیکھے۔ کنگ کے الگ تھے۔ دیگر میموز واہنش اور بیرن کے تعلق کو ظاہر کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ متعدد نام تھے۔ کچھ بے نام تھرڈ پارٹی کے طور پر جنوبی امریکا میں سرگرم تھے۔ وہ اس وقت تک چھان پھٹک کرتا رہا جب تک سمجھ نہیں گیا۔ آخر میں اس نے پٹ مین کو دیکھا۔
''واہنش کالی دہشت گردوں کے لیے رقم پیدا کر رہا تھا۔''
پٹ مین نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''یہ اسمال پارٹ ہے۔ بڑا حصہ جنوبی امریکا سے بھی پرے ہے۔ منظم دہشت گردی کے لیے جہاں فنڈنگ میں ریاستیں بھی ملوث ہیں۔ وہ بہت دولت مند ہیں...... واہنش کالی ایسے لوگوں کے لیے بطور انویسٹمنٹ بینکر کام کرتا ہے۔ ان کے فنڈز کو انویسٹ کرتا ہے، منافع میں تبدیل کر کے ان کا پیٹ بھرتا ہے۔''
''مرکز کہاں ہے؟''
''میں نہیں جانتا۔ کنگ نے تسلیم کیا تھا کہ غیر ملکی اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کی ہے۔ رقم گئی تھی لیکن کہاں؟ ہم بے خبر تھے۔ شاید کالی نے اسی لیے کنگ کو ختم کر دیا۔ شاید اسے رقم واپس چاہیے۔''
''مطلب سب کچھ رئیل اسٹیٹ کے گرد گھوم رہا ہے؟''
''دنیا میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ آج رئیل اسٹیٹ بہترین ہے۔''
پائیک لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا جسے فیملی، گھر اور دوستوں سے دور کر دیا گیا تھا۔ کالی جیسا ملعون اس کی جان کا دشمن تھا۔ اسے مردہ دیکھنا چاہتا تھا۔
''کالی کیوں اسے مارنا چاہتا ہے؟''
''مجھے نہیں معلوم۔ پہلے میں سمجھا کہ میں جان گیا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ سب کچھ کنگ سے متعلق ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ کالی لڑکی کو مارنے کی کوشش کرے گا۔''
''تمہیں معلوم ہوا تو پھر متعلقہ افراد کو کیوں نہیں بتایا؟''
''میں نے بتایا تھا اور وہ سمجھ گئے تھے۔ لڑکی کا باپ بھی۔ لیکن اس نے ہمیں منع کیا کہ لارکن کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔ اس طرح ہم سب ملوث ہو گئے۔ لڑکی کا باپ، وکیل گورڈن اور میرے آدمی۔ لڑکی نہ جان سکی۔ تمہیں ایک تعاون پر آمادہ گواہ کو الگ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنا صوابدیدی اختیار بھی استعمال کرنا تھا۔ بارکلے وغیرہ نے ہمیں ایڈوائس دی تھی کہ کالی کو گواہی سے پہلے شناخت نہ کیا جائے۔''
''انہوں نے تم کو ایڈوائس کی؟ اس کے باپ نے بیٹی سے جھوٹ بولا؟ لارکن، کالی کو نہیں جانتی تو تعاون کیا کرے گی؟''
''وہ لڑکی جنونی ہے۔'' پٹ مین نے کہا۔
''وہ صرف غلط کو صحیح کرنا چاہتی ہے۔'' پائیک نے گن اٹھائی۔ ''یہاں میرا تمہارا کام ختم۔''
پٹ مین نے بندشوں کے ساتھ زور آزمائی کی۔
''مجھے آزاد کرو۔ پائیک اسے واپس لاؤ۔ ہم اس کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور تم کالی تک پہنچنے میں ہماری مدد کر سکتے ہو۔''
پائیک نے ڈور کھولا۔ ''تم اپنی مدد نہیں کر سکے۔'' وہ باہر نکل گیا۔ چابیاں اور بیج اس کے پاس تھا۔ پٹ کو احساس ہوا کہ وہ خبار ہا ہے۔
''کیا کر رہے ہو؟'' وہ بولا۔
پائیک نے چابیاں اور اس کا بیج دونوں دریا بُرد کیں۔
''میرا بیج! پائیک۔''
پائیک نے پلٹ کے دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔
☆☆☆
لڑکی کے ساتھ ٹھہرنے سے پہلے کول نے آفس سے کالنگ لاگ اٹھا لیا تھا۔ فون کمپنی میں اس کی دوست نے نمبروں کے چھبیس صفحات بھیجے تھے۔ آؤٹ گوئنگ اور اِن کمنگ کالز...... ان میں سے چند جانی پہچانی تھیں۔
وہ قیام گاہ پر پہنچا تو لارکن کاؤچ پر نیم دراز ٹی وی دیکھ رہی تھی۔
''تھوڑی مدد کرو۔'' کول نے اسے اشارہ کیا۔
وہ آنکھوں میں حیرت لیے اٹھ بیٹھی۔ ''کیا؟''
''فون نمبرز۔ ہمیں فون ٹری بنانا ہے۔ ہم فون ٹو فون

کال ٹریس کریں گے۔ واہنش کالی تک پہنچنے کے لیے کوئی اشارہ مل سکتا ہے۔ یہ اسی طرح ہوگا جیسے ڈائس کو ملایا جاتا ہے۔'' کول نے بتایا۔

وہ دونوں نمبروں کی فہرست کے ساتھ ٹیبل پر آ گئے۔ کول نے اسے سمجھایا، کیا کرنا ہے۔ ایسے نمبرز پہچاننے ہیں جو جورگا، لوئیس اور اس آدمی کے ہیں جسے واہنش کالی کہا جارہا ہے۔ لارکن کو کام پر لگا کے وہ اپنے فون کے ساتھ کاؤچ پر آ گیا۔

صبح مارلا ہینڈرک کا میسج آیا تھا۔ اطلاع تھی کہ 18187 گودام ٹینر فیملی ٹرسٹ کی ملکیت تھا۔ ٹرسٹ کی ملکیت میں بھی بڑی کمرشل پراپرٹیز ڈاؤن ٹاؤن میں تھیں۔ سب کی سب برائے فروخت تھیں۔ 18187 ڈاکٹر ولیم ٹینر نے 1968ء میں خریدی تھی۔ 1975ء میں گودام ٹرسٹ کی تحویل میں چلا گیا۔ ڈاکٹر کی بڑی بیٹی مس الزبتھ لطل ٹرسٹ کی ایگزیکیوٹر تھی۔ جائداد کی فروخت کے معاملات وہی دیکھ رہی تھی۔ مارلا نے الزبتھ کا نمبر فراہم کیا تھا۔ نمبر بینٹ ووڈ کا تھا۔ کول نے پہلا قدم اٹھاتے ہوئے نمبر ملایا۔

''یس، دس از الزبتھ لطل۔''

''میرا نام ایلوس کول ہے۔ میں نے جائداد برائے فروخت کے سلسلے میں کال کی ہے۔ میں ایک ممکنہ خریدار کی نمائندگی کررہا ہوں۔''

''کون سی جائداد؟''

''18187 ڈاؤن ٹاؤن۔''

''اوہ شیور۔ وہ گودام میرے ڈیڈ کا ہے۔ ہم ٹرسٹ کو تحلیل کررہے ہیں۔ میں سوالات کے جواب دینے کی کوشش کروں گی۔ لیکن تمہیں ہمارے بروکر سے بات کرنی چاہیے۔''

''درست بات ہے۔''

''تو یہ سمجھو کہ ہم آفرز کا خیال کریں گے۔ لیکن کوئی بھی آفر بیک اپ میں رہے گی۔ کیونکہ ہمارے پاس ایک موقع ہے کہ تمام سات جائدادوں کو بیک وقت فروخت کیا جائے۔ میرا نہیں خیال کہ تمہارا خریدار پریشان ہوگا۔ ممکن ہے کہ موقع ہمارے ہاتھ سے نکل جائے۔''

''مطلب یہ کہ کوئی ساتوں خرید رہا ہے؟''

''مارکیٹ اوپر جارہی ہے۔ اچھے مواقع موجود ہیں۔ کیا تمہارا خریدار ساتوں میں دلچسپی لے گا؟''

''ہم کس قیمت پر بات کررہے ہیں؟'' کول نے سوال کیا۔

''دو سو ملین۔ بڑا سودا ہے۔ دیر سویر ہوسکتی ہے۔ دوسرے آپشن بھی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں جائداد الگ الگ بیچنی پڑے۔''

''میں خریدار کو بتادوں گا، کتنا وقت ہے؟''

''زیادہ سے زیادہ چار مہینے۔'' الزبتھ نے جواب دیا۔

''ایک آخری سوال اگر بُرا نہ منایا جائے۔ کیا میں موجودہ ممکنہ خریدار کا نام پوچھ سکتا ہوں؟''

''کیوں نہیں...... اسٹین ٹورم رئیل ہولڈنگ۔ جیسا کہ وہ لوگ آفر نہیں بڑھا رہے ہیں۔ شاید تمہارا خریدار آگے آجائے۔ ورنہ ہم الگ الگ فروخت کریں گے۔'' کول نے نام نوٹ کرلیا اور شکریہ کے ساتھ فون بند کردیا اور اس وقت پائیک اندر داخل ہوا۔ لڑکی اور کول دونوں نے ہائے کہا لیکن وہ خاموش رہا پھر باتھ روم میں چلا گیا۔ وہ عجیب تھا لیکن کول عادی ہوگیا تھا۔ تاہم لڑکی الجھن زدہ نظر آئی۔

کول نے پھر فون اٹھایا اور انفارمیشن آپریٹر سے اسٹین ٹورم ہولڈنگ کا نمبر مانگا۔

لارکن نے نام سن کر نظر اٹھائی۔ ''وہ ڈیڈی کی ملکیت میں ہے۔''

''کیا، اسٹین ٹورم......'' کول واپس ٹیبل پر آ گیا۔

''ٹیکنیکلی وہ فیملی ہولڈنگز کا حصہ ہے۔ بلکہ میں بھی اس کی شراکت دار ہوں۔''

پائیک نے لیونگ روم میں قدم رکھا۔

''تمہاری ضرورت ہے۔'' کول نے کہا۔

پائیک ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کول نے نئی اطلاع سے اسے آگاہ کیا۔ لارکن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کیا مطلب ہے؟ ڈیڈی اس جگہ کو خریدیں گے جہاں لاشیں دریافت ہوئی تھیں؟''

پائیک نے لارکن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ لارکن نے ہاتھ تھام لیا۔ پائیک نے ہاتھ دبا کر کہا۔ ''میرے ساتھ رہو۔ اوکے! مضبوط بنو کیونکہ حالات مزید خراب ہونے والے ہیں۔''

لارکن نے کول کی طرف اور پھر دوبارہ پائیک کو دیکھا۔ اثبات میں سر ہلایا۔ ''میں تمہارے ساتھ لڑوں گی۔''

''تمہارے ڈیڈی اور گورڈن دونوں جانتے تھے کہ وہ میش نہیں واہنش کالی تھا۔ ان دونوں نے منصوبہ بندی کے تحت یٹ مین سے ڈیل کی اور تمہیں اندھیرے میں رکھا

گیا۔ پٹ مین سے میں نے کافی کچھ اگلوالیا ہے۔ یہ آئیڈیا تمہارے ڈیڈی کا تھا۔''

لارکن کی گرفت پائیک کے ہاتھ پر ازخود سخت ہو گئی۔ تاہم چہرہ سپاٹ رہا۔ ''ایسا کیوں کیا گیا؟''

''میں نہیں جانتا۔''

''کیا سب گندے کاروبار میں ملوث ہیں۔ میرے ڈیڈی بھی؟''

جواب کول نے دیا۔ ''حتمی جواب کے لیے انتظار کرنا پڑے گا۔''

''میں ان معاملات کے ساتھ پلی بڑھی ہوں۔ میں کاروباری تنازعہ سمجھ لیتی ہوں۔ ڈیل مکمل نہ ہونے پر کوئی رقم کا طلبگار ہے۔ کالی نے کنگز کو ختم کیا۔ اب وہ مجھے اور ڈیڈی......'' وہ اچانک چپ ہوگئی۔ ''کیا میرے ڈیڈی؟'' اس کی آنکھوں میں کھلا سوال تھا۔

کول نہیں سمجھا کہ وہ کیا جاننا چاہ رہی تھی۔ لیکن یوں لگا جیسے پائیک جان گیا تھا۔

''میں سراغ لگالوں گا۔'' پائیک نے کہا۔

لارکن کا رنگ بدلا...... آنکھوں میں اذیت تھی۔ گویا کسی نے اس کے دل پر پیر رکھ دیا ہو۔

''نہیں سراغ لگاؤ۔ نہیں معلوم کرو، پلیز۔ میں نہیں جاننا چاہتی۔''

تب کول پر خوفناک انکشاف ہوا کہ لارکن نے پائیک سے کیا سوال کیا تھا۔ کیا وانش کالی کو لارکن کا باپ اطلاع دیتا تھا کہ وہ کہاں ملے گی۔ آخر شوٹرز ہر بار بسرعت لارکن تک کیسے پہنچ جاتے تھے۔ پائیک نے لارکن کو بچانے کے لیے سب کو سائڈ پر کردیا تھا۔ کیوں؟

''یہ اندازے ہیں۔'' کول نے غیر واضح بات کہی اور اٹھ کر باہر کی طرف چل دیا۔ پائیک نے وقفہ لیا، پھر وہ بھی کول کے پیچھے چل پڑا۔

لارکن نے پائیک کو جاتے دیکھا۔ باہر قدم رکھنے سے قبل وہ دروازے کے فریم میں پل بھر کے لیے رکا...... بہت بڑا...... دیوزاد۔ پورے فریم میں سما گیا۔ لارکن کو ایسا ہی لگا تھا۔ دیکھنے میں وہ عام آدمی تھا لیکن نہیں تھا۔ دل توڑ دینے کی حد تک نارمل تھا۔ اس صفت نے لارکن کے دل میں اس کا قد اور محبت بڑھادی۔ سپرمین کسی قسم کا رسک نہیں لیتا۔ لیکن وہ ایک عام آدمی ہر رسک لے رہا تھا۔ اس کے لیے ہر طرف رسک تھا۔

پل بھر رکا تو پلٹ کے دیکھا۔ لارکن نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ پھر دروازہ بند ہوگیا، وہ تنہا رہ گئی۔

''ٹھیک کردو...... سب درست کردو...... پلیز۔'' اس نے خالی کمرے میں سسکی لی۔ وہ ہمیشہ سے زیادہ خوف زدہ تھی...... شوٹرز کے حملوں سے زیادہ ہراساں تھی۔ نہیں...... نہیں، وہ غلط سوچ رہی تھی۔ دلِ مضطرب اندیشۂ فردا سے لرز رہا تھا۔

وہ واپس ٹیبل پر آئی اور نمبرز کی فہرستوں کا جائزہ لیا۔ جورگا اور لوئیس کے نمبرز عیاں تھے۔ کچھ دیر میں وانش کالی کا نمبر بھی ٹریس ہوگیا۔ لارکن نے ری چیک کیا۔ اس کے بعد چھبیس صفحات میں ملا کر دیکھا۔ ہر مرتبہ اسے کامیابی ملی۔ وہ نشان لگاتی گئی۔ پھر نئے سرے سے آغاز کیا۔ اور وہ نمبر نوٹ کرنے شروع کیے جن پر کالی نے بات کی تھی۔ دوسرے صفحے کے نچلے حصے میں جو نمبر دیکھا وہ بے حد شناسا تھا۔ وانش کالی نے کمپنی کے کارپوریٹ ہیڈ کوارٹر کال کی تھی اور یہ لارکن کی کمپنی تھی...... بارکلے کمپنی۔

لارکن کی نگاہ دھندلا گئی۔ اس نے خود کو روتے ہوئے دیکھا۔ لیکن آنسو تھے نہ آہ وزاری۔ یوں لگا کہ کوئی اور رو رہا ہے اور وہ دیکھ رہی ہے۔

پائیک اور کول صحیح تھے۔ اس کا اپنا باپ ان لوگوں کے ساتھ ملوث تھا اور اب دونوں مصیبت میں تھے۔ خود وہ اور......

وانش کالی، لارکن کے ذریعے اس کے باپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ناکامی کی صورت میں سزا...... اس طرح یا دوسری طرح۔ وانش کالی کا پلہ بھاری تھا۔

☆☆☆

سنچری سٹی کی بالائی تینوں منزلوں پر سیاہ شیشوں کے پیچھے بارکلے کمپنی کا قلعہ تھا۔ مسلح گارڈز، سیکیورٹی اسٹیشنز اور میٹل ڈیٹیکٹرز......

پائیک خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے ادھر کا ارادہ کیوں کیا۔ لارکن کے سوا اور کوئی وجہ نہیں تھی۔

پہلی مڈبھیڑ بڈفلین سے ہوئی وہ بولا۔

''پائیک، کوئی ہتھیار نہیں ہونا چاہیے۔ میں مجبور ہوں۔''

پائیک نے کہا۔ ''بے فکر رہو۔''

اہلکاروں نے دونوں کے نام اور شناخت معلوم کی۔

کول نے پائیک سے کہا۔ ''اگر ہمیں ہنگامی حالت میں نکلنا پڑا تو خاصی دشواری ہوگی۔''

پائیک نے اس کی بات کو لطیفہ نہیں گردانا۔ وہ لارکن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جنہوں نے لارکن کو دکھ دیا وہ ان کو تڑپانا چاہتا تھا۔ اس نے لارکن کی آنکھوں میں کرب و اذیت کو پڑھ لیا تھا۔ ایسا دکھ کوئی شیئر نہیں کرسکتا تھا اور وہ کبھی اس اذیت سے نکل نہ پائے گی۔ وہ ذمے داران کو تڑپتے، بلکتے اور گڑگڑاتے دیکھنا چاہتا تھا۔

''تمہاری خاموشی غیر معمولی ہے۔ خود تمہارے لیے بھی۔'' کول نے تبصرہ کیا۔

''میں ٹھیک ہوں۔''

بڈفلین نے لابی میں ان کو دو وزیٹر پاس دیے جن پر بڈ نے دستخط کردیے تھے۔ دونوں نے وہ گلے میں لٹکا لیے۔

''اوپر جانے سے پہلے اگر تم مجھے آنے کا مقصد بتا دو؟''

''نہیں۔'' پائیک نے بڈفلین کو جواب دیا۔

اسپیشل ایلیویٹر کے ذریعے وہ ٹاپ فلور تک گئے۔ ایلیویٹر میں بڈ نے سوال کیا۔ ''اس کا کیا حال ہے؟''

''زیادہ اچھا نہیں ہے۔

''بس اس کی حفاظت کرو۔ میرا خیال ہے کہ یہ باسٹرڈز ہمیں کچھ خاص نہیں بتا رہے۔'' بڈ نے کہا اور دونوں کی ریسپشن تک رہنمائی کی۔ وہاں ایک عمر رسیدہ عورت بیٹھی تھی۔ اس نے بڈفلین کو پہچان کر اشارہ کیا۔

''وہ یہاں ہے۔ کوئی مسئلہ چل رہا ہے۔'' بڈفلین نے آہستہ سے کہا۔

کول نے پائیک کو ٹہوکا دے کر سرگوشی کی۔ ''لفڑا پہلے چل رہا ہے اور ہم بھی اسی وقت پہنچ گئے؟''

وہ بڈفلین کے پیچھے ایک کشادہ ہال میں پہنچے جو ایک آرٹ گیلری کا نمونہ پیش کررہا تھا۔ قیمتی ملبوسات میں عورتوں اور مردوں کا ایک گروپ وہاں موجود تھا۔ پائیک کی نظر سیدھی بار کلے پر گئی۔ اس کا حلیہ بتا رہا تھا جیسے وہ ابھی بستر سے نکل کر وہاں پہنچا ہو۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ نروس تھا، آنکھوں میں سرخی تھی۔ انہیں دیکھ کر وہ چونکا اور بڈفلین کو گھور کے دیکھا۔

''مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم انہیں یہاں لا رہے ہو۔''

قبل اس کے کہ بڈفلین کچھ بولتا، پائیک نے جھپٹ

کر بار کلے کے حلقوم پر ہاتھ ڈال دیا اور اسے اٹھا کے ہال نما آفس کی دیوار سے لگا دیا۔ بڈفلین سمیت ہر ایک کے لیے یہ قطعی غیر متوقع تھا۔

"پائیک کیا پاگل ہو گئے ہو؟" بڈفلین بوکھلا گیا۔

ہڑبونگ سی مچی اور شاک میں آئے ہوئے افراد شور مچانے لگے۔ بڈفلین، بار کلے کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پائیک نے بار کلے کا گلا دباتے ہوئے کہا۔

"اسٹین ٹورم ریئل ہولڈنگ۔"

بار کلے کی آنکھیں مزید لال ہو گئیں۔ وہ کھرکھراتی آواز میں بولا۔ "مجھے نہیں معلوم، تم کیا چاہتے ہو؟"

بڈفلین نے پائیک کا بازو پکڑا ہوا تھا۔ وہ دہائیاں دے رہا تھا۔ "اوہ گاڈ، تم چاہتے ہو کہ پولیس آجائے؟"

پائیک ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ بار کلے اپنا گلا مسل رہا تھا۔ اس نے کھانستے ہوئے فرش پر تھوکا۔ "ایسا کیوں کیا۔ کس بات کا غصہ ہے؟"

اس کے ردِعمل نے پائیک کے ذہن میں حیرت کے عنصر کو بیدار کیا۔ کول، پائیک کے پہلو میں آیا۔ "اسٹین ٹورم، بار کلے گروپ کی ملکیت ہے۔ جو اس بلڈنگ کو خریدنے کی کوشش کر رہی ہے جہاں کنگز کی لاشیں دریافت ہوئی تھیں۔ وہی بلڈنگ جس کے قریب لارکن کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ یعنی کنگز اور واہلش کالی کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی تھی۔"

وہ ابھی تک گلا سہلا رہا تھا۔ "کیا بات کر رہے ہو؟ ہاں اسٹین ٹورم میری ہے۔ لیکن تمہاری باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔"

پائیک گہری نظر سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے یہ سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئی کہ بار کلے سچ بول رہا تھا۔ اس کا چہرہ، آنکھیں اور حرکات وسکنات بتا رہی تھیں۔

پائیک نے کہا۔ "تم جانتے تھے کہ میش کی کہانی ایک جھوٹ تھا۔"

بار کلے کے چہرے پر ندامت نظر آئی۔ اس نے سٹپٹا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ "ہم سمجھے تھے کہ واہلش کی نشاندہی نہیں کرنی چاہیے۔"

"کیوں؟"

"بتاتا ہوں۔"

بڈفلین دخل انداز ہوا۔ "جیسس، تمہیں واہلش کے بارے میں علم تھا۔" بڈ برافروختہ نظر آیا۔

"جائداد کی خریداری کا کیا معاملہ ہے؟" کول نے کہا۔ "ٹرسٹ کی ایگزیکیوٹر سے میری بات ہوئی تھی۔ اس کے پاس اسٹین ٹورم کی جانب سے آفر ہے۔"

"میں ان معاملات پر توجہ نہیں دیتا۔ میرے آدمی دیکھتے ہیں۔"

"تمہارے آدمی، وکیل گورڈن؟" پائیک نے طنزیہ انداز میں کہا۔ بار کلے نے پیشانی سے بال ہٹائے۔

"گورڈن جا چکا ہے۔ میں دکھاتا ہوں۔" وہ ہال نما آفس سے نکل کر انہیں گورڈن کے آفس میں لے گیا۔ وہاں چند افراد فائلز اور کمپیوٹر کی چھان بین کر رہے تھے۔

"ہمارے خیال میں وہ گزشتہ شب نکل گیا۔ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔ کوئی چیز غائب ہے۔"

بڈفلین نے رائے دی۔ "پیسے کا مسئلہ؟"

"ہاں، غالباً ایسا ہے۔ لین دین میں ہیرپھیر ہے۔"

کول، گورڈن کی ڈیسک پر گیا۔ وہاں دو آدمی اس کے کمپیوٹر پر کام کر رہے تھے۔ "کیا وہ کوئی جائداد خریدنے کے لیے اسٹین ٹورم کو استعمال کر سکتا ہے یا کر چکا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارے علم میں لائے بغیر؟"

"ہاں، اس کے پاس اختیارات تھے۔ میں اس پر بھروسا کرتا تھا۔"

کول نے بلند آواز میں کہا۔ "فون لاگ کس کے پاس ہے؟ کسی نے چیک کیا؟"

کاؤچ پر موجود دو عمر رسیدہ خواتین نے ایک دوسرے کو دیکھا...... یوں جیسے جواب دیا جائے یا نہیں۔ لیکن نظر آرہا تھا کہ کول اور پائیک مسٹر بار کلے کے ساتھ ہیں یا بار کلے ان کے ساتھ ہے۔ بالآخر ان میں زیادہ عمر والی نے ہاتھ بلند کیا۔ کول آگے گیا۔

"تین ہفتے پہلے کا کوئی بھی دن...... اس کا نمبر ملے گا۔"

"یس سر۔" خاتون نے گورڈن کی کالز کا ریکارڈ نکالا اور صفحات پلٹنے شروع کیے۔ کول بھی شریک ہو گیا۔ ایک صفحے پر وہ رکا اور انگلی رکھی۔

"یہ وہی نمبر ہے جو ہم نے لوئیس کے فون سے ٹریس کیا تھا۔ واہلش کالی۔"

پائیک، بار کلے سے قریب تر ہو گیا۔ "گورڈن نے مشورہ دیا تھا کہ واہلش کے بارے میں لارکن سے جھوٹ بولا جائے؟" اس کی آواز دھیمی تھی۔

بار کلے نے سر کو مثبت جنبش دی۔ اچانک اسے ادراک ہوا کہ درحقیقت پائیک نے کیا پوچھا تھا۔ "کیا گورڈن، واہلش کے لیے مخبری کر رہا تھا جو ہر مرتبہ لارکن پر

بروقت غیر متوقع حملہ ہوتا رہا۔

بڈفلین معاً خود کو بیمار محسوس کرنے لگا۔ بارکلے کا بھی یہی حال تھا۔ وہ اچانک مڑا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ دونوں ہاتھ فضا میں پھینکے۔ سب متوجہ ہوئے لیکن ایک شخص جس کے چہرے پر عینک تھی حرکت میں آیا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ وہ فوراً ہی واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بیئر کا گلاس تھا۔

''آئی ایم سوری۔'' بارکلے نے گلاس لے کر کہا۔

پائیک نے اسے افسردہ دیکھا، پائیک اس کی اداسی پر پُرملال تھا۔

''واہنش نے کنگ کے ساتھ ایک سوبیس ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کی تھی۔ ایک سوبیس میں ساٹھ ملین ایکوے ڈور کی ڈرگ کارٹیل کے تھے اور ساٹھ ملین اس نے اپنے ذرائع سے لگائے تھے۔ ڈیل میں کنگ بروکر تھا دوسری طرف دہشت گرد۔ کنگ نے سوچا کہ رقم یا بقایاجات کے لیے وہ لوگ تمہاری طرف آئیں گے۔''

''میری طرف کوئی نہیں آیا۔ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔'' بارکلے نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

''تم نہیں، تمہاری کمپنی...... اور کمپنی کا مطلب گورڈن۔''

کول نے اضافہ کیا۔ ''انہیں جائداد کی خریداری کے لیے یہ دو سو ملین درکار تھے۔ غالباً گورڈن نے منصوبہ بنایا کہ بقیہ رقم وہ تمہاری کمپنی سے نکالے گا۔ یا پھر سودے بازی کے لیے کمپنی کی ساکھ کو استعمال کرے گا۔ لیکن کنگ کے ساتھ سرمایہ کار کے طور پر نہیں۔ اسے ضرورت تھی کہ وہ خریداری تمہاری کمپنی کے ذریعے کرے یوں حقیقت چھپی رہے گی کہ اصل میں وہ کیا کررہا ہے۔ لہٰذا کنگ نے اسے واہنش کے ایک سوبیس ملین ڈالرز گورڈن کو دیے لیکن گورڈن ایک سو بیس کو دو سو تک لے جانے میں ناکام رہا۔ شاید واہنش کالی بدک گیا، وقت زیادہ لگ چکا تھا۔ اسے اپنی رقم واپس چاہیے تھی۔ گورڈن نے حکمتہ طور پر تمہیں الزام دیا۔''

بارکلے ایسے کتے کے مانند سن رہا تھا جسے لات پڑنے والی ہو۔ سب سن رہے تھے۔

''دیگر وکلا نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ پولیس اور بینکنگ کمیشن کو کال کروں اور یہاں فورنسک اکاؤنٹنٹس کی ضرورت بھی ہے۔'' بارکلے نے کہا۔

پائیک نے کہا۔ ''تمہیں اس سے بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔ واہنش اپنی رقم نہیں چھوڑے گا۔''

بارکلے اشارہ سمجھ گیا۔ ''لارکن ٹھیک ہے؟''

''وہ ٹھیک ہے۔''

''کیا وہ جان گئی کہ میں نے اسے اندھیرے میں رکھا؟''

''ہاں۔''

بارکلے کا رنگ بدل گیا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ ''مجھے ملنا ہے۔ اسی وقت ملنا ہے۔''

☆☆☆

وہ لوگ ہمر (Hummer) اور لیکسس میں روانہ ہوئے۔ بڈفلین ہمر ڈرائیو کررہا تھا جبکہ پسنجر سیٹ پر پائیک اور عقب میں بارکلے تھا۔ کول لیکسس میں ان کے پیچھے اکیلا تھا۔ بارکلے نے زیادہ وقت فون پر منیجرز اور وکلا سے بات کرتے ہوئے گزارا۔ پائیک، بڈفلین کو بریف کررہا تھا۔ خاص طور پر وہ معلومات جو اس نے جان شین کے ذریعے حاصل کی تھیں۔ ایکوے ڈور اور اسٹریٹ گینگ MS-13 کا بھی ذکر کیا۔ بڈ نے اپنے ایک دوست کو فون کیا جو لاس اینجلس پولیس کے گینگ یونٹ سے منسلک تھا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا لاس اینجلس کے MS-13 میں کارلوس نام کا کوئی آدمی ہے یا نہیں......

پائیک اسے راستہ بتا رہا تھا جہاں لارکن کو رکھا تھا۔

وہ خفیہ پناہ گاہ پر پہنچے تو چھوٹے سے گھر کے قریب پائیک نے آرمینین بھائیوں کی بی ایم ڈبلیو دیکھی۔ وہ دونوں کار چمکانے میں مشغول تھے۔ ہاتھ روک کر انہوں نے ہمر اور لیکسس کو آگے پیچھے رکتے دیکھا۔ پائیک کی ملاقات دونوں بھائیوں سے اس وقت ہوئی تھی جب لارکن اچانک گھر سے نکل کر ڈانس کرنے کلب چلی گئی تھی۔ پائیک نے تلاشی کے بعد باہر آ کر دونوں آرمینین بھائیوں سے پوچھ گچھ کی تھی۔ لارکن کو اس نے بہن بتایا تھا۔ جس کا بظاہر ان دونوں نے یقین نہیں کیا تھا۔

''یہاں ٹھہرے ہو۔'' بارکلے نے کہا۔ ''یقیناً لارکن نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہوگا۔''

پائیک جواب دیے بغیر اُتر گیا۔ کول اتر کے آیا تو دونوں آگے بڑھے۔ پائیک نے دروازہ زور سے بجایا۔

''میں ہوں۔'' اس نے بلند آواز میں کہا۔ اور دروازے کو دھکا دیا۔ دروازہ کھلا اور وہ سمجھ گیا کہ وہ ایک خالی مکان میں ہے۔ کول، بڈ اور بارکلے پورچ میں تھے۔

''لارکن؟'' پائیک نے اس کا نام پکارا۔ ''پھر ترچھا ہو کر کول پر نظر ڈالی۔ بارکلے نے بھی بیٹی کا نام لیا۔ کول،

پائیک کے قریب آیا اور دونوں الگ ہو گئے۔ کول کچن کی طرف اور پائیک کمروں کی جانب...... پھر باتھ روم۔ لارکن کی اشیا اور استعمال کی چیزیں جوں کی توں تھیں۔ کشمکش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ دو دن پہلے بھی وہ اسی طرح غائب ہو گئی تھی۔

پائیک نے باہر کا رخ کیا تب ہی آواز آئی۔

''یو، برو! برو!''

ان دونوں میں سے ایک بھائی مکان کے سامنے تھا۔ پائیک کی چھٹی حس پھڑکی۔ ''لڑکے نے کچھ دیکھا ہے اور جو دیکھا ہے وہ اچھا نہیں ہے۔''

''سب یہاں ٹھیک ہے، یو؟ مونا، او کے؟''

''وہ یہاں نہیں ہے۔ تم نے کیا دیکھا ہے؟''

''وہ اس کے ساتھ چلی گئی۔''

''کس کے ساتھ؟''

''وہ ٹھیک لگ رہی تھی، یو۔ وہ ان کے ساتھ آرام سے کار میں بیٹھ گئی تھی۔''

''کتنی دیر پہلے؟'' پائیک نے سوال کیا۔

''شاید آدھا گھنٹا۔ برو، کیا ہوا؟''

''تم دونوں نے انہیں ٹھیک طرح دیکھا تھا؟''

''یو، یو...... وہ لاطینی تھے، ایک سفید فام۔''

''کار کا نمبر؟ کون سی کار تھی؟''

''سوری برو......'' تاہم کار کا حلیہ اس نے بتا دیا۔ پائیک نے واہنش کا انٹر پول والا فوٹو نکالا۔

''یہ آدمی تھا؟''

''یس برو۔''

''کیسے؟ کیونکر؟'' کول نے سوال اٹھایا۔

پائیک کو ناکامی کا احساس ہوا۔ خیال ڈانس کلب کی طرف گیا۔ شاید وہاں لارکن کو دیکھ لیا گیا تھا۔ بعد میں وہ اسے کھو بیٹھے۔

بارکلے نے پورچ سے آواز لگائی۔ ''کوئی بتا سکتا ہے اس کے بارے میں؟''

پائیک نے آنکھیں بند کر لیں۔ پانچ دن سے وہ اس کے پاس تھی۔ اب وہ اسے کھو بیٹھا تھا۔ وہ جا چکی تھی۔ نہیں اسے لے جایا گیا تھا۔ ایک ہی بات تھی۔ لارکن کو نر بارکلے وہاں نہیں تھی۔ کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ پائیک نے آنکھیں کھول دیں۔

''ہم ڈھونڈ لیں گے۔'' کول نے کہا۔

دفعتاً پائیک کا سیل فون جاگا۔ پائیک نے نمبر چیک کیا۔ شناسا نمبر نہیں تھا۔ تاہم اس نے کال وصول کی۔

''مجھے اپنا پیسا چاہیے۔''

پائیک لہجہ پہچان گیا۔ آواز وہ پہلے بھی سن چکا تھا جب وہ میش کے پیچھے تھا۔ جبکہ میش سرے سے ناپید تھا۔ کال واہنش کالی نے کی تھی۔

☆☆☆

پائیک کا دل زور سے دھڑکا۔ لیکن نہ صرف اس نے خود کو قابو میں رکھا بلکہ آواز بھی متوازن تھی۔ فون بارکلے کو جانا چاہیے تھا، اسے کیوں کیا گیا؟ ایک لمحے کے لیے سوال نے سر اٹھایا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ واہنش کو احساس ہو کہ وہ ہراساں ہے۔

''میری دوست زندہ ہے اور اسے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا ہے؟''

''فی الحال ایسا ہے۔ آگے کا پتا نہیں۔'' کالی نے جواب دیا۔ ''میں کس کے ساتھ بات کر رہا ہوں؟''

پائیک اس سوال پر پھر چونکا تھا۔ اس نے کول کو اشارے سے بتایا کہ فون پر کون ہے۔ ساتھ ہی وہ مکان کی طرف لپکا۔ قلم اور کاغذ لازم تھے۔ گھبراہٹ اور غلطیوں کا نتیجہ لارکن کی موت کی شکل میں سامنے آتا۔

پائیک نے کہا۔ ''میری بات کراؤ۔'' اندر پہنچ کر وہ سیدھا ٹیبل پر گیا اور کال کرنے والے کا نمبر نوٹ کیا۔

واہنش برہم ہو گیا۔ ''وہ ٹھیک ہے۔ مجھے پیسا نہیں ملا تو اسے مار دوں گا۔''

''مجھے اس کی زندگی کا ثبوت نہیں ملا تو فون بند کر دوں گا۔''

کول نے خوف محسوس کیا۔ اس طرح، ایسے حالات میں، پائیک ہی ایسا انداز اپنا سکتا تھا۔

''فون اسنے دو۔'' پائیک نے کہا۔ کول اور بارکلے بھی اس کے پیچھے مکان میں آ گئے تھے۔

''کیا لارکن کی بات ہے؟ وہ زندہ ہے؟'' بارکلے بدحواس تھا۔ پائیک نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کیا۔ کول نے اپنا ہاتھ بارکلے کے منہ پر رکھ دیا۔

''میں فون بند کر دوں گا۔'' پائیک نے پھر کہا۔ کول سٹپٹا گیا۔

پائیک کی حسیات، سماعت میں سمٹ گئی تھیں۔ وہ دوسری جانب کی دیگر آوازیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ پائیک نے ایک ہاتھ سے اپنا دوسرا کان بند کر دیا۔ لیکن ایسی آواز سنائی نہ دی جس سے وہ لوکیشن کا اندازہ لگا

سکتا۔ پھر لارکن لائن پر آگئی۔ ''جو......!'' اس نے پائیک کے نام کا پہلا حصہ استعمال کیا۔ بظاہر اس کی آواز نارمل تھی۔

''میں آرہا ہوں۔''

''آئی ایم او کے......''

بعدازاں فون اس سے چھین لیا گیا۔ پھر وہ چیخی تھی۔ چیخ ادھوری رہ گئی۔ یقیناً کسی نے اس کا منہ بند کر دیا تھا۔ واہنش لائن پر آیا۔

''اب تم خوش ہو؟ وہ زندہ ہے۔ یہی چاہتے تھے؟''

پائیک ہچکچایا۔ آواز کو متوازن رکھنا مزید مشکل ہو گیا۔

''ہاں، وہ زندہ رہی تو ہم بات کریں گے۔''

''میں کس سے بات کر رہا ہوں؟''

''میں اس کا باڈی گارڈ ہوں۔''

''مجھے اس کے باپ سے بات کرنی ہے۔'' اس نے مطالبہ کیا۔

پائیک اس کی دونوں باتیں سمجھنے سے قاصر رہا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اس نے کسے کال کی ہے۔ لارکن نے اسے ''جو'' کیوں کہا۔ واہنش کو کیا پتا کہ بار کلے وہاں تھا۔ پائیک کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔

''تم صرف مجھ سے بات کر سکتے ہو۔ ہر بات میرے ذریعے سے آگے جاتی ہے۔''

''ٹھیک ہے، یوں ہی سہی۔ اس کا باپ رقم ٹرانسفر کرے گا۔ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ میں اکاؤنٹ نمبر اور رسائی کا کوڈ دوں گا۔''

''رک جاؤ...... سنو...... تمہاری رقم وکیل گورڈن کے پاس ہے۔ اس نے پیسا ملک سے باہر بھیج دیا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔''

''یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔'' واہنش نے بے نیازی سے کہا۔ اسی وقت اچانک بیرونی دروازہ کھلا اور بڈ فلین دندناتا ہوا اندر آیا۔ کول نے پھرتی سے اسے خاموشی کا اشارہ کیا۔ اس نے منہ نہیں کھولا لیکن ٹیبل کی طرف بھاگا اور کچھ لکھنے لگا۔ پائیک دیکھ رہا تھا لیکن اس کی توجہ کال پر تھی۔

''ڈیل گورڈن نے کی تھی۔ بار کلے بے خبر تھا اس کا کوئی تعلق نہیں۔''

''وہ پیسا میرا نہیں ہے۔ خطرناک لوگوں نے بھروسے پر میرے حوالے کیا تھا...... مجھے بڑھا کر واپس کرنا تھا۔ انہیں پروا نہیں ہے کہ پیسا کون واپس کرے گا...... کہاں سے آئے گا۔''

پائیک نے تجزیہ کیا۔ واہنش غلطی کر رہا تھا۔ اس قسم کے مذاکرات میں یہ غلطی لے ڈوبتی ہے۔ وہ ضرورت سے زیادہ بول رہا تھا۔ وہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مطلب یہ کہ اسے احساس تھا کہ وہ کمانڈنگ پوزیشن میں نہیں ہے۔ پائیک پہلے غلطی پر تھا۔ واہنش اور اس کے شوٹرز نے کبھی بھی لارکن کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ اسے صرف اغوا کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ اس کے ذریعے پیسا نکلوایا جائے۔ پیسا جن کا تھا ان سے خود واہنش کی زندگی کو خطرہ تھا۔ واہنش اپنی جان بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ واہنش کا یہی خوف پائیک کی مدد کر سکتا تھا۔ پائیک وقت حاصل کر کے اسے دوسری غلطی پر مجبور کر سکتا تھا۔

بڈ نے جو لکھا تھا وہ پائیک کی آنکھوں کے سامنے کیا۔ مختصر جملہ تھا۔ جو کہہ رہا تھا کہ لارکن نے پڑوسی کے فون سے واہنش کو کال کی تھی۔

پائیک کے جبڑے بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا، بے وقوف لڑکی نے کیا کر دیا تھا۔ واہنش وہاں کیسے پہنچا تھا...... پائیک، بارکلے کو دیکھ رہا تھا۔

''واہنش، اس کا باپ بہت محبت کرتا ہے بیٹی سے۔ اور بیٹی اس کی پرستش کرتی ہے۔ ہم یہ مسئلہ حل کر لیں گے۔''

بڈفلین کے سیل فون کی موسیقی اُبھری۔ وہ منہ کو ڈھانپتا ہوا تیزی سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

''ہم مل کر حل نکالتے ہیں، ٹرانسفر ہو جائے گا۔ مجھے بتاؤ کہ ہم کہاں ملیں؟''

واہنش ہنسنے لگا۔ ''کیا کیش لاؤ گے؟ ٹرک میں بھر کر؟ بارکلے سے کہہ دو کہ پیسا ٹرانسفر ہوتے ہی میں لڑکی کو رہا کر دوں گا۔''

''وہ احمق نہیں ہے۔ بیٹی کو حاصل کیے بغیر ٹرانسفر نہیں کرے گا۔''

''ایسی صورت میں ہم دونوں ہی محروم رہیں گے۔ دونوں کو نقصان پہنچے گا۔''

پائیک اسے دیر تک لائن پر رکھنا چاہتا تھا۔ اگر ملنے پر تیار نہ ہوا تو خود سراغ لگانا پڑے گا۔

''ٹھیک ہے میں بارکلے سے بات کروں گا۔ وہ بیٹی کو محفوظ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ نہیں بتا سکتا کہ اسے قائل کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔''

واہنش نے بات کاٹی۔ ''نمبرز لکھو پھر پڑھ کر مجھے سناؤ۔''

پائیک نے نمبر لکھے اور پڑھ کر سنایا۔

''گڈ، دو گھنٹے میں رقم ٹرانسفر نہ ہوئی تو لڑکی کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ اور تیس منٹ بعد اس کا سر۔ اس کے بعد ہم کبھی بات نہیں کریں گے۔''

''واہنش......''

لیکن رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ بڈ دوسرے کمرے میں تھا۔ کول اور بارکلے، پائیک کو تک رہے تھے۔

پائیک نے صورتِ حال دونوں کے گوش گزار کر دی۔

بارکلے کاؤچ پر گویا گر سا گیا۔ چہرے پر مایوسی تھی۔

''اس نے خود کو اس کے حوالے کر دیا؟'' بارکلے کی آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی۔

''تمہارے لیے...... تمہیں بچانے کے لیے۔ اس نے یہ بھی سوچا ہوگا کہ شاید میں اس طرح واہنش تک جا پہنچوں۔''

''ٹھیک ہے پیسے میں دوں گا۔ دو گھنٹے میں ممکن نہیں ہے۔ لیکن میں کر لوں گا۔ اسے فون کرو۔''

''پیسا حل نہیں ہے۔'' کول نے کہا۔ ''ادائیگی کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ رقم ملتے ہی وہ اسے ہلاک کر دے گا۔''

''اسے رقم چاہیے، میں دے سکتا ہوں۔ اور کیا کیا جا سکتا ہے؟''

''اسے تلاش کرنا پڑے گا۔'' کول نے کہا۔

بڈفلین بات ختم کر کے ان کے پاس آ گیا تھا۔

''MS-13 سے کام بن سکتا ہے۔ گینگ کے دو افراد سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک قید میں ہے۔ لیکن دوسرا برسوں سے جنوبی امریکا سے یہاں منشیات پہنچا رہا ہے۔ کارلوس مارانٹو کی بات کر رہا ہوں۔ ''مارا'' گروپ جس علاقے کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے پڑوس کے مرکز میں کارلوس رہتا ہے۔ اس تک پہنچنا دشوار ہے اور تعاون پر آمادہ کرنا دشوار تر۔''

پائیک باخبر تھا کہ بڈ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وقت کم تھا اور کسی گینگسٹر تک اس کے علاقے میں پہنچنا پیچیدہ عمل تھا۔ ان کی دنیا میں پرائڈ اور فیملی ہی سب سے اوپر ہوتے ہیں۔ لاطینی گینگسٹر اپنے دوستوں سے دغا نہیں کرتے۔

اس وقت رفتار زندگی تھی۔

پائیک نے کہا۔ ''ممکن تو ہے اگر صحیح بندہ چُنا جائے۔''

بڈ کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کول نے کہا۔ ''فرینک گارشیا۔ ہاں وہ کر سکتا ہے۔''

☆☆☆

وہ روانہ ہو گئے۔ کار میں ہی فرینک کو فون کر دیا تھا۔ بارکلے ضد کر کے ساتھ مل گیا۔ اس کی بیٹی کا معاملہ تھا۔ وہ بوائل ہائٹس اور سٹی ٹیرس کے درمیان تنگ سڑک پر تھے۔ وہ مخصوص علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔ چھوٹے چھوٹے مکان ایک جیسے تھے۔ پائیک کو اندازہ تھا کہ بدفعلین نروس ہے۔ وہاں مختلف جگہوں پر جارح مزاج کرخت تاثرات والے مرد گروپس کی شکل میں موجود تھے۔ چاروں میں سے کوئی گاڑیوں سے باہر نہیں نکلا۔

کول نے بارکلے سے کہا۔ ''ایسے بنے رہو جیسے ٹی وی دیکھ رہے ہو۔''

ایک سیاہ رنگ کی لنکن دور سڑک کے کونے سے نمودار ہوئی۔ دھیمی رفتار سے وہ ان کی جانب آ رہی تھی۔ لنکن کو دیکھ کر سڑک پر موجود گروپ سرگوشیاں کرنے لگے۔ ہمر اور لیکسس کی طرف سے وہ غافل نہیں تھے۔ پائیک سوچ رہا تھا کہ ایک مشکل مرحلہ سامنے ہے۔ بڈ نے پائیک کی طرف دیکھا لیکن پائیک نے کوئی ردِعمل نہیں دیا۔

کول نے بارکلے کو بتایا کہ فرینک اب بوڑھا ہو چکا ہے۔ یہاں کے بہت سے لڑکے حالتِ اسیری میں ہیں۔ فرینک ان کی فیملیز کا خرچہ اٹھاتا ہے۔ یہ لوگ فرینک گارشیا کو پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ لنکن عین سامنے ہمر سے منہ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔

''پائیک تم اس کو کیسے جانتے ہو؟'' بارکلے نے سوال کیا۔

پائیک دروازہ کھول کے باہر نکل گیا۔ وہ ماضی میں جب پٹرول آفیسر تھا تو برسوں پہلے فرینک سے ملا تھا۔ اس وقت فرینک کی بیٹی کا مرڈر ہوا تھا۔ پائیک اور کول نے مل کر قاتل کو پکڑا تھا۔ پائیک نے فرینک کے باہر آنے کا انتظار کیا۔ وہ گاڑی سے باہر آیا تو سو سالہ ضعیف بوڑھا لگ رہا تھا۔ سر پر تھوڑے سے سفید بال تھے۔ جلد لٹک رہی تھی۔ ایک آدمی نے اسے سہارا دیا تھا۔ اگرچہ وہ خود قدم اٹھا رہا تھا۔ وہ پائیک کو دیکھ کر مسکرایا۔

''ہیلو، مائی ہارٹ۔''

پائیک ہاتھ تھام کر جواباً مسکرایا۔ پھر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ رسمی لیکن دوستانہ مکالموں کے بعد پائیک نے کارلوس کے بارے میں استفسار کیا۔

فرینک گارشیا ایک بوڑھا لیکن ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے باڈی گارڈ کو اشارہ کیا۔ ڈرائیور اور باڈی گارڈ نے دائیں بائیں سے اس کا بازو تھاما۔ اور پائیک کی توقع کے برخلاف وہ لنکن میں بیٹھنے کے بجائے سائیڈ واک پر چلنے لگے۔ فرینک نے پائیک کی طرف دیکھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ وہ یہی سمجھا کہ کارلوس آس پاس ہے۔ بہت جلد وہ ایک مکان کے سامنے رکے۔ ایک ہٹے کٹے آدمی نے دروازہ کھولا۔ اس کا قد لمبا نہیں تھا لیکن جسم چوڑا تھا۔ سینہ ویٹ لفٹرز کے مانند تھا۔ بازوؤں پر ٹیٹوز کے نشان تھے۔ اس نے پائیک کا جائزہ لیا پھر فرینک کو دیکھا اور دروازہ پورا کھول دیا۔

''سر، میرے گھر میں خوش آمدید۔ میرا نام آلڈو سانز ہے۔ میری ماں نے مونٹویا کے کزن سے شادی کی تھی۔'' فرینک نے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ ''شکریہ مسٹر سانز، تم نے مجھے عزت کے قابل سمجھا......''

پائیک ان کے پیچھے چھوٹے سے لیونگ روم میں آ گیا۔ یہ جگہ گھر جیسی تھی۔ دیواروں پر بچوں اور بڑوں کے فوٹو آویزاں تھے۔ ان میں ایک آدمی مرین کور کی یونیفارم میں تھا۔ پائیک نے گنا۔ وہاں چھ آدمی بیٹھے تھے۔ پائیک کے پہنچتے ہی سب کی آنکھیں اس پر جم گئیں۔ پائیک نے محسوس کیا جیسے ان میں سے دو نروس ہو گئے تھے۔ آلڈو سانز نے فرینک کو کرسی پیش کی۔ پہلے فرینک نے اپنا تعارف کرایا۔ حالانکہ یہ غیر ضروری تھا۔ پائیک خاموش رہا۔ پھر اس نے پائیک کو قریب بلا کر اس کا ہاتھ پکڑا۔

''یہ میرا دوست ہے۔'' وہ بولا۔ ''جب میری بیٹی کا مرڈر ہوا تھا تب اس آدمی نے اس جانور کو پکڑا تھا۔ یہ میرے دل کے قریب ہے...... بیٹے جیسا ہے۔ اس کی مدد کرنا میری مدد کرنے کے مترادف ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم لوگ یہ بات سمجھ لو۔ اب بتاؤ کیا میں مسٹر ماراٹو سے بات کر سکتا ہوں؟''

سانز نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ جوان تھا۔ عمر تیس برس سے زیادہ نہیں تھی۔ بارسوخ طاقتور افراد کے حکم پر ماراٹو وہاں تھا۔ وہ لوگ ضرورت پڑنے پر آدمی کو بیمار کتے کی طرح ہلاک کر دینے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ کارلوس ماراٹو تناؤ کا شکار ہو گیا۔ فرینک نے کہا۔

''کارلوس ماراٹو آف مار اسلواٹرا؟''

کارلوس کی آنکھیں کمرے میں گھوم گئیں۔ وہ بظاہر خوف زدہ نظر آیا لیکن پائیک جانتا تھا کہ کارلوس خود کو لڑنے کے لیے تیار کر رہا ہے...... ضرورت پڑنے پر۔

بالآخر وہ بولا۔ ''میں کارلوس ماراٹو ہوں۔''

''یہ آدمی میرا بیٹا ہے۔'' فرینک نے پائیک کا ہاتھ دبایا۔ یہ کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ یہاں گھر کے افراد کے سامنے۔ میں سمجھتا ہوں یہ حساس معاملات ہوتے ہیں۔ ہم گول مول بات نہیں کریں۔ سیدھے سوالات۔'' بوڑھے آدمی نے پائیک کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ''پوچھو۔''

پائیک نے کارلوس کو دیکھا۔ ''وانِش کالی کہاں ملے گا؟''

کارلوس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس نے دھیرے سے انکار میں سر ہلایا۔

''نو آئیڈیا۔ کون ہے وہ؟''

پائیک نے وانِش کا فوٹو نکال کے آگے بڑھایا۔

کارلوس نے فوٹو نہیں لیا۔ مطلب وہ کالی کو جانتا تھا۔

''تمہارے بندے ایسٹ بان بیرن کے ساتھ دھندا کرتے ہیں۔ تم ایک دوست کی مدد کر رہے ہو۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔'' پائیک نے کہا۔ کارلوس برہم دکھائی دیا۔

''ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ تمہارا تعلق پولیس سے ہے۔ مجھے کچھ نہیں معلوم۔''

سانز نے ہاتھ جوڑے سینے پر باندھ لیے۔ وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پائیک نے بھی تاڑ لیا۔

''تم یہاں میرے مہمان ہو۔'' سانز نے کارلوس کو مخاطب کیا۔ ''مہمان کی حیثیت سے تم عزت کے مستحق ہو لیکن میرے گھر میں مسٹر فرینک کی توہین مت کرو۔''

''میرا ایسا کوئی عندیہ نہیں..... لیکن میرا گروپ برسوں سے بیرن کے ساتھ منافع بخش کاروبار کر رہا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا احسان ہے جو ہم اس کے کہنے پر کر رہے ہیں۔''

وانِش کالی، بیرن آپس میں دوست ہیں۔ لیکن بات صرف اتنی نہیں ہے۔'' پائیک نے انٹرپول شیٹ سانز کے حوالے کی۔ سانز نے شیٹ کا نیچے تک جائزہ لیا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

''کیا مطلب؟ یہ دہشت گردوں کی واچ لسٹ ہے؟ اس میں یہاں کے بھی چند نام ہیں۔ کالی سب سے اوپر ہے؟''

فرینک، پائیک کے سہارے کھڑا ہو گیا۔ ''مطلب وہ ہمارا دشمن ہے۔ وہ ان لوگوں کو رقم فراہم کرتا ہے جو ہمیں مارنا چاہتے ہیں۔ بیرن نے اس لیے کارلوس کو یہاں پہنچا دیا کہ اس کے ذریعے وانِش تک نہ پہنچا جا سکے۔ کارلوس کے علاوہ چند اور بھی باخبر ہوں گے۔ لیکن اصل بات یہ لسٹ ہے۔ خود وہ لاس اینجلس میں مزے کر رہا ہے۔''

سانز خاموش تھا۔ اس کا سینہ اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ اس نے شیٹ قریب ترین آدمی کو پکڑا دی۔ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ منتقل ہوتی، شیٹ کارلوس تک پہنچی۔

سانز نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ فرینک کو دیکھا۔ ''معاف کیجیے، بُرا نہ منائیے گا۔ ایک منٹ دیں گے؟''

باڈی گارڈ اور ڈرائیور فرینک کو لے کر باہر چلے گئے۔ پائیک بھی ان کے پیچھے تھا۔ ابھی وہ کار تک پہنچے نہ تھے کہ سانز نے انہیں آلیا۔

وانِش کالی کی خبر دے کر وہ واپس چلا گیا۔

☆☆☆

گلینڈل فری وے جہاں ایل اے ریور سے ملتا ہے وہیں قریب میں وہ چھوٹا سا گھر تھا۔

''ممکن ہے وہ کہیں اور چلا گیا ہو۔'' بارکلے نے خدشے کا اظہار کیا۔

''ایسی صورت میں سانز کے گھر میں آج کی رات کارلوس کے لیے مصیبت بن جائے گی کہ اس نے جھوٹ بولا۔'' پائیک نے کہا۔ علاقہ اونچا نیچا تھا۔ گھروں کے آس پاس زیتون اور بتول کے درخت بھی تھے۔ بڈفلین نے لاس اینجلس پولیس کو بلانے کی رائے دی۔

''پہلے یہ دیکھنا ہے کہ لارکن ہے یا نہیں۔'' پائیک نے کہا۔

''کیا کرو گے؟''

''تم لوگ اسٹریٹ پر رہو۔ میں جاتا ہوں۔ کال کر دوں گا۔'' پائیک پہاڑی علاقے میں داخل ہو گیا۔ اس کا رخ ٹارگٹ کے پڑوس کی ڈرائیو وے کی طرف تھا۔ وہ گھر قدرے بلندی پر تھا۔ اس کے برابر میں مزید اونچا گھر تھا۔ پائیک محتاط تھا۔ وہ گھر کی دیوار کے ساتھ عقب میں چلا گیا۔ اس نے صبر کے ساتھ بیک یارڈ کے خالی ہونے کا یقین کیا۔ دیوار پھاند کر وہ اندر چلا گیا۔ اس کی تمام حسیات پوری طرح بیدار تھیں۔ پیچیدہ اور طویل کھیل کا کلائمکس سر پر تھا۔ بیک یارڈ میں تین نارنگی کے درخت تھے۔ وہ درختوں میں ساکت کھڑا غور کر رہا تھا۔ یقین پختہ ہوتا گیا کہ گھر خالی تھا یا مکین باہر گئے ہوئے۔ تاہم اس نے رسک نہیں لیا اور پائپ کے سہارے چھت پر پہنچ گیا۔ دوسرے پڑوسی پر بھی اس کی نظر تھی۔ اوپر پہنچ کر وہ دبک گیا۔ کونے میں اسٹور نما چھوٹی کوٹھڑی تھی۔ قسمت یاوری کر رہی تھی۔ وہ جھکا جھکا کوٹھڑی کے دروازے پر پہنچا۔ کنڈی میں تالا نہیں تھا۔ احتیاط سے کنڈی کھول کر وہ اندر گیا۔ کوٹھڑی میں دائیں بائیں دیواروں

میں جالی نما سوراخ تھے۔ اس نے دائیں طرف کی جالی سے آنکھ لگائی۔ وانش کا گھر جزوی طور پر سامنے تھا۔ ایک کھڑکی اور فرنٹ دکھائی دے رہا تھا۔ گیٹ کے اندر جو گاڑی کھڑی تھی۔ اس کا حلیہ اور رنگ وہی تھا جو آرمینین بھائیوں نے بتایا تھا۔ گاڑی کے ساتھ دو آدمی کھڑے تھے۔ پائیک نے کمرے کی کھڑکی کے پار دیکھا۔ کمرا خالی تھا۔ وہاں سے دوسری کھڑکی نظر نہیں آرہی تھی۔ پائیک نے جگہ بدل کے جھانکا لیکن ناکام رہا۔ سوچ میں پڑ گیا۔ اسے مکان کے عقب میں جانا پڑے گا۔ مطلوبہ مکان میں پہرے داری کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ کم از کم چھت پر کسی کو ہونا چاہیے تھا۔

وہ جیسے آیا تھا ویسے نکل گیا۔ پہاڑی نما علاقے کی اونچ نیچ اور درخت مددگار بن گئے تھے۔ عقب سے دیوار پر چڑھنا یا جھانکنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ علاقے میں ہر مکان کی چار دیواری کی اونچائی کم تھی۔ اس نے منہ پھیر کر درختوں کی طرف دیکھا۔ پھر توجہ بھربھری مٹی کے ٹیلے پر جم گئی۔ ٹیلا عقبی دیوار سے دس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل ادھر گیا۔ کیونکہ ٹیلا تر چھی اونچائی پر تھا۔ اس کے عقب میں پہنچ کر وہ ٹیلے پر چڑھا اور لیٹ گیا۔ احتیاط سے گردن اٹھا کر مکان کے عقب میں دیکھا۔ اسے دو شیشے نظر آئے، ایک کھڑکی میں اور دوسرا سلائیڈنگ گلاس ڈور تھا۔ گلاس ڈور کے پیچھے لارکن فرش پر بیٹھی تھی۔ ایک آدمی اس کے پاس سے گزر کر مکان کے سامنے والے حصے کی طرف گیا۔ وہ وانش نہیں تھا۔ پائیک نے اندازہ لگایا کہ وانش کو ملا کر کم از کم چھ آدمی وہاں تھے۔ تین کو وہ دیکھ چکا تھا۔

لارکن کو دیکھ کر اس نے اطمینان کی گہری سانس لی۔ لارکن نے دونوں گھٹنے جوڑے ہوئے تھے۔ ہاتھ کمر کے پیچھے تھے۔ کمرا خالی تھا۔ غالباً اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے لیکن وہ غیر آرام دہ یا زخمی حالت میں نہیں تھی۔ اس کا سر اٹھا ہوا اور آنکھیں کھلی تھیں۔ پائیک کو وہ بے خوف نظر آئی۔ وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔ بات کرنے والا پائیک کی نگاہ کی دسترس سے باہر تھا۔ لارکن غصے میں تھی۔ پائیک نے سر نیچے کیا اور مٹی پر پیٹھ کے بل لیٹ گیا۔ تم ایک بہادر لڑکی ہو۔ وہ بڑبڑایا۔ اس نے فون نکال کر وانش کو کال کی۔

”یس؟“

”وہ رقم ٹرانسفر کرنے والا ہے۔“ پائیک نے کہا۔

”وہ سمجھدار ہے۔ اس نے درست فیصلہ کیا ہے۔“

''میں سمجھتا ہوں کہ تم لڑکی کو کسی قسم کا گزند نہیں پہنچاؤ گے۔ اس کا باپ یقین دہانی چاہتا ہے۔ چند سیکنڈ کے لیے اسے فون دو۔''

واہنش نے کوئی تردد نہیں کیا۔ پائیک نے جھانک کر دیکھا۔ ایک آدمی دائیں جانب سے گلاس ڈور کے پیچھے نظر آیا اور فون لارکن کے کان سے لگایا۔

''جو یہ کہہ رہا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ مجھے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔'' لارکن نے پھر اسے جو (Joe) کہا تھا۔

''میں ان کو ایسا کرنے بھی نہیں دوں گا۔'' پائیک نے کہا۔

اچانک واہنش اپنے فون کے ساتھ نظر آیا۔

پائیک وہیں سے اس کا کھوپڑا کھول سکتا تھا لیکن وہاں لارکن کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ واہنش کے ساتھ وہ تین کو تو دیکھ چکا تھا۔ جو ایکوے ڈورین تھے۔

واہنش کی آواز آئی۔ ''مطمئن ہو؟ میں نے اپنا وعدہ نبھا دیا۔''

''بس چند منٹ کی بات ہے۔ پھر بٹن دبے گا اور رقم ٹرانسفر ہو جائے گی۔ میں مطمئن ہوں۔ اس کا باپ آواز سننا چاہتا ہے۔'' پائیک نے کہا۔

''میں سمجھ سکتا ہوں۔ نو پرابلم۔''

کیسا شائستہ اور نرم دل دہشت گرد ہے۔ پائیک فون بند کر کے پھر لیٹ گیا۔ اب اس نے کول سے رابطہ کیا۔

''لارکن یہاں پر ہے۔'' پائیک نے بتایا۔ ''دو آدمی فرنٹ پر کار کے پاس ہیں۔ کم از کم تین اور آدمی ہیں لیکن پتا نہیں کدھر۔''

''واہنش کہاں ہے؟''

''وہ یہیں ہے۔''

''بڈفلین پولیس بلا رہا ہے۔'' کول نے کہا۔

''بلانے دو۔ تم فرنٹ پر آؤ۔'' بڈفلین تمہیں کور کرے گا۔ میں عقب میں واہنش کو دیکھتا ہوں۔''

پائیک نے ایک نئے قدآور آدمی کو دیکھا۔ وہ اندرونی جانب کہیں سے آیا تھا۔ اس نے لارکن کو کھڑا کیا۔

''وہ لارکن کے ساتھ حرکت میں ہیں۔ میں جا رہا ہوں۔'' پائیک نے فون بند کر دیا۔

وہ ٹیلے سے اتر کر گویا ڈھلوان پر لڑھکتا چلا گیا۔ دیوار کے قریب اس نے گن نکالی، خطرہ مول لے کر اندر جھانکا۔ گلاس ڈور والی جگہ سے متصل بیڈروم میں واہنش اور لارکن موجود تھے۔ دراز قامت لارکن کے سر پر کھڑا تھا۔ وہ خود کرسی پر بیٹھی تھی۔ بیڈ پر واہنش کا لیپ ٹاپ کھول رہا تھا۔ لارکن باپ سے بات کرتی۔ واہنش لیپ ٹاپ پر ٹرانسفر چیک کرتا اور لارکن کو ختم کر دیتا۔ فوراً بعد وہ ملک چھوڑ جاتے۔ پائیک نے اندر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پہلے اس نے کول کو فون کیا۔

''کہاں ہو؟'' اس نے سرگوشی کی۔

''مکان کے سامنے، اور تم؟''

''بس میں اندر جا رہا ہوں۔ تم نے دونوں کو دیکھا؟''

''وہ گیٹ کے اندر ہیں۔ میرا فاصلہ بیس فٹ ہے۔''

''محتاط رہنا، پانچ یا چھ ہیں۔ واہنش سمیت چار کو میں دیکھ چکا ہوں۔'' پائیک نے فون بند کیا، گلاس ڈور کی سمت سے دیوار پھلاندی اور ڈور سے ہٹ کر دیوار سے چپک گیا۔ یوں وہ لارکن والے بیڈروم سے دور اور گیٹ سے قریب تھا۔ ڈرائیووے میں اس نے معاً حرکت محسوس کی۔ پائیک گلاس ڈور کے ذریعے بیڈروم میں جانا چاہتا تھا۔ اس کی توجہ گیٹ کی طرف ہو گئی۔

کونر بار کلے گیٹ پر تھا۔ وہ دونوں آدمی آگے گئے۔ وہ کنفیوز تھے۔ کول نے لعنت بھیجی۔ پائیک نے دوڑ لگائی۔ ان دونوں کی کنفیوژن جلد ختم ہو جاتی۔ صورتِ حال بگڑنے والی تھی۔ دونوں نے پائیک کی آہٹ محسوس کی اور پلٹے۔ پائیک کے انگ انگ میں برق دوڑ رہی تھی۔ وہ گیٹ کھول چکے تھے۔ بار کلے کو وہ نظر انداز کر چکے تھے۔ پائیک نے قریبی آدمی کو گن سے ہٹ کیا۔ لیکن دوسرے نے گاڑی کی آڑ لے لی۔ پائیک کے پیچھے داخلی دروازہ دھڑ سے کھلا، کوئی چیختا تھا۔ کار کی آڑ لینے والا ابھی چلا رہا تھا۔ کول گیٹ میں تھا۔ دو نئے آدمی دروازے میں تھے۔ ایک نے گن نکالی اور کول نے اس کے سینے میں گولی اتار دی۔ ہنگامے کا آغاز تھا۔ پائیک کے ذہن کے ایک گوشے میں لارکن بیٹھی تھی۔ دوسرے آدمی نے مرتے ہوئے ساتھی کے پیچھے دروازہ کر لیا۔ پائیک جانتا تھا کہ اسے بیڈروم میں ہونا چاہیے۔

بڈفلین گیٹ کے قریب نظر آیا۔ کول نے ٹانگیں پھیلا کر گن دونوں ہاتھوں میں لی۔ وہ کار کی آڑ میں آدمی کے سر پر تھا۔ جو گھٹنوں کے بل کھڑا تھا۔ پھر اس نے ہاتھ اونچے کر دیے۔

پائیک بیڈروم کی طرف بھاگا۔ واہنش کے پاس دو راستے تھے...... پہلا یہ کہ مغوی یعنی لارکن کو گولی مار دے، دوسرا راستہ فرار کا تھا۔ واہنش بے خبر تھا کہ کتنے آدمی مکان پر ہیں۔ کیا اسے گھیر لیا گیا؟ کیا پولیس بھی ہے؟ اگر وہ رکتا ہے ٹریپ ہو جائے گا۔ اس کے لیے بہترین چانس تھی کہ نکل

جائے۔ پڑوس میں جائے، کار چرائے یا چھپنے اور سلامتی کی دعا کرے۔ بری چوائس تھی لیکن فی الحال یہی بہتر تھا۔

پائیک تیز ہوا کے جھونکے کی طرح گیا اور فائرنگ کی آواز سنی۔ ایک فائر کا مطلب تھا کہ لارکن کو ختم کر دیا گیا ہے لیکن ایک سے زیادہ شاٹس امید افزا تھے۔ وہ داخلی دروازے کی سمت فائرنگ کر رہے تھے۔ اس کا مطلب انہوں نے فرار ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔

پائیک کو یقین ہو گیا کہ وانٹس لارکن کو نہیں مارے گا۔ وہی اس کی امید تھی۔ سچویشن سے وہ لاعلم تھا۔ راہِ فرار یقینی ہوتے ہی وہ بار کلے کو سزا دینے کے لیے لارکن کو ختم کرے گا۔

کھڑکی میں شیشے کا ایک پٹ سلائڈ ہوا اور دراز قامت باہر کودا۔ پھر لارکن کو باہر دھکیلا گیا۔ آخر میں وانٹس نکلا۔ اس کے پیچھے ایک اور پستہ قد نظر آیا جس نے سر پر رومال جیسی چیز لپیٹی ہوئی تھی۔ کول اس اثنا میں مکان کی دوسری جانب سے گھوم کر آیا۔ پستہ قد اور کول کے درمیان گولیوں کا تبادلہ ہوا۔ بڈفلین نے اندر سے سلائڈنگ گلاس ڈور ایک طرف کیا۔ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ پائیک نے بھاگتے ہوئے دوسری گن بھی نکال لی تھی۔

''پولیس۔'' وہ چلایا۔ پستہ قد نے رخ پھیرا اور پائیک نے گولی اس کے سر میں اُتار دی۔ وانٹس نے لارکن کو اپنے سامنے جکڑ لیا۔ دراز قامت بھی وانٹس کے قریب تھا۔ اس نے دونوں طرف فائرنگ کی۔ بڈفلین اور کول کی جانب۔ بدحواسی میں چلائی گولیوں نے کوئی نتیجہ پیش نہیں کیا۔ ویسے بھی بڈفلین اندر تھا۔ اسے پائیک کو نشانہ بنانا چاہیے تھا۔

بڈفلین انہیں ہتھیار ڈالنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ دراز قامت نے پہلو بدل کر پائیک کا رخ کیا۔ پائیک نے بہ آسانی اس کا سر کھول دیا۔ وہ وزنی بوری کی طرح گرا۔

''میری بیٹی کو چھوڑ دو۔'' بار کلے بھی اندر آیا۔ وہ چیخ رہا تھا۔ بڈفلین نے اسے دھکیل کر پیچھے کیا۔

وانٹس نے گن نکال کر لارکن کی گردن پر رکھ دی۔ بڈفلین متواتر ہتھیار ڈالنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

پائیک نے ایک گن گرا دی۔ پائیک کے دائیں ہاتھ والی گن کی آنکھ وانٹس کی آنکھ پر تھی۔ آنکھ سے آنکھ ملی تھی۔ آنکھ اور گن ایک وجود میں ڈھل گئی تھیں۔ پائیک نے اس کی آنکھ کا تاثر پڑھ لیا تھا۔

''ڈیڈ مین۔'' پائیک نے یقین سے کہا۔

دور سے سائرن کی آواز ... رہا۔

''مار کے مروں گا۔'' وانٹس ان میں سے نہیں تھا۔

پائیک، لارکن کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی نگاہ صرف وانٹس کی آنکھ پر تھی۔ وہ لارکن کو دیکھتا تو وہ پائیک کا خوف پڑھ لیتی۔ خوف اس کے اندر تھا۔ اپنے لیے نہیں اس کے لیے۔ وہی پڑھ سکتی تھی۔ ''چھوڑ دو، کوئی راستہ نہیں ہے۔'' پائیک نے کہا۔

''ماردوں گا۔'' وہ بولا۔

''ماردو۔'' پائیک نے جواباً کہا۔ ان دونوں کے پیچھے پائیک نے کول کو دیکھا۔ لیکن براہِ راست وہ صرف وانٹس کو گھور رہا تھا۔

وانٹس نے گن پھینک دی۔

''سرنڈر۔'' وہ بولا۔

بڈفلین نے مخصوص ہدایات دینا شروع کر دیں جو پولیس سروس کے دوران پائیک اَن گنت بار سن چکا تھا۔

''ہاتھ اوپر کرو، سر پر رکھ لو۔ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر ڈالو......''

وانٹس نے ایسا ہی کیا۔ لارکن بے حرکت تھی، نہ پائیک نے حرکت کی۔ وہ بولا۔ ''ڈیڈی کے پاس جاؤ۔''

لارکن نے پائیک کی طرف قدم بڑھائے۔

''ڈیڈی کو دیکھو۔''

وہ رک گئی۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ اندر سے بار کلے کی آواز آئی۔ لارکن باپ کی طرف بھاگی۔ بڈ اور بار کلے باہر آ گئے۔ پائیک، لارکن اور وانٹس کے درمیان آ گیا۔ گن کی آنکھ مستقل وانٹس کو گھور رہی تھی۔

''جو، تم نہیں مارو گے۔'' بڈفلین نے کہا۔

''جو......''

اور پائیک نے ٹریگر پر دباؤ بڑھا دیا۔ جیسے غبارہ پھٹنے کی آواز آئی اور وانٹس منہ کے بل گرا۔ کول نے تینوں کے مرنے کا یقین کیا اور ان کے ہتھیار سمیٹ لیے۔ بڈفلین تکتا رہ گیا۔ اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔

بار کلے نے بیٹی کو لپٹایا ہوا تھا۔ پائیک مڑا۔ اس نے بار کلے کو روتے دیکھا۔ ہلینئر کے آنسو بھی عام آدمی کے آنسوؤں کے مانند تھے۔ معاً لارکن پلٹ کر پائیک کی طرف بھاگی اور لپٹ گئی۔ پائیک نے اپنی ٹھوڑی اس کے سر پر ٹکا دی۔ ''کوئی تمہیں ہرٹ نہیں کر سکتا۔ میں کسی کو ایسا نہیں کرنے دوں گا۔''

پولیس پہنچی تو لارکن، پائیک کے بازوؤں میں تھی۔

☆☆☆

سمندر کے کنارے اوشین ایونیو پر صبح کی سنہری دھند تھی۔ اس کے لیے صبح ہی تھی۔ چار بج رہے تھے۔ نیم اندھیرے میں دھند کے اندر اس کی کار نمودار ہوئی۔ سفید موتی جیسی ایسٹن مارٹن کنورٹیبل۔ وہ کار بھاگتے ہوئے پائیک کے قریب سے گزر گئی۔ پھر گھوم کر آئی اور دوسری جانب سے گزر گئی۔ پائیک بھاگتا رہا۔ اس مرتبہ عقب سے آئی تو دھیمی رفتار تھی۔ گویا وہ پائیک کے ساتھ بھاگ رہی ہو۔ کار کی چھت اس نے گرائی ہوئی تھی۔ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

''کوئی دیوانہ ہی اس وقت دوڑنے کے لیے نکلے گا۔'' وہ بولی۔

''کوئی دیوانی ہی اس وقت ڈرائیونگ کے لیے نکلے گی۔'' اس نے کہا۔

''میں نے کول سے معلوم کیا تھا۔ تم میری کالز ریٹرن نہیں کر رہے تھے۔''

''ہم...... م...... م......'' سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا بولے۔

وہ بولی۔ ''تم دوڑتے ہوئے بات کر سکتے ہو؟''

''کیوں نہیں۔''

''میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تمہیں پریشان نہیں کروں گی۔ اور میں کال نہ کروں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کال نہیں کر سکتے۔ تم جب چاہو کال کر سکتے ہو۔ حالانکہ میں سمجھ رہی ہوں کہ تم چاہتے ہو کہ میں کال نہ کروں۔ تو میں تمہاری خواہش کے مطابق چلوں گی۔''

''او کے۔''

''اتنی خشکی اور صاف گوئی۔ تھوڑی اداکاری کر سکتے ہو۔'' اسے غصہ آ گیا۔

''تمہارے ساتھ اداکاری نہیں کر سکتا۔''

''میں کال اس لیے نہیں کروں گی کہ تم ایسا چاہتے ہو، جبکہ میں ایسا نہیں چاہتی۔ شاید تم سوچتے ہو کہ تم مجھ سے عمر میں بڑے ہو۔ یا یہ سوچتے ہو کہ میں کم عمر ہوں۔ یہ بھی شرط لگا سکتی ہوں کہ تم امراء و رؤسا کو پسند نہیں کرتے۔''

''کسی مالدار کو چن لو۔''

لارکن دوبارہ مسکرائی۔ اس چہرے پر وہ مسکراہٹ اسے بہت پسند تھی۔ کوئی دیکھے اور مسکرا کے دیکھے۔ لیکن دفعتاً اس کی مسکراہٹ دھندلی ہوتی چلی گئی۔ پائیک نے تکلیف محسوس کی۔ وہ رکا، گاڑی رکی۔ پائیک نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ کہہ رہی تھیں...... پامالی شوق کا احساس نہیں تجھ کو...... کیوں نہیں کرم آمادہ...... محرومی کیف و غم کا بھی پاس نہیں تجھ کو۔

''مسکراؤ۔'' وہ بے ساختہ بولا۔

''نہیں۔''

''اداکاری کرلو۔''

''تمہارے ساتھ نہیں کر سکتی۔''

پائیک نے بے ساختہ اپنا سر سہلایا۔

وہ بولی۔ ''تم سمجھے میرا مسئلہ ختم اور تعلق بھی ختم۔ ایسا نہیں ہے۔ آئی لو یو...... بہت، بہت...... زیادہ۔ میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔''

''مجھے علم ہے۔''

''حتیٰ کہ کال بھی نہیں کروں گی۔'' انجن آہستہ سے غرایا اور ایسٹن مارٹن دور ہوتی گئی۔ اس کی آواز اذیت ناک انسانی چیخ کے مانند لگی تھی۔ وہ اوجھل ہو گئی۔ پائیک دھند کو گھورتا رہا۔

''آئی لو یو۔'' اس نے سرگوشی کی۔

دلدوز ترنم کے سوا کچھ بھی نہیں...... دوست میری قیمت پرکار تبسم کے سوا کچھ بھی نہیں......

☆☆☆

دن ہفتوں میں بدل گئے۔ لارکن نے اس دوران کئی بار فون اٹھایا اور واپس رکھ دیا۔ ''وہ تو کرے گا نہیں۔'' اس نے خود سے کہا۔ اور میں وعدہ کر چکی ہوں۔

تین ہفتے بعد لارکن کو ایک لفافہ موصول ہوا۔ بھیجنے والا نامعلوم تھا۔ لارکن نے الٹ پلٹ کر لفافہ دیکھا اور ایک طرف ڈال کر پھر بستر پر لیٹ گئی۔ دفعتاً ذہن میں جھماکا ہوا۔ لفافے پر گھر کا پتا درست لکھا تھا لیکن اس کا نام...... نام کی جگہ صرف لارکن لکھا تھا۔ جبکہ اسے موصول ہونے والی ہر خط و کتابت پورے نام کے ساتھ ہوتی تھی۔ لارکن کونر بارکلے۔ اس نے جھپٹ کر سائڈ ٹیبل سے لفافہ اٹھا کر چاک کیا۔ اندر سے ایک فوٹو برآمد ہوا۔ وہ پلک جھپکائے بغیر فوٹو کو تک رہی تھی۔ پھر دہرے تکیے پر نیم دراز ہو گئی۔ نگاہ تصویر پر تھی۔

وہ پائیک کی تصویر تھی۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اس کی سبز آنکھوں پر چشمہ بھی نہیں تھا۔ وہ عالم بے خبری میں خود بھی مسکرا رہی تھی۔ نظریں اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔ پائیک کی مسکراہٹ پر اور اوپر اس کی آنکھوں پر۔

دفعتاً وہ کھلکھلا کے ہنس پڑی۔ اس کے ہونٹوں نے تصویر پر دستخط کیے۔ تصویر دراز میں رکھ دی گئی۔

''ایک بار تو فون کروں گی۔ کسی اور نمبر سے...... کسی اور طریقے سے...... اور ہاں، پتھر دل تیرا شکریہ۔ میں سمجھ گئی۔''